www.KitaboSunnat.com

لَو میرج
اور
اُس کے مضمرات

مریم خنساء

مشربہ علم وحکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لو میرج
اور
اس کے مضمرات

مریم خنساء

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب ـــــــــــ لوہمپلز اُور اُس کے مضمرات

اہتمام ـــــــــــ محمد عبد منیب

ناشر ـــــــــــ مشربہ علم وحکمت

قیمت ـــــــــــ 62:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السّلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت 5
لومیرج کیا ہے؟ 8
لومیرج کے داخلی وخارجی اسباب 14
☆ داخلی اسباب 14
عملِ صالح سے محرومی 14
دینی تربیت محرومی 18
بچوں سے رابطے میں کمی 20
نگرانی میں غفلت 24
والدین کے لڑائی جھگڑے 25
دیر سے شادی کرنا 26
ماؤں کی ملازمت 27
ماؤں کی بیرونِ خانہ سرگرمیاں 28
والدین کے آزادرجحانات 29
لڑکےلڑکیوں کی دوستیوں میں
والدین کا کردار 30
☆ لومیرج کے خارجی عوامل 33
نصابِ تعلیم 33
مخلوط تعلیم 38
مرداساتذہ 39
تعلیمی اداروں کی غیر نصابی
سرگرمیاں 41
ریڈیو، ٹیلی ویژن 42
انٹرنیٹ کمپیوٹر (ام عبدمنیب) 43
سیل فون (ام عبدمنیب) 44
لوک گیت 45
موسیقی 45
عالمی نیٹ ورک 47
اخبارات 47
اخباری تنظیموں کے تحت
بچوں کے پروگرام 54
دارالامان 54
حقوقِ انسانی کی عالمی تنظیمیں 54
☆ پسند یا عشق 61
عشق کیا ہے؟ (اُمّ عبدمنیب) 66
☆ اسلام کے مقرر کردہ
حفاظتی بند (اُمّ عبدمنیب) 69
حیا (اُمّ عبدمنیب) 69
تحفظِ نگاہ 70

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھردری گفتگو	72
تنگ، باریک اور مختصر لباس سے اجتناب	74
شخصیت کو پُر کشش بنانا	74
بے حجابی	79
چھونے سے اجتناب	82
نامحرم کی تصویر دیکھنے سے اجتناب	82
صنفِ مخالف کی باتوں میں دل چسپی سے اجتناب	83
ماں باپ، معاشرے اور اللہ کے دین کو ملامت کرنا	84
تنہائی میں ملاقات	85
خفیہ عہد و پیمان	87
☆ ولی کے بغیر نکاح عورتوں کے حق کی بازیابی یا حق تلفی	89
تحفظِ عصمت کے حق سے محرومی	89
والدین اور خاندان کی پشت پناہی سے محرومی	94
نکاحی زندگی کے حق سے محرومی	99
تابناک مستقبل سے محرومی	100
خاندان کی دیگر عورتوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کا جرم	101
عزت و وقار سے محرومی	101
مادرانہ حقوق سے محرومی	102
جنت سے محرومی	104
☆ فقہ حنفی میں ولی کے بغیر نکاح	110
☆ کیا ہر گھر میں ایک صائمہ موجود ہے؟	129
خاوند کی تلاش (اُمِّ عبدمنیب)	129
کیا شادی ایک سماجی معاہدہ ہے؟ (اُمِّ عبدمنیب)	135
فاضل جج صاحبان کا لومیرج میں کردار (اُمِّ عبدمنیب)	137
قصور کس کا؟ (اُمِّ عبدمنیب)	139
کیا لڑکے لڑکیاں بے قصور ہیں؟ (اُمِّ عبدمنیب)	141

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

۱۹۹۷ء میں جب صائمہ ارشد کیس منظر عام پر آیا اور عدالتوں نے یہ فیصلہ دے دیا کہ بالغ لڑکی از خود اپنا نکاح کر سکتی ہے تو اسے اخبارات نے خوب اچھالا، کیوں کہ اس کیس سے اسلام بیزار، مغرب زدہ طبقے کو اپنے موقف کو مزید ابھارنے میں بہت بڑی کمک حاصل ہوتی تھی اور اخبارات بھی اسی طبقے کے ہم نوا اور اس کا تشہیری روپ ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس کیس کو خوب نمک مرچ لگا کر پیش کیا۔ اس کیس نے دینی، رفاہی اور معاشرتی حلقوں کے علاوہ قانونی ماہرین، غیر ملکی این۔جی۔اوز اور عوام میں بھی ہلچل پیدا کر دی۔

مریم خنساء جیسی حساس لڑکی اس کیس کے اجتماعی و معاشرتی مضمرات ونقصانات سے کیسے بیگانہ رہ سکتی تھی؟ ربّ کریم نے اسے جو علم، راست فکر اور غیور جذبہ عطا کیا تھا اس نے اس موضوع پر اسے قلم اٹھانے کی جرأت دی۔ چناں چہ اس نے اخباری بیانات کو سامنے رکھ کر اس کیس کے مختلف پہلوؤں پر لکھنا شروع کیا۔ جو ماہنامہ بتول، طیبات اور الحسنات میں شائع بھی ہوئے۔

مصنفہ کے پیش نظر اس موضوع کے بہت سے پہلو تھے جن پر وہ لکھنا چاہتی تھی اس نے مندرجہ ذیل عنوانات سپردِ قلم کیے تھے۔

- ......لومیرج کے داخلی اسباب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- ......لومیرج کے خارجی اسباب
- ......ولی اور فقہ حنفی
- ......عورتوں کے حقوق کی بازیابی یا حق تلفی
- ......کیا ہر گھر میں صائمہ موجود ہے؟
- ......پسند یا عشق؟

اس نے اپنی اسی کاپی پر مندرجہ ذیل عنوانات لکھ رکھے تھے لیکن ان پر کچھ لکھا نہیں تھا۔

- ......ولی کی تعریف
- ......ولی کا وجوب قرآنِ حکیم سے
- ......ولی کا وجوب احادیث کی رو سے
- ......ولی فقہ مالکی میں
- ......ولی فقہ شافعی میں
- ......ولی فقہ حنبلی میں
- ......ولی کی صورت میں عورت کے لیے تحفظات
- ......محبت کب؟

میں نے ان عنوانات کو بھی مکمل کیا ہے اور کچھ نئے عنوانات کا بھی اضافہ کیا ہے۔ مریم خنساء کا اندازِ تحریر ''جوابِ آں غزل'' کا سا تھا جس کی وجہ وہ مخصوص فضا تھی جس میں اس نے یہ مضامین لکھنے کے لیے قلم اٹھایا۔ کتاب کو دو حصوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کر دیا ہے۔ ''لومیرج'' اور ''نکاح میں ولی کی حیثیت''۔

اس مجموعہ تحریر میں قارئین کو بار بار صائمہ کیس یا صائمہ نام شاید اجنبی لگے لیکن جس دور میں یہ مضامین لکھے گئے اس وقت صائمہ کیس اور صائمہ نام گھر سے فرار، والدین سے بغاوت، این جی اوز کی حمایت حاصل کرنے اور بغیر ولی کے سب سے پہلے ہونے والے عدالتی نکاح کی علامت کے طور پر زبان زدِ عام تھا اور اب بھی عدالتوں میں صائمہ ارشد یا صائمہ وحید کیس کے نام ہی سے گھر سے بھاگ کر بغیر ولی کے نکاح کرنے والے لڑکے لڑکی یا مرد و عورت کے کیس میں اس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی مضمون شامل ہیں ان میں کتابی ربط شاید نہ ملے یا قارئین کو توارد محسوس ہو، اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں اس موضوع کا عنوان ''لومیرج کے مضمرات'' مریم خنساء ہی کا تجویز کردہ ہے۔

وما توفيقي الا بالله

اُمِّ عبدِ منیب جمادی
الثانیہ: ۱۴۲۹ھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لو میرج کیا ہے؟

آج سے پچیس تیس سال پہلے تک پاکستانی معاشرہ لو میرج (Love Marriage) کی اصطلاح سے ناواقف تھا لیکن اب یہ اصطلاح اور اس کا مفہوم ایک جانی پہچانی حقیقت کا روپ دھار چکا ہے۔ لو میرج انگلش زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''محبت کی شادی''۔ اسی کا مترادف ایک لفظ کورٹ میرج (Court Marriage) بھی ہے جس کا مطلب ہے ''عدالتی شادی''۔ اسی کا مترادف ایک اور لفظ سول میرج (Civil Marriage) بھی قانون میں موجود ہے۔ آیئے دیکھیں ان اصطلاحات کا مفہوم یا اس سے مراد کیا ہے؟

لو میرج:

ایک لڑکا اور لڑکی یا مرد اور عورت اسلام کی حدود ِستر وحجاب توڑ کر ایک دوسرے سے نکاح کا عہد و پیمان کریں، باہم پسندیدگی اور عشق و محبت کا اظہار کریں، جنسی آگ انھیں ایک دوسرے کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس قدر دبوچ لے کہ وہ والدین یا معاشرے اور مذہب کی روایات توڑ دیں اور عدالت کا سہارا لے کر نکاح کر لیں تو اس کا نام لو میرج ہے۔

لو میرج میں لڑکی کی طرف سے اس کا ولی یعنی والد یا والد نہ ہونے کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت اس کا سرپرست مرد...... بھائی، دادا، چچا وغیرہ اس میں شامل نہیں ہوتے، البتہ ایک فی صد لومیرج کے واقعات ایسے ہیں جن میں والدین بچوں کی ضد کے آگے اپنی معاشرتی ساکھ اور حیثیت کو بچانے کے لیے ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور عقدِ نکاح کو اس شادی کا رنگ دے دیتے ہیں جو معروف طریقے سے طے پاتی ہے۔

سول میرج:

جب ایک لڑکا یا لڑکی اسلامی ستر وحجاب کی حدود کو توڑ کر ایک دوسرے سے ملنے کے لیے بے قرار ہو جائیں اور انھیں یہ بھی معلوم ہو کہ ان کا مذہب یا والدین انہیں شادی کی اجازت نہیں دیں گے تو وہ سول میرج کا سہارا لیتے ہیں۔ سول میرج کی قانونی حیثیت کے بارے ظفر علی راجا ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

''سول میرج کا قانون پاک وہند میں ۱۸۷۲ء سے رائج ہے...... سول میرج قانون کی لازمی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ عدالت میں سول میرج کے لیے درخواست دینے والا ہر فرد واضح طور پر یہ اعلان کرے کہ اس کا دنیا کے کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ مذاہب سے لاتعلقی کے اعلان کے بعد ہی کوئی فرد سول میرج کا اہل قرار پاتا ہے اور اس بات کی تصدیق کے لیے اسے سول میرج کی درخواست کے ساتھ ایک مصدقہ بیان بھی داخل کرنا پڑتا ہے جس میں وہ صاف اور غیر مبہم طور پر یہ تصدیق کرتا ہے کہ وہ مذہب سے کنارہ کش ہو چکا ہے یا کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتا یا مکمل طور پر لامذہب عقیدے کا پیروکار ہے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظفر علی راجا ایڈووکیٹ سول میرج ایکٹ کی تمام دفعات کا ذکر کرنے کے بعد اس کے مختصر اً نکات اس طرح لکھتے ہیں:

- ......اپنے مذہب سے لاتعلقی کا تحریری اعلان
- ......اکیس سال سے کم عمر ہونے پر اپنے والد یا ولی کی طرف سے اجازت نامہ حاصل کر کے عدالت میں داخل کرنا۔
- ......عدالتی شادی سے قبل کنوارا ہونے کا اعلان (یا رنڈوا، مطلقہ وغیرہ ہونے کا اعلان)
- ......کم از کم تین گواہوں اور رجسٹرار کی موجودگی میں شادی کا اقرار۔
- ......شادی کی تاریخ سے کم از کم دو ہفتہ قبل رجسٹرار کو واضح نوٹس کے ذریعے شادی کے ارادے سے مطلع کرنا۔
- ......شادی کے ارادے کو اعتراضات کے لیے عام کرنا اور اعتراض آنے پر شادی کے التوا، عدم انعقاد کے لیے تیار رہنا۔

لومیرج کے تصور کے عام ہونے سے قبل جو لڑکا لڑکی خاندان اور معروف طریقہ نکاح سے بغاوت کر کے شادی کرنا چاہتے وہ سول میرج کا سہارا لیا کرتے تھے۔ نیز اگر مرد اور عورت دونوں مختلف مذاہب کے ہوں اور مذہب انہیں باہم نکاح کی اجازت نہ دیتا ہو تو وہ سول میرج کر لیتے مثلاً ان میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا ہندو۔ اسلام ہندو سے نکاح کو قطعاً حرام قرار دیتا ہے لیکن جن مردوں اور عورتوں کو اپنے دین کی کوئی پرواہ نہ ہو، وہ حلال وحرام کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدود پھلانگنے کے لیے تیار بیٹھے ہوں ان کے کام یہی صورت آتی ہے کہ وہ عدالت میں جا کر یہ بیان دے دیں کہ وہ کسی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تا کہ شادی کا پروانہ مل سکے۔

جب ایک مسلمان یہ اعلان کرتا ہے کہ وہ اسلام کا پیروکار نہیں ہے تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ شریعتِ اسلامیہ میں مرتد کی سزا اسے قتل کر دینا ہے لیکن مسلمان عدالتیں اس کے مذہب سے لاتعلقی کے اعلان کو تسلیم کرتے ہوئے قتل کرنے کی بجائے اسے من مانے شخص کے ساتھ نہ صرف شادی کا جواز مہیا کرتی ہیں بلکہ اس کی شادی بھی کر دیتی ہیں۔

کورٹ میرج:

اس سے مراد یہ ہے کہ مرد اور عورت کا اپنے خاندان کی روایات کے بجائے عدالت میں جا کر شادی کر لینا۔ یہ شادی وہ مرد وعورت کرتے ہیں جن کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے خاندان والے ان کی شادی کو نہ قبول کریں گے اور نہ ہی اس شادی کے انعقاد پر آمادہ ہوں گے۔

غور کیا جائے تو سول میرج، لَوْ میرج دونوں کورٹ میرج ہی ہیں۔ فرق یہ ہے کہ سول میرج میں مذہب سے لاتعلقی کا اعلان کرنا پڑتا ہے جب کہ لو میرج میں مذہب سے لاتعلقی کا اعلان نہیں کرنا پڑتا۔ سول میرج اور لَوْ میرج دونوں میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ دونوں میں ہی عورت کے ولی کی شمولیت نہیں ہوتی اور ولی کی شمولیت نہ ہونے کی وجہ سے دونوں قسم کی شادیاں سرے سے ہوتی ہی نہیں بلکہ مرد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعورت کا تعلق حرام کے زمرے میں آتا ہے۔

کورٹ میرج میں بھی ولی کی شمولیت نہیں ہوتی لیکن اس کے مقدمات ایسے بھی ہوسکتے ہیں جن میں عورت یا لڑکی برسرحق ہوتی ہے۔ مثلاً اس کا باپ ظالم ہے اور کسی ظالم، بددین، بدچلن آدمی سے اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے جب کہ لڑکی کسی نیک چلن آدمی سے نکاح کرانا چاہتی ہے، ایسی صورت میں اسلام یہ قانون مہیا کرتا ہے کہ سلطان یا قاضی ہی لڑکی اور عورت کا ولی ہے اور وہ لڑکی کی دادرسی کرتے ہوئے اسے خراب جگہ پر شادی ہونے سے بچا کر کسی نیک آدمی کے ساتھ اس کی شادی کرسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس وجہ کا سہارا اکثر بدچلن لڑکیاں لے رہی ہیں، وہ کسی مرد سے عشق کرتی ہیں دونوں باہم شادی کا عہد و پیمان کرتے ہیں، عدالت میں لڑکی یہ جھوٹا بیان دیتی ہے کہ اس کا باپ یا دوسرا کوئی ولی ظالم ہے، بوڑھے ظالم، یا بدچلن آدمی سے میری شادی کرنا چاہتا ہے لہٰذا مجھے اس شادی سے بچا کر فلاں فلاں شخص (جو اس کا معشوق ہوتا ہے) سے میری شادی کردی جائے۔

چوں کہ لومیرج، سول میرج یا کورٹ میرج کی صورت عورت کا ولی شادی میں شامل ہی نہیں ہوتا، یا یہ کہا جاتا ہے کہ کورٹ میرج کی صورت بغیر ولی کے بھی نکاح ہوجاتا ہے، کیا شریعت سے ایسا کوئی حکم ملتا ہے؟ نیز ولی کا مطلب کیا ہے؟ ولی کا استحقاق کس کو ہے؟ ولی کے وجوب کے دلائل کیا ہیں؟ اس کا تفصیلی جائزہ ''نکاح میں ولی کی حیثیت'' کتابچے میں پیش کیا گیا ہے۔ قارئین اس کا مطالعہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں۔ زیر نظر کتاب میں لومیرج اور اس سے معاشرے پر ہونے والے مسموم اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے نیز یہ کہ لومیرج کیا ہے اور اس کے اسباب کیا ہیں؟ ان سب پر مدلل بات کی گئی ہے۔ نیز پاکستانی عدالتوں نے بغیر ولی کے نکاح کا وجوب حنفی فقہ سے ثابت کر کے گھروں سے مفرور لڑکیوں اور معاشقے کی شادی کرنے والے جوڑوں کی جو حوصلہ افزائی کی ہے اس کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِي اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْب.

☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لومیرج کے داخلی وخارجی اسباب

لومیرج کا زہر جس طرح ہمارے معاشرے میں تیزی سے سرایت کرتا جارہا ہے وہ معاشرے کے حساس، دین دار اور غیرت مند طبقے کے لیے انتہائی غور وفکر کا حامل ہے۔ اخبارات روزانہ ایسے کئی مقدموں کی خبروں سے بھرے ہوتے ہیں۔ آیئے دیکھیں کہ اس کے داخلی یعنی گھریلو اور خارجی یعنی بیرونی عوامل کیا ہیں؟

داخلی اسباب:

گھر ہر بچے کی پہلی درس گاہ ہے اس کے خیالات، اس کے نظریات اور اس کے کردار وعمل کے بیج گھر ہی میں بوئے جاتے ہیں اور آبیاری بھی کافی حد تک گھریلو تربیت ہی سے ہوتی ہے۔ نیز گھر ایک ریاست ہے، اس کے افراد کی عادات اور اس گھر کے اصول وضوابط کی زد میں ہر بچہ اور ہر فرد آتا ہے۔ لہٰذا ان کا متاثر ہونا لازمی ہے۔ گھر کی طرف سے بچے کو دورانِ تربیت جو کچھ ملتا ہے اس کے بہت سے پہلو ہیں، جن کا ہم لومیرج میں ایک عامل کی حیثیت سے ایک ایک کر کے جائزہ لیں گے۔

عملِ صالح سے محرومی:

اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان سے یہ وعدہ ہے کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً﴾ [النحل،٩٧]

''جو شخص بھی نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت ہم اسے دنیا میں پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے۔''

حیاتِ طیبہ سے مراد جہاں دینی اعتبار سے پاکیزہ زندگی ہے وہاں دنیوی زندگی کی ان تمام پریشانیوں، الجھنوں، بے چینیوں اور بے حیائیوں سے بھی پاک وصاف زندگی مراد ہے جن کا وجود انسان کو کرب واذیت میں مبتلا کرنے کا باعث بن کر اس کی روح، دل اور دماغ کو اپنی لپیٹ میں لے کر اس سے حقیقی ایمان، توکل، صبر وشکر، زہد وقناعت جیسی انمول اور گراں قدر نعمتوں کا اثاثہ چھین لیتا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں حیاتِ طیبہ کے لیے عمل صالح کو شرط قرار دیا گیا ہے۔ عملِ صالح کے لیے ضروری ہے کہ اعمال کی صلاح وفساد کے متعلق علم ہو اور یہ علم دینی تعلیم کے حصول کے بغیر ناممکن ہے۔ دینی تعلیم کی اسی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

طلب العلم فريضة على كل مسلم . [ابن ماجه: ٢٢٤]

''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔'' (خواہ وہ مرد ہو یا عورت)

دینی تعلیم انسان کو اس کے حقوق وفرائض سے آگاہ کر کے اسے معاشرے کا ایک ایسا فرد بناتی ہے جس کی زندگی کا مقصد نفسانی خواہشات اور لذائذ دنیوی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں زیادہ بلند اور ماوراء ہوتا ہے۔ دین کا علم ہی انسان کو یہ بتاتا ہے کہ دنیا کی زندگی چندروزہ ہے اور اس کے مقابلے میں آخرت کی زندگی ایک نہ ختم ہونے والی زندگی ہے۔ لہٰذا دینی تعلیم اسے ابدی زندگی کی آسائشوں کے حصول کے لیے سرگرم رکھتی ہے اور آخرت میں تہی دامنی سے انسان کو بچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

دینی تعلیم سے انسان میں ربّ اکرم کے سمیع وبصیر ہونے کا یقین پختہ ہوتا ہے اور انسان ہر قدم پر صرف یہی پیشِ نظر رکھتا ہے کہ کہیں میری کسی حرکت یا میرے کسی لفظ پر میرا خالق ناراض نہ ہو جائے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ رہیں۔ لہٰذا وہ کوئی بھی ایسا قدم نہیں اٹھاتا جو کسی کی دل آزاری یا جسمانی اذیت کا باعث بنے۔

فرد اپنے سمع وبصر اور دل کو ان تمام محرکات سے بچاتا اور دور رکھتا ہے جو انھیں بے راہ اور اللہ سے دور کرنے والے ہیں۔

مگر افسوس! اس وقت ہمارے معاشرے میں دینی تعلیم سے پہلو تہی کی جا رہی ہے۔ دینی تعلیم کا مفہوم صرف ناظرہ قرآنِ پاک تک محدود کر دیا گیا ہے۔ حالاں کہ دین کی تعلیم کی وسعتیں قضائے حاجت سے لے کر طعام وآرام تک اور معاش سے لے کر نکاح تک زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط ہیں۔

دنیوی تعلیم پر ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک کم آمدنی والا شخص بھی فی بچہ لاکھوں روپیہ خرچ کرتا ہے جب کہ آکسفورڈ اور کیمبرج سے ملحق اداروں میں پڑھنے والے لوگوں کے بچوں کا سالانہ خرچ اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچے کی ابتدائی عمر کے بیس سے لے کر پچیس سال تک کا قیمتی دورانیہ اس دنیوی تعلیم کی بھینٹ چڑھا دیا جاتا ہے اور وہ ہر لفظ اور سبق کو یاد کرنے کے سبب اپنے خالق و مالک سے دور ہوتا چلا جاتا ہے بچوں کو دنیوی امور کے بارے تو علم ہوتا ہے لیکن دینی معلومات کا عالم یہ کہ اسلامیات کے پیپر میں رسول اللہ ﷺ کے ماں یا باپ کا نام تک درست نہیں لکھ سکتے۔

دنیوی تعلیم کے حصول میں والدین کی فکر مندی قابلِ دید ہوتی ہے لیکن دینی تعلیم کے حصول کے لیے نہ پیسہ صرف کیا جاتا ہے نہ وقت۔

دنیوی تعلیم بچے کو بہترین اور شان دار کیریئر کے حصول، پُر تعیش معیارِ زندگی، لہو ولعب کا رسیا، بے تحاشا مال و دولت اکٹھا کرنے کے جنون میں مبتلا کر کے جو بھی ان کے حصول میں آڑے آئے انھیں ٹھوکر مار کر رستے سے ہٹا دینے کا بڑھاوا دیتی ہے، نتیجہ یہ کہ والدین کی سرپرستی، اخلاقی اقدار، دین و مذہب کی پابندیاں، انسانی ہمدردی، دوسروں کے حقوق کا لحاظ یہ سب حرفِ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔

دینی تعلیم ہی چونکہ انسان کو گناہ ثواب، اچھے اور برے، حیا اور بے حیائی، اپنی عزت و وقار کی حفاظت کا شعور عطا کرتی ہے۔ لہٰذا جب ان سب کا علم ہی نہیں ہوتا تو نوجوان لڑکے لڑکیاں لومیرج کو معاشرے کا ایک رجحان سمجھ کر اسے نہ صرف قبول کرنے بلکہ اس میں زندگی کا مزہ حاصل کرنے لگتے ہیں گو یہ مزہ چند ثانیے کا ہوتا ہے اور اس کے بعد بے چینی کی اتھاہ گہرائی انھیں نگل کر مسلسل کرب میں مبتلا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتی ہے۔

دورِ حاضر میں ضرورت اس بات کی ہے کہ والدین بچوں کی دینی تعلیم کا اہتمام دنیوی تعلیم سے بھی زیادہ کریں جس کے دنیوی فوائد یہ ہوں گے کہ ان کا بچہ اطاعت شعار، عبادت گزار، اور حیادار ہوگا۔ نیز خاندان کے وقار اور والدین کی عزت کو دوام و نیک نام بنانے کا باعث بنے گا۔ اس کی ہر نیکی والدین کے لیے صدقہ جاریہ ہوگی۔ آخرت میں بچے کی نیکیاں والدین کی مغفرت اور بلندیِ درجات کا سبب بنیں گی۔

اگر والدین نے بچوں کی دینی تعلیم کا اہتمام نہیں کیا تو روزِ قیامت ان سے اس بارے سوال ہوگا۔ اس وقت ان کے پاس کیا جواب ہوگا؟ یہ سوچنے کا وقت بھی میں اسی دنیا میں اور ابھی ہے، ورنہ وقت گزرنے کے بعد دنیا میں بھی بچوں کے ہاتھوں رسوائی ہوگی اور آخرت میں بھی ان کو دینی تعلیم سے محروم رکھنے کی وجہ سے رسوائی ہی مقدر ہوگی۔

دینی تربیت سے محرومی:

تعلیم اور تربیت لازم و ملزوم ہیں۔ اگر صرف تعلیم ہی کافی ہوتی تو تربیت کے لیے انبیائے کرام کو مبعوث نہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کا یہ فریضہ بتایا ہے کہ

﴿ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور ان کو پاک کرتے اور کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔" [الجمعه:٢]

دورِ حاضر میں بعض والدین بچوں کو دینی تعلیم دلواتے ہیں یا بچے از خود حاصل کرتے ہیں لیکن تربیتِ نفس کی خاطر نہیں بلکہ معلوماتِ عامہ تک رسائی حاصل کرنے کے لیے، یہی وجہ ہے کہ اکثر بچے دنیا بھر کی معلومات حاصل کر لیتے ہیں جن میں دینی معلومات بھی شامل ہوتی ہیں لیکن ان کی سوچ، ان کا مزاج اور ان کی عادات اسلام سے بہت دور ہوتی ہیں۔

دین کی تعلیم اور دینی تربیت دونوں کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔لہٰذا ایک فرد کو صالح، باایمان اور باحیا بنانے کے لیے اس کی تربیت کا اہتمام کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ دین اور دنیا کی تعلیم میں بنیادی فرق ہی یہ ہے کہ دنیا کی تعلیم صرف معلومات اکٹھی کرنے کے لیے حاصل کی جاتی ہے۔ اس کے مطابق عمل کرنا ضروری نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب دنیا کی تعلیم بچے کو دی جاتی ہے تو شیطان خود بخود اسے اس تعلیم کے مطابق ہی کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

دین کی تعلیم کے حصول کے وقت ہی یہ نیت کارفرما ہونی چاہیے کہ دین کی تعلیم برائے تربیتِ نفس اور اصلاحِ عمل کے لیے حاصل کی جا رہی ہے۔

دین کی تعلیم اور تربیت ہی کی اہمیت کے پیشِ نظر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه وينصرانه و يمجسانه . [صحيح مسلم، كتاب القدر، باب معنى

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كل مولود يولد على الفطرة وحكم موت اطفال الكفار اطفال المسلمين]

''ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا لیتے ہیں۔''

دینی تربیت ایک فرد کو نظر بازی کرنے، نامحرموں سے اختلاط کرنے، صنف مخالف میں دل چسپی لینے، بے حجابی کے ساتھ باہر نکلنے، جذبات کو انگیز کرنے والی تحریریں پڑھنے یا ایسی تصویریں دیکھنے سے روکتی ہے۔ نیز ربّ کریم کا خوف بچوں میں اس قدر بذریعہ تربیت پیدا کیا جائے کہ وہ ہر قدم پر یہ سوچیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے اور اس کی ناراضگی کا مطلب ہے ہمیشہ کا عذاب مول لینا۔

دینی تربیت کے لیے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ مسلسل ادا کرتے رہنا بھی ضروری ہے اگر اس فریضہ میں ذرا سی بھی سستی پیدا ہو جائے تو نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔

بچوں سے رابطے میں کمی:

دینی تعلیم اور دینی تربیت کے لیے بچوں سے والدین کا رابطہ رہنا بہت ضروری ہے۔ رابطے ہی سے زیر تربیت افراد کی نفسیات سمجھنے اور اس کے مطابق لائحہ عمل اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

عموماً گھروں میں بچوں کے ساتھ والدین کا رویہ دو طرح کا ہوتا ہے:

①...... انتہائی زیادہ آزادی: بچوں کو آزاد چھوڑ دیا جاتا ہے اور یہ پتا کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہی نہیں سمجھی جاتی کہ وہ کیا کر رہے ہیں، کہاں جاتے ہیں، کیا دیکھتے اور سنتے ہیں، کیسے دوست ہیں؟ نتیجہ یہ کہ والدین کو بچے کی طرف سے ناقابلِ بیان اذیت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اگر والدین بچوں کو ایک مناسب حد تک آزادی دیتے اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے تو یقیناً انھیں اچانک ناگوار اور ذلت آمیز صورتِ حال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ والدین بچوں کو اس قدر کڑی نگرانی میں رکھتے ہیں کہ وہ جب آزاد زندگی میں قدم رکھتے ہیں تو والدین کی خدمت واطاعت سے ہی فرار حاصل کر لیتے ہیں۔

متذکرہ بالا دونوں روّیے ہی درست نہیں۔ اسلام دینِ اعتدال ہے اگر والدین کو بچوں کے دوستوں اور بیرونِ خانہ سرگرمیوں کا علم نہ ہو تو یہ روّیہ بھی نقصان دہ ہے اور اگر والدین بچوں کو ہر وقت روک ٹوک کا نشانہ بنائے رکھیں تو وہ ضد کا شکار ہو کر بغاوت پر اتر آتے ہیں۔ والدین کی ہر وقت کی روک ٹوک، ناجائز سختی، بے جا پابندیاں، اپنی ایسی خواہشات پر عمل کروانے کی کوشش جن کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں بچوں کے لیے اسی طرح مضر ثابت ہوتی ہیں جس طرح بے جا ڈھیل اور آزادی۔

بچے والدین کے غصے کی وجہ سے ان سے ایسی باتیں بھی چھپانے کے عادی ہو جاتے ہیں جن کے اظہار سے والدین ناراض نہیں ہوتے لیکن بچے اپنے تجربات کے پیشِ نظر یہ تجزیہ کرنے سے قاصر ہوتے ہیں کہ والدین ہمیں اس کام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ڈانٹیں گے یا نہیں، ہر جا و بے جا سرگرمی کو چھپانے کی عادت ہی خطرناک حدود کو چھو لیتی ہے۔ والدین غافل ہوتے ہیں انھیں تب علم ہوتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الرفق لا یکون فی شیء الا زانہٗ ولا ینزع من شیء الا شانہ . [صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ والآداب، باب فضل الرفق]

''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت عطا کرتی ہے اور جس چیز سے نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔''

تربیت کا حسن نرمی میں ہے نہ کہ سختی میں۔ والدین کو اپنے سامنے بچوں کے اطوار و انداز کا جائزہ لیتے رہنا چاہیے اگر وہ ان کے سامنے سہمے اور بجھے ہوئے رہتے ہیں، ان میں خود اعتمادی کا فقدان نظر آتا ہے تو یقیناً اس میں والدین کی سختی کا بھی دخل ہے اور والدین کو اپنے روّیے پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بچے بلا جھجک اپنی سرگرمیوں کے متعلق انہیں بتا دیا کریں۔

معمولی غلطیوں پر ڈانٹ ڈپٹ سے گریز کرنا اور بڑی غلطیوں پر توبہ و اصلاح کا موقع دینا رسول اللہ ﷺ کی سیرت و عادت کا اہم حصہ ہے۔ انس رضی اللہ عنہ دس سال کی عمر سے لے کر بیس سال کی عمر تک آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے لیکن ان کا اپنا بیان ہے کہ اس عرصے میں غلطیاں کرنے کے باوجود آپ ﷺ نے مجھے نہیں ڈانٹا۔ [دیکھئے صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب حسن خلقہ ﷺ]

یاد رہے کہ نرمی کے ساتھ ساتھ جہاں سختی کی ضرورت پڑے وہاں سختی کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ضروری ہے۔جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے واضح ہوتا ہے:

مُرُوا اولاد کم بالصلوٰۃ وھم ابناءِ سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشرٍ وفرقوا بینھم فی المضاجع.

''تم اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں (اور وہ نماز نہ پڑھیں) تو انہیں سزا دو اور انہیں الگ الگ سلایا کرو۔'' [سنن ابی دائود ، کتاب الصلوٰۃ ، باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ ، ح: ٤٩٥۔ ترمذی ، ابواب الصلوۃ ، باب ماجاء متی یومر الصبی بالصلوٰۃ ، حسن حدیث]

معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنے پر بچے کو سزا بھی دی جاسکتی ہے۔اس سے ہم یہ جان سکتے ہیں کہ گناہِ کبیرہ سے متعلق جو بری عادات ہیں انہیں چھڑانے کے لیے بچے کو بوقتِ ضرورت سزا دی جاسکتی ہے۔ناجائز باتوں پر بچے کی حوصلہ افزائی نہیں بلکہ ڈانٹ ڈپٹ ہونا چاہیے۔

غرض ماں باپ کو اپنی اولاد پر رعب بھی رکھنا چاہیے تا کہ ان کے دلوں میں کسی بری حرکت کرنے پر ماں باپ کی ناراضگی یا ڈانٹ کا خوف بھی موجود رہے۔

مندرجہ بالا اسوۂ حسنہ تربیت کے حوالے سے یہ اصول مہیا کرتا ہے کہ وہی تربیت بچوں کو تاحیات صراطِ مستقیم پر گامزن رکھ سکتی ہے اور کج رویوں سے بچا سکتی ہے جو بے جا آزادی اور بے جا سختی دونوں سے قطع نظر کر کے کی گئی ہو۔

بچوں کے ساتھ پیار و محبت کے روّیے سے ان کے ساتھ والدین کا رابطہ رکھنا ممکن ہوتا ہے، کیوں کہ بچے کو جب یہ علم ہو کہ ماں باپ اس کی غلطی پر اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کڑی سزا نہیں دیں گے تو وہ انہیں اپنی ہر بات بتا دینے کا عادی ہو جاتا ہے۔

گھر میں اگر ڈانٹ ڈپٹ سہنا پڑے تو بچہ دوستوں میں اپنے جذبہ محبت کی تسکین تلاش کرتا ہے اور یوں وہ دوستیاں اسے تباہی کے دھانے تک پہنچا دیتی ہیں۔

نگرانی میں غفلت

حسنِ تربیت کے لیے نگرانی اسی طرح ضروری ہے جس طرح زندہ رہنے کے لیے خوراک ِموجودہ دور میں چہار جانب سے طاغوتی یلغاروں نے نگرانی کے فریضے کی اہمیت میں مزید اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مشکل بھی بنا دیا ہے۔ لہٰذا والدین کو چوکنا اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔نگرانی کی ذمہ داری ماں پر بھی ہے اور باپ پر بھی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كلكم راعٍ ومسئولٌ وكلكم مسئول عن رعيته والامير راع والرجل راع على اهل بيته والمرأة راعيةٌ على بيت زوجها وولده فكلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته . [بخاری، کتاب النکاح، باب المراة راعية فی بیت زوجها: ٥٢٠٠۔صحیح مسلم: ١٨٢٩]

''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے، اور امیر ذمہ دار ہے، مرد اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد پر نگران ہے۔پس ہر شخص نگران ہے اور اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔''

راعی کا لغوی مطلب چرواہا ہے۔ گویا ہر شخص اپنی رعیت کا چرواہا اور نگران ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ بھیڑوں بکریوں کے ریوڑ کو اکٹھا رکھنا، ان کا خیال رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا کتنا مشکل ہے۔ اسی پر قیاس کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ بھیڑ بکریوں کی طرح معصوم اپنی رعیت اور اپنے زیرِ تربیت افراد کی نگرانی کرے تاکہ وہ ایسے راستوں کا رخ نہ کریں جہاں گم راہی کے عفریت اور بھیڑیے منہ کھولے ان کی چیر پھاڑ کے لیے منتظر ہوں۔

بچے گھر کے اندر ہوں یا باہر، ان کی کھیلوں، ان کی زیرِ مطالعہ کتب ورسائل، ان کی سہیلیوں اور دوستوں، نیز ان کی دسترس میں میڈیا ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر، ٹیلی فون وغیرہ پر بطورِ خاص نظر رکھیں۔ کیوں کہ دورِ حاضر میں انہی چیزوں کے اثرات بھیانک نتائج تک لے جاتے ہیں۔

بچوں کو صحت مند تفریح، شرافت وشائستگی پر مبنی تحریریں، اور متقی ودیندار بچوں کی دوستی ہی کی طرف مائل کیا جائے۔

والدین کے لڑائی جھگڑے:

بچوں کے سامنے والدین کا آپس میں جھگڑا، بچوں کی نگاہوں میں ان کی وقعت کھو دیتا ہے۔ ایسے گھروں کے بچے چڑچڑے اور نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ بچپن میں ان کے ذہن میں والدین کے بارے جو غلط یا صحیح خیالات جڑ پکڑ جاتے ہیں بڑے ہو کر وہ واضح شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ لہٰذا جوان ہو کر ان کے ہر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلے کو وہ غلط سمجھ کر اس کے خلاف بغاوت کر دیتے ہیں اور بزعم خود پُرسکون زندگی کی تلاش میں لگ جاتے ہیں۔

دیر سے شادی کرنا:

لومیرج کے اسباب میں سے یہ سبب سب سے بڑا ہے۔ دورِ حاضر میں معاشرے میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ بیس سال تک کی عمر نکاح کے لحاظ سے چھوٹی عمر ہے اور تیس سال تک شادی کرنا مناسب عمر ہے۔ جب کہ اسلام نکاح کی مناسب عمر بلوغت کو قرار دیتا ہے گویا لڑکیوں کے لیے دس سے پندرہ سال اور لڑکوں کے لیے پندرہ سے بیس سال تک کا دورانیہ ہی ان کے نکاح کی مناسب عمر کا وقت ہے۔

اخبارات، رسائل، ٹی وی، کمپیوٹر گیمز، انٹرنیٹ، کیبل اور مصنوعات کے تشہیری عکس، فیملی پلاننگ نیز ڈاکٹروں اور حکیموں کے اعلانات واشتہارات، پارکوں اور چوراہوں میں مختلف قسم کے مجسمے، خواتین کا گھر سے باہر نکلنے کا عام رجحان اور وہ بھی پورے میک اپ بھڑکیلے چمکیلے لباس اور ادھورے لباس کے ساتھ، غرض ہر چیز شہوانی ہیجان میں مسلسل اضافہ کرنے کا باعث ہے۔ ادھر بچے جو نصاب تعلیم پڑھتے ہیں اس میں بھی ہر مضمون میں جوانی اور جوانی کے اندھے جوش کو مزید جوش دلانے والی تحریریں اور شعروادب، مخلوط تعلیم اور مرد وعورت اساتذہ کی تمیز کے بغیر تعلیم حاصل کرنا، غرض ہر پہلو سے یوں محسوس کیا اور کرایا جا رہا ہے کہ زندگی صرف نوجوانوں کی عیش وعشرت کے لیے ہے، جس میں بوڑھوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت واحترام کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں۔ ایسے میں بچوں کی دیر سے شادی کرنا انتہا درجے کی بے وقوفی ہے۔ جب وہ بلوغت پر بچے کی شادی نہیں کرتے تو بچے از خود خفیہ دوستیاں گانٹھ کر گناہ کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور والدین سے بغاوت کر کے کورٹ میرج کر لیتے ہیں۔ یوں معاشرے میں والدین کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔

بعض ماں اور باپ نیز خود بچی کسی ایک رشتے پر متفق نہیں ہوتے، نتیجہ یہ کہ بالآخر لڑکی از خود فیصلہ کر کے کوٹ میرج کے ذریعے اس جھگڑے کو ختم کر کے والدین کے لیے اس سے کئی گنا زیادہ اذیت ناک صورتِ حال پیدا کر دیتی ہے۔

عقل مند والدین کو چاہیے کہ وہ اسلام کے احکام کو حرزِ جاں بنائیں اور انہی کے مطابق اپنے معاشرتی امور بھی سرانجام دیں تاکہ آئندہ کسی پریشان کن صورت سے بچا جا سکے۔

ماؤں کی ملازمت:

بچے کی مناسب تربیت میں ماں کا کردار باپ کی نسبت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ جو مائیں ملازمت کرتی ہیں ان کے بچے عدم نگہداشت کے باعث بھی بے راہروی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ معاشی دوڑ اور مسابقت کے جذبے نے اکثر خواتین کو گھروں سے باہر میدانِ معیشت میں تگ ودو کے لیے لا کھڑا کیا ہے۔ بچے کو جب گھر میں ماں جیسی مشفق ہستی نہیں ملتی تو وہ ناروا دل چسپیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ماں کی محبت کا بدل پیسہ، کھلونے، اچھا کھانا اور اچھا لباس یا آیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوسکتی۔

ملازمت پیشہ خواتین روزانہ چھ سے آٹھ یا دس گھنٹے گھر سے باہر گزارتی ہیں۔باقی وقت وہ گھر کی ذمہ داریاں پوری کرنے یا تھکاوٹ دور کرنے میں صرف کر دیتی ہیں، نتیجہ یہ کہ بچے پر توجہ کے لیے وقت بچتا ہی نہیں۔جن بچوں کو ماں کی توجہ نہیں ملتی وہ بات بات پر ضد کرتے ہیں، یہی ضد بڑے ہوکر بڑے پیمانے پر بغاوت کا روپ دھار لیتی ہے اور والدین ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔کسی شاعر نے کہا ہے:

لیس الیبتم من انتھٰی ابواہٗ من   ھم الحیاۃ و خلفاء ذلیلا

"یتیم وہ نہیں جس کے والدین زندہ نہ ہوں بلکہ حقیقی یتیم تو وہ ہے کہ اس کے ماں باپ تو زندہ ہوں لیکن ان کے ماتحت ذلت کے گڑھے میں گرتے جارہے ہوں۔"

ماؤں کی بیرونِ خانہ سرگرمیاں:

طاغوتی فتنوں نے آزادیِ نسواں کا جھانسہ دے کر عورت کو اس کی اصلی مملکت گھر سے محروم کر دیا ہے۔آزادیِ نسواں کی تحریکوں کا مطمعِ نظر عورت کو بیرونِ خانہ سرگرمیوں میں اس قدر الجھا دیتا ہے کہ وہ گھر کی طرف توجہ ہی نہ دے سکے اور یوں آسانی سے گھر کی بنیادیں کمزور ہوکر منہدم ہوجائیں۔

جب گھر کے مکین ہی گھر کی مضبوطی کی طرف توجہ نہ دیں تو پھر دشمنوں کو بھلا کیسا اور کس کا ڈر؟ سوشل ویلفیئر، کلبوں، جلسوں، جلوسوں، پارٹیوں، مینا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازاروں اور جمعہ بازاروں وغیرہ کے مختلف پُرکشش ناموں سے عورت کو بیرونِ خانہ سرگرمیوں میں مصروف کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا بچے مناسب توجہ نہ ملنے کی وجہ سے باغی ہو جاتے ہیں۔

والدین کے آزاد رجحانات:

اکثر گھرانے ایسے ہیں جہاں والدین کے اپنے رجحانات میں خاصی تبدیلی آ چکی ہے۔ وہ ذرائع ابلاغ کی طرف سے بے راہروی کی دی جانے والی خوراک استعمال کرنے کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ حیا، حجاب، خاندان کے وقار کا تحفظ، دینی اقدار کی پاسداری، اخلاقی پابندیوں کا جال، یہ سب ان کے خیال میں رجعت پسندی کی علامات ہیں، ان کا کہنا یہ ہے کہ جدید دور کے تقاضوں کا ساتھ دینا ہی عقل مندی اور روشن خیالی ہے۔ بچوں کے بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ بنانے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ اس پر وہ خود ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ایسے گھروں میں کزنوں یا ہم عمر یا ہم جماعت لڑکے لڑکیوں کا باہم کھیلنا، مل کر ٹی وی دیکھنا، مختلف پارٹیوں میں حصہ لینا، کلبوں یا سیر و تفریح کی جگہوں پر اکیلے گھومنا ایک معمول بن چکا ہے۔ ان والدین کا کہنا ہے کہ بچوں کو خود اعتمادی سے زندگی گزارنے اور انجوائے کرنے دیں۔ نتیجہ یہ کہ بچے باہم شادی سے پہلے بعض ایسے تجربات حاصل کر لیتے ہیں جو انھیں شادی کے بعد کرنے چاہئیں۔ جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو والدین کی سوئی غیرت اچانک کہیں سے آ ٹپکتی ہے، یا جب وہ از خود کورٹ میرج کرتے ہیں تو والدین کی نام نہاد یا خود ساختہ غیرت کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھچکا لگتا ہے، اگر یہ دو نتائج اچانک سامنے نہ آئیں تو چاہے ان کے لڑکے یا لڑکیاں ساری عمر مادر پدر آزاد زندگی میں ہر قسم کا گناہ کرتے رہیں انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔

لڑکے لڑکیوں کی دوستیوں میں والدین کا کردار

دورِ حاضر میں والدین نے خود کو مغربی تہذیب کا ہم پلہ ثابت کرنے اور ماڈرن کہلانے کے شوق میں بچوں کو یہ آزادی دے رکھی ہے کہ وہ اپنی پسند کا کوئی لڑکا یا لڑکی دوست بنالیں، یہی دوستیاں ناجائز تعلقات کی حد تک بڑھ جاتی ہیں اور ماں باپ کو یہ سب ناجائز نہیں بلکہ بدلتے ہوئے حالات کے تقاضوں کے مطابق محسوس ہوتا ہے۔ وہ بچوں کے ایسے ناجائز تعلقات پر کسی افسوس، ندامت یا آخرت میں پرُسش کے خوف کی بجائے یہ اطمینان محسوس کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی زندگی کا ساتھی خود ڈھونڈ لیا ہے ہماری ذمہ داری ختم ہوئی۔

دورِ حاضر میں لڑکیوں کے رشتے ہونا مشکل ہو چکا ہے جس میں ہمارے معاشرے کی خودساختہ شرائط کا سب سے بڑا دخل ہے۔ بہر حال لڑکی کا جب رشتہ نہیں ہوتا تو مائیں خود ہی بچی کو کہہ دیتی ہیں کہ اپنے کلاس فیلوز وغیرہ میں کوئی لڑکا خود ہی پھانس لو۔ دوسرے لفظوں میں والدین خود ہی لو میرج کی فضا پیدا کرتے اور اس کو پروان چڑھانے کے ذمہ دار بنتے جا رہے ہیں۔

ایسے والدین کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ان کے بچے دنیا کی تمام مخلوقات سے احسن مخلوق (انسان) ہیں۔ اپنی ذمہ داریوں سے فرار حاصل کر کے وہ آخرت کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب مول لے رہے ہیں۔ وہ اولاد جس کے ایمان اور اخلاق کی آبیاری اور حفاظت والدین کی ذمہ داری قرار دیا گیا ہے والدین خود ہی اس کے ڈاکو بنتے جارہے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ آج بچے بھی والدین کو صرف اپنی پیدائش کا آلہ سمجھنے لگے ہیں۔ اب ان کے دلوں سے بھی والدین کی محبت، خدمت، احترام اور اطاعت کا جذبہ ختم ہورہا ہے۔ وہ والدین کا سہارا بننے یا انھیں کوئی سکھ پہنچانے کی بجائے صرف اپنی خواہشاتِ نفسی کو پورا کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

حاصل بحث:

اصل بات یہ ہے کہ گھر ایک مسکن بھی ہے، مکتب بھی، ریاست بھی ہے اور جائے پناہ بھی۔ اسلام گھروں کی فضا کو مجموعی طور پر ربّ کریم کے ذکر سے بسائے رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ چناں چہ ازواجِ مطہرات سے فرمایا:

﴿ وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ﴾ [الاحزاب: ٣٤]

”اور تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو۔ بے شک اللہ باریک بین باخبر ہے۔“

اگر گھر کی مجموعی فضا اسلام سے ہم آہنگ ہے، ربّ کریم کے احکامات سے معطر ہے، والدین اور بزرگوں کا احترام اور خدمت اہلِ خانہ کا شعار ہے، بچوں کی اصلاح، مناسب دیکھ بھال اور تربیت کا شعور افراد میں موجود ہے، وہ اچھائی اور برائی میں تمیز کرتے ہیں، حجاب اور ستر کی پابندی کی جاتی ہے، عورتوں کی بیرونِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ سرگرمیوں میں شامل نہ ہونے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ باپ اپنی بیٹیوں اور بھائی بہنوں کو خود ان کی اشیائے ضرورت گھر میں مہیا کرتے ہیں۔ تو پھر لو میرج کے الحمد للہ امکانات انتہائی کم ہوتے ہیں۔ اور اگر گھر اور خاندان کی مہار ڈھیلی چھوڑ دیں گے تو آئے روز لو میرج کا مسئلہ پیش آتا رہے گا۔ قرآن و احادیث کے تمام احکامات کو اگر بحیثیتِ مجموعی دیکھا جائے تو گھروں کے ان تمام حالات کے ذمہ دار والدین ہیں اور آخرت میں جواب دہ بھی۔

اگر والدین معاشرے کی فضا اور رجحانات کو جانتے ہوئے بھی بچوں کو آزادی مہیا کرتے ہیں اور نگرانی کے فریضے سے پہلو تہی کرتے ہیں تو پھر بقول شاعر ۔

ابتکی علی لبنٰی و انت قتلتها لقد ذهبت لبنٰی فما انت صانع

''کیا تم لبنیٰ کے لیے روتے ہو حالاں کہ تم نے خود ہی اسے قتل کیا ہے لبنیٰ تو چلی گئی، اب تم کیا کرلو گے؟''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَو میرج کے خارجی عوامل

بچے کی تربیت میں صرف گھر اور والدین ہی ذمہ دار نہیں ہوتے بلکہ اس کے بگاڑ یا سدھار میں ریاستی ادارے اور ماحول بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔لَو میرج میں اضافے کے چند اہم خارجی عوامل درجِ ذیل ہیں:

نصابِ تعلیم:

نصابِ تعلیم قوموں کے فکری رخ کو غلط یا درست سمت موڑنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ بدبختی سے ہم پر ان انگریزوں کا ترتیب دیا ہوا نصاب اور طریقِ تعلیم مسلط ہے جن کی گردانیں ہی Love پر چلتی ہیں۔ان کے معاشرے میں حیا کا تصور ہی سرے سے موجود نہیں اور ہر طرح کی فحاشی ان کی نظر میں آرٹ اور ہر طرح کی بے راہروی کلچر جیسے حسین ناموں سے مقبولِ عام ہے۔

اسلام کا مزاج اس سے بالکل متضاد ہے۔وہ کسی ایسی تعلیم کو پسند نہیں کرتا جو بچے کو آغاز ہی سے آبرو باختگی کا درس دے۔زن کو نازن بنا دے۔شمع خانہ کو بجھا کر چراغِ محفل کو اہمیت دے۔

ہمارا نصابِ تعلیم جن سازشی خطوط پر مرتب کیا گیا ہے وہ طالب علموں کی عمر کے نازک دور، دورِ بلوغت میں ان کی اکساہٹوں میں اضافہ کرتا ہے۔انہیں ہوش اور خرد سے بے گانہ کر دیتا ہے۔ ہر صفحے پر عشق و مستی کی داستانیں سناتا ہے۔ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشقانہ مستی طلبہ کو اپنے دین، اپنی خاندانی عزت و وقار، معاشرتی اقدار، والدین کی عزت واحترام غرض ہر چیز سے بے گانہ کر دیتی ہے۔

''غم جاناں'' اور ''تصورِ غم جاناں'' کے مسموم فلسفے پر مشتمل شاعری اور افسانے عاشقی کے عملی مراحل کی تربیت دیتے ہیں۔ انگریزی ادب کا حال اردو ادب سے بھی بدتر ہے۔

(الیف، اے) Water Balled جیسی نظمیں اور The Shodow in the Rose gorden وغیرہ جیسے افسانے پڑھ کر اگر طالب علم ''اللہ نہ کرے'' انہیں اپنے دل و دماغ میں بٹھالیں تو لومیرج ***(Love Marriage)*** نہیں کریں گے تو اور کیا کریں گے۔ کیا ایسے نصاب کی تدریس کے بعد پاکیزہ تصورات کی ذہنوں میں نمو کا خیال کیا جا سکتا ہے؟ (مزید تفصیل کے لیے دیکھئے راقمہ (مریم خنساء) کی کتاب نصابی صلیبیں کا باب ''تصورِ ثقافت'' اور ''لومیرج'' اور ''فحش مواد۔'' ①

---

① مریم خنساء نے جب اس عنوان پر لکھا اس وقت ہماری اخلاقی اقدار بحمد اللہ کافی حد تک بہتر تھیں لیکن صائمہ کیس میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد جو تبدیلی معاشرتی و اخلاقی اقدار میں آئی وہ حیران کن حد تک پستی کی طرف جا رہی ہے۔ امسال ۲۰۰۵ء میں نصابِ تعلیم آغا خان بورڈ کے حوالے کرنے کا جو قدم اٹھایا گیا ہے وہ اس کا جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ حکمران ملک میں کس قسم کا معاشرہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ خود آغا خان عشق کرنے، داشتائیں رکھنے اور شراب و کباب اور رقص و سرود کا انتہا درجے کا رسیا ہے۔ نیز اس کا اسماعیلی یا آغا خانی شیعہ مسلک بھی ہر قسم کے گناہ اور اس سے لذت اندوز ہونے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جائز قرار دیتا ہے۔ آغا خان ایجوکیشن سروس پاکستان نے نہم، دہم اور گیارہویں کے طلبہ وطالبات کو جو سوالنامہ ''بالغانہ صحت کے سروے'' کے نام پر بھیجا اس سے ہم اس کے رجحانات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ سوالنامہ مندرجہ ذیل ہے۔؟

آپ کے خیال میں پاکستان میں ایڈز کا سب سے خطرناک ذریعہ کون ہے؟

(۱) غیر محفوظ جنسی تعلقات (کمرشل جنسی ورکر، ایک سے زیادہ جنسی تعلقات) (۲) مرد کا مرد سے جنسی تعلق، وغیرہ (ص ۹)

آپ خود کو کس طرح ایڈز سے متاثر ہونے سے بچا سکتے ہیں؟

(۱) محدود جنسی تعلقات رکھنے سے (۲) کمرشل جنسی ورکر سے گریز (۳) حکیمی جڑی بوٹیوں اور دواؤں کے استعمال سے، وغیرہ (ص ۱۰)

مندرجہ ذیل جملوں میں سب سے زیادہ اہمیت کون سے جملے رکھتے ہیں؟

(۱) اپنی مرضی سے زندگی گزارنا (۲) اپنا ہم سفر خود چننا (۳) شادی اور بچے، وغیرہ (ص ۲۲)

ان میں سے کون سی چیزیں آپ نے پچھلے چھ مہینوں میں کی ہیں؟

(۱) والدین سے جھوٹ بولا (۲) مزے کے لیے اسکول سے فرار ہوئے (۳) دکان سے چرا کے بھاگے (۴) دوستوں کے بہکاوے میں آ کر غلط کام کیا (۵) شراب پی ہے، وغیرہ (ص ۲۲، ۲۳)

کیا آپ دوستوں سے گرل فرینڈ/ بوائے فرینڈ رکھنے کی خواہش کا اظہار کر سکتے ہیں؟

(۱) جی ہاں (۲) بالکل نہیں (۳) میں کر سکتا ہوں وغیرہ (ص ۲۳)

کیا آپ نے کبھی جنسی تعلقات استوار رکھے ہیں؟

(۱) ہاں (۲) نہیں (ص ۲۳)

اگر ہاں تو پہلی بار جنسی تعلقات استوار کرتے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

(۱) ۱۳ سال سے کم عمر میں (۲) ۱۳ سال کی عمر میں (۳) ۱۴ سال کی عمر میں (۴) ۱۵ سال کی عمر میں (۵) ۱۶ سال کی عمر میں (۶) ۱۷ سال کی عمر میں یا اس سے زیادہ عمر میں، وغیرہ (ص ۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آپ درست سمجھتے ہیں ان پر صحیح کا نشان لگائیں؟

(۱) میں اپنے جنسی اقدار اور عقیدوں کی وجہ سے پریشان ہوں (۲) میں نے کبھی بھی کسی سے جنسی تعلقات نہیں رکھے (۳) میرے گرل / بوائے فرینڈ کے ساتھ جنسی تعلقات ہیں (۴) میں اپنے جنسی رویے پر شرمندگی محسوس کرتا ہوں (۵) میرے جنسی تعلقات کی وجہ سے میرے دوست حسد کرتے ہیں۔ (ص ۲۴)

آپ کتنی مرتبہ نشہ کرتے ہیں؟

(۱) روزانہ (۲) ہفتے میں ایک بار (۳) مہینے میں ایک بار، وغیرہ (ص ۲۶)

کیا آپ شراب پیتے ہیں؟

(۱) ہاں میں پیتا / پیتی ہوں (۲) نہیں، میں نہیں پیتا / پیتی ہوں (۳) کبھی کبھار پیتا / پیتی ہوں (ص ۲۷)

آپ نے شراب پینا کیوں شروع کی؟

(۱) میرے تمام دوست شراب پیتے ہیں (۲) میں دوستوں کے سامنے اچھا نظر آنا چاہتا ہوں / چاہتی ہوں (۳) میں اکثر شراب کے بارے میں سنتا تھا اور پی کر دیکھنا چاہتا تھا / چاہتی تھی (۴) میں بہت پریشان رہتا تھا / رہتی تھی (ص ۲۷)

ہمارے معاشرے میں اخلاقی اقدار اور اصولوں کو بہت اہمیت حاصل ہے، آپ کے خیال میں کیا ایک لڑکی کا شادی سے پہلے جنسی تعلق رکھنا جائز ہے؟

(۱) اخلاقی طور پر غلط ہے (۲) بالکل غلط نہیں (۳) میں نہیں جانتا (ص ۲۸)

آپ جن جوابات کو درست سمجھتے ہیں ان پر نشان لگایئے؟

(۱) میرے دوست جی بھر کے تمام قسم کے جنسی تعلقات میں حصہ لیتے ہیں (۲) میں وہ کرنا چاہتا ہوں جو میرے دوست کرتے ہیں (۳) دو محبت کرنے والوں کے لیے شادی سے پہلے جنسی تعلق ٹھیک ہے۔ (۴) کیا آپ گاڑی لے کر گئے؟

(۱) دوست کے گھر (۲) گھر کے آس پاس (۳) اپنے بوائے / گرل فرینڈ کے گھر تک، وغیرہ (ص ۲۹) (بقیہ اگلے صفحے پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکول بچوں کے لیے ایک تربیت گاہ ہوتے ہیں۔ یہیں بچے کی شخصیت کو فکری اور عملی رخ دینے کا فریضہ انجام دیا جاتا ہے۔ اسکول ہی کی تعلیم اور تربیت پر بچے کا معاشرتی اور معاشی مستقبل وابستہ ہوتا ہے۔ ①

(حاشیہ سابقہ) اسی نوعیت کا سوال نامہ میٹرک، انٹر کے اساتذہ کے لیے بھی ہے۔ نصابِ تعلیم میں سے علامہ اقبال، قائداعظم کے علاوہ صحابہ کرام کی سیرت سے متعلق تمام مضامین خارج کر دیئے گئے ہیں۔ اسلامیات میں جہاد کی آیات اور یہودیوں، عیسائیوں وغیرہ کے کرتوتوں کو فاش کرنے والی آیات بھی نکال دی گئی ہیں۔

① اب ۲۰۰۶ء تک اساتذہ کو یہ احکام دیئے گئے ہیں کہ وہ بچوں کو مار پیٹ نہ کریں۔ اگر بچے پڑھیں تو ٹھیک ورنہ کوئی بات نہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی تاکید ہے کہ ہر بچے کو پاس کر دیا جائے فیل نہ کیا جائے۔ نتیجہ یہ کہ اساتذہ کے ذمے جو تھوڑا بہت بچے کی اخلاقی یا تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کا کام تھا، وہ بھی صِفر ہو گیا ہے۔ طلبہ آئے روز ہڑتالیں کرتے ہیں، اسکولوں کے فرنیچر کو توڑتے پھوڑتے ہیں۔ جی چاہے تو پیپر دیتے ہیں ورنہ اکڑ کر کہہ دیتے ہیں کہ نہیں دینا پیپر جو چاہے کرلو۔ اساتذہ کا منصب کبھی انتہائی ادب اور احترام کا حامل تھا۔ جس سے انسان ایک لفظ پڑھ لیتا اسے بھی ساری عمر استاد سمجھتا۔ استاد کا نام زبان پر آتے ہی ادب سے نظریں جھک جاتیں اور دل احترام سے مملو ہو جایا کرتے تھے لیکن اب استاد اس شخص کا نام ہے جو گھروں سے والدین کے لاڈ کے ہاتھوں بگڑے ہوئے بچوں کی ہر طرح کی بکواس سنتا اور ہر طرح کی ذلیل کن حرکات برداشت کرتا ہے، اور اس کام کی تنخواہ اسے نام نہاد حکومت دیتی ہے۔ کبھی کسی استاد کی تعلیمی کارکردگی دیکھ کر اسے ترقی اور ملازمت دی جاتی تھی، آج یہ سب باتیں قصہ پارینہ بن چکی ہیں۔

مقصد یہ کہ جو اساتذہ یہ چاہتے بھی ہیں کہ بچوں کو اچھے برے سے آگاہ کر کے ان میں خیر و بھلائی کا شوق اور برائی سے نفرت پیدا کریں وہ بھی کالجوں اور اسکولوں کی مخصوص فضا اور گورنمنٹ کے بھیجے ہوئے احکامات کی بنا پر ایسا نہیں کر سکتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوط تعلیم:

نصابی فحاشی محتاجِ وضاحت نہیں۔ ہر ذی شعور سمجھتا ہے کہ اگر ایسے نصاب کو پڑھانے والے مرد اور پڑھنے والے لڑکے لڑکیاں دونوں ہوں تو اساتذہ اور طلبہ وطالبات پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔لومیرج کا زہر زیادہ تر اسی طرزِ تعلیم کا پھیلایا ہوا ہے۔ نئے نئے ''نوجوانوں'' سے ملنے اور نئے نئے ''عہدو پیمان'' باندھنے، دنیا کی ''نئی ہوا'' کا سامنا کرنے کے مواقع یہیں سے ملتے ہیں۔یہیں قدم ڈگمگاتے ہیں، یہیں نگاہوں سے دلوں تک کے فاصلے طے ہوتے ہیں اور آخر ایسا کیوں نہ ہو جب کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

المرأة عَوْرَةٌ فإذا خرجَتْ اَسْتَشْرفها الشّيطن . [صحيح سنن ترمذى للالبانى، الجزء الاول، رقم الحديث: ٩٣٦ بحواله نكاح كے مسائل]

''عورت (پوری کی پوری) ستر ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے اچھا (حسین وجمیل) کر کے دکھاتا ہے۔''

لومیرج کا موقع نہ بھی آئے تو اس کی مبادیات سے تو اس تعلیمی نظام کا حصہ بننے والے بیشتر افراد کا سابقہ پڑتا ہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان میں ہمارے لیے عبرت وبصیرت کے بے شمار اسباق موجود ہیں۔

فَالعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النظر والاُذنانِ زناهُما الاستماع واللّسانِ زناهُ الكلامُ واليدُ زناهَا البطش والرِّجل زناها

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخطأ والقلب یھوی ویتمنّی ویصدّق ذلك الفرج ویکذّبہ . [صحیح مسلم، کتاب القدر]

''آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا گرفت کرنا ہے اور پاؤں کا زنا (برے مقامات کی طرف) چلنا ہے اور دل خواہش اور تمنا کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔''

آنکھ، دل، زبان، کان، وغیرہ کے لیے روزانہ کتنے ہی ایسے نازک مواقع اساتذہ، طلبہ اور طالبات کو مُیسّر آتے ہیں جن میں وہ مندرجہ بالا حدیث کے مطابق گناہ کے مرتکب ہوتے اور پھسلتے پھسلتے آخری پھسلن پر پہنچتے پہنچتے کچھ تو سنبھل جاتے ہیں اور کچھ پھسل ہی جاتے ہیں۔

نامعلوم والدین کس مصلحت کے تحت اس اندھے، بہرے، لیکن ننگے نظامِ تعلیم اور نصابِ تعلیم کے حوالے اپنے بچوں کو کرتے ہیں۔ کاش انھیں معلوم ہو کہ وہ اپنے ہاتھوں اپنے بچوں کو کالجوں میں بھیج کر گناہ وعذاب کے پُل صراط پر سے ان کے ایک ایک پل کو گزارنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

مرد اساتذہ:

مرد بوڑھا ہو یا جوان، نیک ہو یا بد، اللہ تعالیٰ نے ابدی محرموں کے علاوہ عورت کو اور کسی کے سامنے بے حجاب آنے کی اجازت نہیں دی۔ رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر کوئی متقی ہو سکتا ہے؟ لیکن آپ کے سامنے بھی صحابیات بے حجاب نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا کرتی تھیں۔

ہمارے ہاں مرد اساتذہ سے لڑکیوں کو پڑھوانے کی روایت چل نکلی ہے۔کئی جگہوں پر لومیرج کا سبب یہی روش بنی ہے۔مرد اساتذہ سے سکولوں کالجوں میں لڑکیوں کے پڑھنے کا کوئی جواز ازروئے اسلام ہے نہ ہی گھروں، میں اِلّا یہ کہ پردے کی مکمل حدود مدِنظر رکھی جائیں۔

یونیورسٹیوں میں جس قسم کے مرد اساتذہ پڑھا رہے ہیں اور ان کا طالبات کے ساتھ جس قسم کا تعلق ہوتا ہے اس سے طلبہ و طالبات خوب واقف ہیں۔

ایک طالبہ کے کہنے کے مطابق ایک پروفیسر صاحب نے ایف اے کے انگلش نصاب میں شامل نظم *Youth and Age* پڑھانے پر کئی دن صرف کیے حالانکہ یہ صرف چند بندوں پر مشتمل نظم ہے۔عربی کی ایک طالبہ نے بتایا کہ ان کے عربی کے پروفیسر صاحب کی نگاہیں نوجوان طالبات کو بری طرح چھیدتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔لڑکیوں سے ان کا روّیہ انتہائی برا ہوتا ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن ہی نہیں۔ایک بار پرنسپل صاحب سے شکایت کی گئی تو ان کا روّیہ مزید خراب ہوگیا۔

حاصل یہ کہ لَومیرج کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنے کے لیے مخلوط تعلیم کو ختم کرنا انتہائی ضروری ہے۔①

---

① مریم خنساء نے جس دور میں یہ مضمون لکھا وہ اس کے اندازِ تحریر سے ہی ظاہر ہے لیکن اب نوبت بایں جا رسید کہ خواتین کی الگ یونیورسٹی کا مطالبہ کرنا پایا (بقیہ اگلے صفحے پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر نصابی سرگرمیاں:

تعلیمی اداروں کی غیر نصابی سرگرمیوں کا مروّجہ انداز بھی بہت سی برائیوں کی جڑ ہے۔ جدید تعلیمی ادارے مخلوط اجتماعات اور تقریبات کا آئے دن انعقاد کرتے رہتے ہیں ، نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ہونا چاہیے۔ مہمانِ خصوصی ہوں یا شرکاء، لازمی تو نہیں کہ ان میں قلب ونظر کی پاکیزگی ہو۔ کئی بار یہیں سے خوبصورت اور تیز طرار لڑکیوں کو ذہن میں رکھ لیا جاتا ہے اور ابتدائے عشق ہو جاتی ہے۔

مہمانوں کے استقبال کے لیے بنی سنوری لڑکیوں کو کھڑا کرنا، مہمانوں پر ان کے ہاتھوں پھول اور گجرے نچھاور کرانا، خوب صورت مسکراہٹوں کے ساتھ

(حاشیہ سابقہ) مخلوط تعلیم کو ختم کرنے کا سوچنا قصہ پارینہ بن چکا ہے بلکہ اب تو طلبہ کو یہ بتایا اور سمجھایا جا رہا ہے کہ مل کر پڑھو، مل کر اچھلو کودو، اور مل کر وہ سب کرو جسے کرنے کے لیے اسلام دو افراد کے درمیان نکاح کے مقدس عہد کو باندھنا بہرصورت لازمی قرار دیتا ہے اور اس کے علاوہ نامحرم مرد وعورت کے درمیان سوائے اشد ضروری بات چیت کے وہ بھی کھردرے لہجے میں ...... سب کچھ گناہ در گناہ قرار دیتا ہے۔ مل کر سب کچھ کرنے کی صورت کسی محسوس صورت میں نتیجہ ظاہر ہونے کے اندیشے سے بچنے کے لیے فلاں فلاں ذرائع بھی اختیار کرو۔ اور اگر پھر بھی کچھ ہو جائے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں مغرب میں حرامی بچوں کو سڑکوں پر دھکے کھاتے، گٹروں میں پھینکے جانے اور ان کی ہڈیوں سے دوائیاں بنائے جانے کے واقعات ذہن میں رکھو۔ عزت اور عصمت وعفت کا بچاؤ رجعت پسند اسلام کی سوچ ہے اور تم ماڈرن دور کی الٹرا ماڈرن اولاد ہو بچو! اس طرح تو ہوتا ہی ہے اس طرح کے کاموں میں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبادلہ خیال کرنا، ٹیبلو، ڈرامے، مباحثے، تقریریں، کلرڈے، مینا بازار، بسنت اور ویلنٹائن ڈے جیسے غیر اسلامی اور فحش اثر دن منانا، مقابلہ موسیقی، علاقائی رقص، علاقائی لوک گیت پیش کرنا، زندگی کے مختلف طبقات کے روپ دھارنا، مثلاً ہیر رانجھا، شاہ جہان اور ممتاز محل، جہانگیر اور نور جہاں، مختلف علاقائی ڈریس شو پیش کرنا، مختلف جگہوں کا مطالعاتی دورے کرنا، پکنک منانے کے لیے جانا غرض ان تمام مواقع پر بن ٹھن کر مختلف انداز میں لڑکے لڑکیاں باہم تصویریں اتروا تے اور اسلام کی قائم کردہ تمام حدود کو توڑتے نظر آتے ہیں۔ ایسے میں لو میرج کے امکانات اگر ۹۰ فی صد بھی ہو جائیں تو حیرت کی بات نہیں۔ اس حرام کاری کو پھیلانے میں حکومت، پرنسپل اور ڈین حضرات کے علاوہ اساتذہ اور وہ والدین بھی شامل ہیں جو اپنے بچوں کو کالجوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے منع نہیں کرتے اور ان کو یہ نہیں بتاتے کہ اسلام کے نظامِ عفت و عصمت کے حوالے سے یہ تمام سرگرمیاں گناہ و معصیت کے زمرے میں آتی ہیں۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن:

ذرائع ابلاغ میں سے سب سے پہلے ریڈیو نے فسادِ فکر و نظر کو پھیلانے کا کام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اس کے بعد پاکستان میں غالباً ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۶ء کے درمیان ٹی وی کی ایجاد اپنی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ منظرِ عام پر آئی۔ ٹی وی ڈراموں میں لڑکیوں کو والدین کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اور لڑکوں کے ساتھ آوارہ گردی کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ ان کو گھروں سے بھاگنے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھگانے کے گر سکھائے جاتے ہیں۔ والدین اور اولاد کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ آج تک شاید ہی کوئی ایسا پروگرام پیش کیا گیا ہو جس میں والدین کو برسرِ حق دکھایا گیا ہو اور بیٹے یا بیٹی کو غلطی پر۔ ٹی وی کے کارگزاران کس ذہن کے ہیں اس کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''صائمہ ارشد کیس'' کو ٹی وی پر خصوصی وقت دیا گیا اور ٹی وی کے ڈائریکٹر نے باقاعدہ یہ بیان دیا کہ

''نوجوان نسل نے اس کیس میں خصوصی دلچسپی لی۔''

غرض ٹی وی اور ریڈیو نئی نسل کو انتہائی بھیانک انجام تک پہنچانے کے درپے ہیں ان سے نجات کی صرف ایک صورت ہے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں تصویر اور صلیب والی ہر چیز توڑ دیا کرتے تھے۔[سنن ابی داود، کتاب اللباس: ٤١٥١] اسی طرح اس فتنے سے جلد از جلد نجات حاصل کر لی جائے اور بھرپور مہم چلا کر اس کے مضمرات کا تدارک کیا جائے۔

① انٹرنیٹ، کمپیوٹر:

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ گزشتہ چند سالوں میں ہمارے یہاں بہت تیزی کے ساتھ متعارف ہوئے۔ اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ ہر گھر میں یہ وبا موجود ہے۔ نیز ویڈیو گیمز کی دکانوں میں بچہ صرف ایک روپے کا سکہ دے کر ہر قسم کی

---

① بقلم اُمِ عبدِ منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حیائی دیکھ سکتا ہے۔ انٹرنیٹ پر دنیا بھر کے تمام کمپیوٹر پروگراموں سے رابطہ کر کے ان کی تصاویر بھی دیکھی جا سکتی ہیں اور بات بھی کی جا سکتی ہے۔ اسی ایجاد نے چیٹنگ کی لعنت بھی رائج کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ کہ اب شریف گھرانوں کے بچے بچیاں بھی تعلیم حاصل کرنے کے نام پر کمپیوٹر کھول کر دروازہ بند کر کے جس قسم کا معاشقہ چاہیں کر سکتے ہیں۔ یہیں سے رشتے اور جوڑے تلاش کیے جاتے ہیں اور پھر لو میرج تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ کمپیوٹر کے بارے میں دو لفظوں میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ دنیا کے تمام ذرائع ابلاغ اور دنیا میں مروّج ہر قسم کی فحاشی (تحریری، تقریری، تصویری) سب کا باپ ہے۔

سیل فون:

جدید ایجادات نے جہاں انسان کو فائدہ پہنچایا ہے وہاں بے حیائی پھیلانے میں بھی سب سے آگے آگے یہی ہیں۔ چنانچہ سیل فون بظاہر کاروباری لوگوں یا وہ لوگ جو ایک جگہ ٹک کر نہیں بیٹھ سکتے ان کے لیے یہ سہولت مہیا کرتا ہے کہ لوگ ان سے جہاں بھی ہو رابطہ کر سکیں، بات کے ذریعے یا پیغام دے کر۔ لیکن سیل فون اس قدر سستی اور عام ایجاد ہے کہ یہ اب ہر شخص کے ہاتھ میں ہے۔ لڑکیاں لڑکے بھی اس سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی فون پر رابطے، باتیں اور ملاقاتوں کی جگہیں طے ہوتی ہیں، اس پر ایک دوسرے کو کسی ''خطرے'' سے بھی آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ نیز موبائل سے صرف بات ہی نہیں کی جاتی بلکہ اس میں آواز ٹیپ کرنے، مختلف نشریاتی اداروں سے رابطہ کرنے، مختلف قسم کے سازوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوازیں، فلمیں مختلف تحریریں اور نام اور فون نمبرز وغیرہ کے علاوہ وقت سمیت بہت کچھ دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایجاد چھوٹا سا کمپیوٹر ہے جسے شیطان اپنے مقاصد کے لیے خوب استعمال کر رہا ہے۔

لوک گیت:

اکثر لوک گیت سسی پنوں جیسے بدنامِ زمانہ لوگوں کی عشق عاشقی پر مشتمل مضامین کے حامل ہوتے ہیں لیکن پیش کرنے والوں کی عیاری دیکھیے کہ وہ انھیں عارفانہ کلام کہہ کر ان کی تشہیر و ترویج کرتے اور اسے خدارسیدگی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ ایسے لوک گیتوں پر نوجوان نسل خوب سر دُھنتی اور سنتی ہے۔ المیہ یہ کہ ایسے لوک گیت سننے والے لوگ خدارسیدہ بھی رہتے ہیں اور اس آڑ میں جس قدر شیطانی کھیل کھیلنا چاہیں ان کے لیے بھی راہ ہموار ہوتی رہتی ہے۔ تصوف کے غیر اسلامی نظریات میں سے عشقِ مجازی میں عشقِ حقیقی کے دعووں نے ایسے لوک گیتوں کو مذہبی روایات کا حصہ بنا دیا ہے۔ جب لڑکے لڑکیاں دیکھتے ہیں کہ بزرگ لوگ بھی عشق لڑاتے تھے اور ان کا معاشرے میں نام بھی خوب ''روشن'' ہے تو شیطان انھیں بھی اسی راہ پر چلنے کا مشورہ دیتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ گھر سے بھاگنے اور بھگانے کا کام خوب ترقی پاتا ہے۔

موسیقی:

نبی اکرم ﷺ نے موسیقی کو شیطان کی آواز فرمایا۔ آپ ﷺ نے تاحیات خود کبھی بھی اپنے کانوں میں یہ بری آواز نہیں پڑنے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا:

فی هذه الامة خسفٌ ومسخٌ وقذفٌ .

''اس امت کے لوگوں پر زمین میں دھنسانے، شکلیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش برسنے کا عذاب آئے گا۔'' کسی آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ فرمایا:

اذا ظهرت القينات والمعازف وشربت الخمور .

''جب گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں، آلاتِ موسیقی عام ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔'' [سنن ترمذی]

آج یہ شیطانی آواز ہر جگہ ہمارا پیچھا کرتی رہتی ہے۔ موسیقی انسان کو گمراہ کرنے کا شیطانی حربہ ہے۔ یہ اعضائے بدن میں ہیجان پیدا کر کے جسم کو جنسی اکساہٹوں کے حصار میں لے جاتی ہے۔ جہاں سے سلامت نکلنا انتہائی مشکل ہے۔ ذرا گہری نظر سے سوچیں تو لڑکوں کا لڑکیوں کو دیکھ کر کسی مخصوص گیت کے بول گنگنانا، یا ٹیپ ریکارڈر کی آواز کو بلند کر دینا، یا مخصوص گیت کی کیسٹ آن کر دینا ان سب کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ ہر ذی شعور اس بات کو سمجھتا ہے۔ جو کچھ اس موسیقی میں ہوتا ہے کیا وہ ہمارے اسلامی اور اخلاقی معیار پر پورا اترتا ہے؟ کیا اس میں حیا، عفت وعصمت کے کسی پاکیزہ تصور کا دخل ہوتا ہے؟ یہ سوال ہر شخص اپنے ضمیر سے کر سکتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی نیٹ ورک:

لَو میرج میں اضافے کا ایک سبب عالمی نیٹ ورک بھی ہے۔ اسلامی معاشرے کی بنیادوں کو متزلزل کرنے والا ہر عمل اس کی دلی خواہش کا مظہر ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ اہم مسلمان گھرانے کی لو میرج کرنے والی لڑکیوں کو عالمی نیٹ ورک نے بطور خاص اچھالا، ان کی حوصلہ افزائی کی۔ ان کی پوری دنیا میں تشہیر کی اور اسے والدین کے خلاف اکسانے کے ساتھ ساتھ اس کی مالی اور قانونی پشت پناہی میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔

اخبارات:

اخبارات میں لَو میرج کی خبریں خوب دھڑلے سے دی جاتی ہیں۔ اکثر ایسی خبریں صفحہ اوّل پر چیٹ پٹی سرخیوں کے ساتھ دی جاتی ہیں۔ صائمہ کیس میں اخبارات نے اہم کردار ادا کیا۔ اس کے مزعومہ شوہر اور خود اس کی بہت سے پوز میں تصویریں شائع کی گئیں۔ جن میں فحش پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا۔ ایسا کرنے سے مزید لڑکیوں کو شہ ملی جس کی عکاس مندرجہ ذیل خبر ہے:

''صائمہ کیس نے لڑکیوں کے حوصلہ بڑھا دیئے۔'' [روزنامہ صحافت، ۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء]

چنانچہ کئی لڑکیوں کے دلوں میں صائمہ بننے کا شوق چرایا۔ عدالت میں ایسے مقدمات کی تعداد دگنی ہوگئی۔ ظاہر ہے کہ لڑکیوں کو یہ سب خبریں اخبارات کے ذریعے ہی ملیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبارات لومیرج کرنے والی لڑکیوں سے متعلقہ خبروں اور تصویروں کو اس انداز سے دیتے ہیں کہ لڑکیاں اسے اپنا اعزاز سمجھنے لگتی ہیں۔ ان کے معاشقے کی ابتدا سے لے کر گھر سے فرار اور عدالت تک لمحہ بہ لمحہ تفصیل دے کر دوسری لڑکیوں کے حوصلے بھی بڑھائے جاتے اور انہیں اس گندے طریقے کے گر سکھائے جاتے ہیں۔ ان کے خاندان کی عزت بھی خوب اچھالی جاتی ہے۔ دوسری طرف جب یہی لڑکیاں چند سال بعد مکافاتِ عمل سے دوچار ہوتی ہیں تو اس کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔ یا پھر ذکر کیا بھی جائے تو ہلکے پھلکے انداز میں اور انتہائی چھوٹی خبر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

چنانچہ فیصلہ ارشد اور صائمہ کے حق میں ہونے کے بعد روزنامہ پاکستان نے شہ سرخی رنگین صفحے پر جمائی ''محبت جیت گئی۔'' [۱۱مارچ ۱۹۹۷ء]

روزنامہ جنگ نے یہ شہ سرخی جمائی، صائمہ والدین کے خلاف عدالتی جنگ جیت گئی۔ [۱۱مارچ ۱۹۹۷ء]

روزنامہ خبریں نے سنڈے میگزین میں ایک پورے صفحے کی اسپیشل رپورٹ میں اس کیس کے فیصلے کا پورا متن دیا۔ [۱۶مارچ ۱۹۹۷ء]

جب ''دستک'' میں قیام کے دوران صائمہ کو ارشد کے وکیل عابد ساقی نے تین دن کے لیے اپنے ساتھ لے جا کر غائب کر دیا تو روزنامہ پاکستان نے یہ سرخی لگائی:

''محبوب بدل گیا، صائمہ ارشد کی بجائے عابد ساقی کے ساتھ چلی گئی۔''[۱۴]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مارچ ۱۹۹۷ء]

محبت کی داستان کا المناک انجام یا ٹوپی ڈرامہ۔لوسٹوری ۱۹۹۷ء جاسوسی کی داستان بن گئی۔ [روزنامہ پاکستان: ۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء]

نہ مدعی نہ شہادت، حساب پاک ہوا۔ صائمہ کو زمین کھا گئی؟ [صحافت ۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء]

ساقی نے میری صائمہ کھسلئی۔ارشد۔ [روزنامہ آج کل ۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء]

قید میں ہے بلبل۔ [۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء روزنامہ آج کل]

ایک کالم نگار صائمہ اور ارشد کے کردار کی بھرپور تعریف کرنے اور اس مقدمے کو ہیر رانجھے کے مقدمے میں کیدو کے کردار کے ذکر سے شروع کرنے کے بعد آخر میں لکھتا ہے:

صائمہ کو اپنے افعال، اقوال اور کردار کے ذریعے اپنے معاشرے کا ایک ذمہ دار فرد بن کر رہنے کی ضرورت پوری کرنا ہوگی بصورتِ دیگر وہ اس ملک کی تمام خواتین کے لیے نفرت اور حقارت کی علامت بن جائیں گی جو شاید وہ بننا نہیں چاہیں گی جو مقدمہ وہ جیت چکی ہیں وہ مقدمہ انہیں اپنی وجہ سے ہارنا نہیں چاہیے۔

[گریبان: منو بھائی، روزنامہ جنگ ۲۲ مارچ ۱۹۹۷ء]

اخبارات نے روزانہ پورے پورے صفحات اس کیس کے لیے وقف کیے، خبروں کو نمک مرچ لگا کر دیا گیا تاکہ ان کے اخبار دھڑا دھڑ بکیں اور ساتھ ہی نوجوان نسل کے دل میں والدین کے خلاف حقارت اور بغاوت کے جذبات پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

صائمہ کی شروع میں برقع کے ساتھ تصویر دی جاتی رہی لیکن ''دستک'' میں قیام کے دوران بقول اخبارات عاصمہ جہانگیر نے ارشد اور صائمہ سے اخبارات کے لیے فوٹو سیشن لیا جس میں صائمہ جینز پہنے، کٹے ہوئے انگلش اسٹائل بالوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف اور ارشد کو کھانا کھلاتے دکھائی دی۔

اس کے علاوہ ان دنوں جتنے بھی لڑکیوں کے گھروں سے فرار کے کیس عدالت میں آئے سب کو اخبارات نے صائمہ کیس کے ساتھ جوڑا۔

اخبارات والوں کو اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان نہ جانے کیوں یاد نہیں رہتا۔

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ [النور: ١٩]

''جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

شبیل بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی فحش بات سنی اور اسے پھیلا دیا تو وہ بھی اس معاملے میں ویسے ہی شامل ہے جیسا اس کی ابتدا کرنے والا۔'' [ادب المفرد، ص: ١٢٢، ١٢٣]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہ حکم جاری کیا تھا کہ جس نے کسی فحش واقعہ کے وقوع میں آنے کے بعد اسے دوسروں میں پھیلایا میں اسے سزا دوں گا۔ نیز فرمایا: فحش باتیں کرنے والا اور اسے پھیلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

[ادب المفرد، ص:۱۲۲، ۱۲۳]

دورِ حاضر میں شعر وادب اور آرٹ کے نام پر جو لوگ بے حیائی پھیلا رہے ہیں وہ سب اشاعتِ فحش کے جرم میں برابر شریک ہیں۔

سورہ نور میں واقعہ افک کے بارے میں جو آیات نازل ہوئیں ان سے پتا چلتا ہے کہ تہمت لگانے والا صرف ایک شخص تھا عبداللہ بن ابی منافقین کا سردار، لیکن اس کے اس پروپیگنڈے کا شکار تین سادہ لوح مسلمان بھی ہو گئے اور انھوں نے بھی منافقین کی۔ زبانوں پر آیا ہوا جملہ دوسروں تک پھیلانا شروع کر دیا، نتیجہ یہ کہ ان پر حد جاری کی گئی۔ حقیقت تو یہی ہے کہ جو بھی صحافی، ادیب اور شاعر، ایسی فحش تحریریں عام کرتا ہے اس پر حد جاری کی جائے۔ بقول صبا اکبر آبادی۔

ہوس پرست ادیبوں پہ حد لگے کوئی
خراب کرتے ہیں لفظوں کی عصمتیں کیا کیا

ہمارے معاشرے میں ابھی چند دہائیاں قبل تک اخلاقی اقدار کا خصوصی خیال رکھا جاتا تھا۔ اکثر ادیب اور صحافی اپنے پیشے سے دیانت دارانہ تعلق رکھتے اور اسے معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے ایک اہم عامل کی حیثیت سے پہچانے جاتے تھے۔ انہیں بھی اپنے قلم اور پیشے کی حرمت کا پاس تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب عنایت اللہ اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں:

جب روزنامہ مشرق کا آغاز ہوا تو میں اس اخبار کے مالک عنایت اللہ مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے ملازمت کے لیے درخواست کی۔ وہ بولے کوئی مضمون وغیرہ لکھ کر لاؤ تا کہ مجھے اندازہ ہو، تم کون سے شعبے کے لیے فٹ رہو گے۔ تین روز کے بعد میں ایک مضمون لکھ کر ان کے پاس لے گیا۔ انھوں نے کمال شفقت سے مجھے اپنے پاس بٹھایا اور مضمون کا بغور مطالعہ کرنے لگے۔ پھر بولے بھائی معاف کرنا، میں آپ کو اپنے ہاں صحافیانہ کردار ادا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ آپ کے مضمون میں تین بار لفظ طوائف استعمال ہوا ہے۔ یہ اخبار گھروں میں جاتا ہے جسے تمام اہل خانہ پڑھتے ہیں اگر مضمون پڑھتے ہوئے بیٹی نے باپ سے یا بہن نے اپنے بھائی سے اس لفظ کے بارے جاننا چاہا تو باپ بیٹی کو یا بھائی اپنی بہن کو کیا جواب دے گا۔ ویسے بھی اس اخبار کا نام مشرق ہے اور مجھے اس سے مشرقی روایات کو فروغ دینا ہے۔ میں نے مرحوم عنایت اللہ کی بات پر غور کیا، اپنے لکھے ہوئے پر شرمندگی کا اظہار کیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر وہ مجھے اپنے اخبار میں بلا معاوضہ کام کرنے کی اجازت دے دیں تو میں ان سے مزید بہت کچھ سیکھ سکتا ہوں۔ لہٰذا میری درخواست پر انہوں نے مجھے نہ صرف یہ کہ اپنے اخبار میں کام کرنے کی اجازت دے دی بلکہ میرے لیے معقول معاوضہ بھی مقرر کر دیا۔ [حسب توفیق از توفیق بٹ۔ بشکریہ ماہنامہ عفت]

نوائے وقت کے ایک سب ایڈیٹر کا واقعہ سنا تھا۔ وہ کہتے ہیں ایک بار خبر آئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کسی باپ نے بیٹی کے ساتھ بدکاری کی ہے۔ تقریباً چھ سات گھنٹے ایڈیٹر حضرات میں یہ تبادلہ خیال ہوتا رہا کہ یہ خبر دینی چاہیے یا نہیں۔ بالآخر طے یہ پایا کہ اس خبر کو نہ دینے میں معاشرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن خبر شائع ہو جانے سے لوگ اس جرم پر دلیر ہو جائیں گے۔

کاش آج کے ایڈیٹر صاحبان بھی انہی روایات کو آگے بڑھانے والے ہوتے تو معاشرہ جس غلاظت میں دن بدن اٹا چلا جا رہا ہے اس سے محفوظ رہتا۔ تحریر میں فحش الفاظ کی اشاعت کرنے کے حوالے سے مندرجہ ذیل حدیث کو بھی ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

لا تباشروا المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانه ینظر الیها.

[بخاری، کتاب النکاح، باب لا تباشروا المرأة المرأة فتعنها لزوجها، رقم: ٥٢٤٠۔ ترمذی، باب ما جاء فی مباشرة المرأة المرأة]

"کوئی عورت کسی عورت سے اس طرح نہ ملے کہ وہ اس کی کیفیت اپنے شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا کہ وہ خود اس کو دیکھ رہا ہے۔"

اخبارات جرائم کی خبریں دے کر معاشرے میں جرائم کی تعداد بڑھانے کا کام کر رہے ہیں۔ نیز مقابلہ حسن کی تصاویر، اداکاراؤں کی تصویریں، ان کے معاشقے، ان کے فلموں اور ڈراموں کے عاشقانہ مناظر اور جملے بھی بے حیائی کو بڑھانے اور لومیرج کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخباری تنظیموں کے تحت بچوں کے پروگرام:

اخبارات کی مختلف تنظیمیں بچوں کے پروگراموں میں رومانس پر مبنی پروگرام پیش کرتی ہیں۔ گویا شروع ہی سے ان کے معصوم ذہنوں میں یہ بیج بونے کی کوشش کی جاتی ہے جس کی ایک مثال روزنامہ جنگ کے تحت بچوں کے میلہ میں ''ہیر رانجھا'' شو ہے۔

دارالامان:

پاکستان میں دارالامانوں کی ایک بڑی تعداد اقوامِ متحدہ کے زیرِ سرپرستی چل رہی ہے۔ اقوامِ متحدہ کے اہداف میں سے ایک اہم ہدف مسلمان لڑکیوں کو بے راہ کرنا ہے۔ چنانچہ جب لڑکیاں گھروں سے فرار ہو کر دارالامانوں کا رخ کرتی ہیں تو انھیں سمجھا بجھا کر والدین کے سایہ عاطفت میں لوٹ جانے اور ان سے مفاہمت پیدا کرنے کے بجائے والدین کو ظالم و جابر ثابت کیا جاتا ہے، لڑکیوں کی جوانی، اور اس پر گرم گرم ہیجانی آگ میں تپے ہوئے جذبات، اپنے حق میں ہمدردی پا کر مزید بغاوت پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ادھر دارالامان ہی ان کے مقدمات لڑنے کے لیے وکیل اور پیسے کی سہولت بھی مہیا کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ لڑکیاں آئے دن گھروں سے فرار ہو کر ایسے قاتلِ عصمت و عفت ٹھکانوں کی پناہ لینے میں فخر محسوس کر رہی ہیں۔

حقوقِ انسانی کی عالمی تنظیمیں:

اقوامِ متحدہ نے جو خوش نما روپ اختیار کر رکھے ہیں انہی میں سے ایک یہ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا مقصد اسلامی قانون و نظامِ معاشرت کی مخالفت کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں حدود قوانین کی سزائیں ''وحشیانہ'' نظر آتی ہیں۔ حقوقِ انسانی کی تنظیمیں ان کی مخالفت میں پورا زور صرف کرتی ہیں۔ بسا اوقات تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ عالمی انسانی حقوق کی نہیں بلکہ عالمی مجرمانہ حقوق کی تنظیمیں ہیں کیوں کہ انہیں اس مظلوم شہری سے کوئی ہمدردی نہیں ہوئی جس کی عزت و آبرو پر یا خون پسینے کی کمائی پر یا اس کی املاک و جائیداد یا اس کی اور اس کے خاندان کے افراد کی جانوں کو تشدد کر کے ڈاکہ ڈالا گیا، انہیں ہلاک کر دیا گیا، ان کے چین اور آرام کو خوف اور دہشت کی کھائی میں تبدیل کر دیا گیا۔ بلکہ انہیں اس مجرم سے ہمدردی ہوتی ہے جس نے یہ سب کچھ شریف اور پُر امن شہریوں کے ساتھ کیا۔ یہ ہر ملک کی حکومت اور عدالت کے پاس یہ سفارشات لے کر جاتی ہیں کہ مجرموں پر رحم کرو، انہیں سہولتیں دو، یہی تو تمہارے محسن ہیں کیوں کہ یہ تمہارے ملک کے امن اور سکون کو افراتفری، دہشت گردی اور قتل و غارت میں تبدیل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو کڑی سزائیں دینے کے بارے میں سوچنا ظالم کی جان پر ظلم کے مترادف ہے۔

ان تنظیموں کو لو میرج کرنے والی لڑکیوں سے ماں باپ سے بھی زیادہ ہمدردی ہوتی ہے۔ جی ہاں وہ والدین جنھوں نے ان کی پیدائش کے روزِ اول سے لے کر جوان ہونے تک بیٹیوں کو محبت، شفقت، پرورش، نگہداشت، تعلیم، علاج، اپنی جوانی کے قیمتی ایام، مال اور جذبات کی قربانی دے کر انہیں پروان چڑھایا ہوتا ہے۔ جب ماں باپ کی قربانیوں کا صلہ لڑکی ان کی عزت کو پامال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی صورت دیتی ہے تو یہ تنظیمیں ایسی لڑکیوں کی مکمل پشت پناہی کرتی ہیں۔ انہیں ماں باپ کے گھر جانے کا مشورہ دینے کے بجائے نام نہاد عاشق مزاج شوہر کے ساتھ بھگانے کا انتظام کرتی ہیں۔ ایک مشہور لو میرج کیس کے دوران ایک لڑکی سال بھر ایسے ہی تنظیم کی تحویل میں رہی تو یہ ادارہ اس سے اس کے ماں باپ کے مزعومہ ''مظالم'' کے خلاف مختلف عالمی اداروں کو خطوط لکھواتا رہا۔ ①

---

① پاکستان میں بیسیوں این جی اوز کام کر رہی ہیں، جن میں سے چند ایک کے علاوہ سب کا مقصد پاکستانی معاشرے کو یورپ جیسی بے راہ زندگی کی طرف موڑنا ہے۔ چنانچہ وہ اس مقصد کے لیے ہمیشہ سرگرمِ عمل رہی ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے پروگرام ''سیڈا'' نے بھی جو ہدایات دی ہیں ان کا مقصد اسلامی اقدار کو پامال کرنے اور یورپی اباحیت پسندی کو عام کرنے ہی پر مشتمل ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل آرٹیکلز پر غور کیجیے:

آرٹیکل نمبر (۱۰): ہر قسم کی تعلیم میں ہر سطح پر عورت اور مرد کے روایتی کردار کے تصور کو ختم کیا جائے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مخلوط تعلیم کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

آرٹیکل نمبر (۱۲): مانع حمل ذرائع کی آسان اور ہر مقام پر آزادانہ فراہمی۔

آرٹیکل نمبر (۱۶): اپنی مرضی سے عورت کو اپنا ساتھی تلاش کر کے آزادانہ مکمل حق دیا جائے۔ شادی شدہ زندگی کے دوران اور شادی ختم کرنے کے معاملہ میں یکساں ذمہ داریاں اور حقوق۔

بیجنگ پلس (۱۰): وسائل، ملازمت، بازار، تجارت تک عورتوں کی رسائی کو آسان بنایا جائے۔ (خواتین اور معیشت)

آرٹیکل نمبر (۵): مردوں اور عورتوں کے بارے میں روایتی تصور اور معاشرتی، سماجی اور ثقافتی رویوں کو بدلنے کے لیے نشریاتی اداروں کے ذریعہ آگہی دی جائے۔ (بقیہ اگلے صفحے پر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صائمہ کیس اتنی شہرت کا حامل نہ ہوتا اور اس قدر طویل عرصہ اس کی سماعت اور فیصلے میں نہ لگتا اگر وہ کسی عام گھر کی لڑکی کا کیس ہوتا چونکہ یہ ایک دین دار گھر کی لڑکی تھی جو دعوت و تبلیغ اور اسلامی اقدار کے تحفظ میں اپنے خاندان کے تمام افراد اور مال کے ساتھ کام کر رہا ہے نیز یہ خاندان اپنے مدارس کے ذریعے سیاسی اور سماجی شخصیات کو بھی دعوت و تبلیغ کرتا اور انہیں دین کی طرف لانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایڈووکیٹ حضرات کو اسلامی قانون کی تدریس کا انتظام بھی کرتا ہے، گویا یہ خاندان غیر ملکی این جی اوز کا حریف تھا۔ لہٰذا غیر ملکی این جی اوز نے غیر ملکی اداروں اور حکومتوں کے اشارے پر اس کیس میں نہ صرف بھرپور دلچسپی لی بلکہ مقابل فریق کے طور پر حصہ لیا جس کا ثبوت یہ ہے کہ صائمہ کی کالج کی تعلیم کے دوران عاصمہ جہانگیر کی لڑکیوں سے دوستی ہوئی، ارشد عاصمہ کی لڑکیوں کا ٹیوٹر تھا اور صائمہ کی بہن، بھائیوں یا خود صائمہ کا بھی ٹیوٹر رہا۔ (اخبارات متضاد بیانات دیتے رہے) بہرحال ارشد کی راہ و رسم صائمہ سے ایک سازش کے تحت بڑھائی گئی۔ اور

(گذشتہ سے پیوستہ) فلموں، ڈراموں اور دیگر مقامات پر خواتین کے موقف اور ان کے مساویانہ کردار کو اجاگر کیا جائے۔

آرٹیکل نمبر (٦): عورتوں پر جو جبر کیے جاتے ہیں ان میں یہ بھی شامل کیا گیا ہے، جبراً شادی کرنا بھی اسی کے تحت آئے گا۔ عورتیں اپنی رضا و رغبت سے اگر جنس کی فروخت کا پیشہ اپنانا چاہیں تو انہیں مجرم نہ سمجھا جائے۔ ایسی کوششوں کی ضرورت ہے کہ جنسی کاروبار کو جرم نہ سمجھا جائے۔ اس سلسلے میں اس پیشے کے قوانین میں اصلاح کی ضرورت ہے۔

جنسی کاروبار سے وابستہ کارکنوں کو منظم کیا جائے۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے والدین، اسلامی اقدار، مولوی، ملازم اور پردے وغیرہ کے خلاف ابھارا گیا، جوانی کا منہ زور نشہ اس لڑکی کو اپنے ساتھ بہا کر والدین اور مذہب کی محبت سے بہت دور لے گیا۔ عاصمہ جہانگیر (جو انسانی حقوق کمیشن کی چیئر پرسن بھی ہے) نے خفیہ نکاح کروایا، دستک میں صائمہ کو تقریباً دس ماہ تک رکھا، اس دوران اسے کسی رشتہ دار سے ملنے نہیں دیا مبادا اس کی خونی محبت غالب آ جائے۔ عاصمہ نے اپنی جیب سے مقدمہ لڑا، عابد ساقی وکیل ارشد کو مہیا کیا اور ایک دینی گھرانے کی اخبارات میں بے عزتی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی گئی۔ حیرت تو اس بات پر ہے کہ عدالت نے بھی لڑکی ''دستک'' میں رہنے کی اجازت دے دی حالانکہ جب تک مقدمہ زیرِ سماعت تھا، صائمہ کو مقدمے کے دوسرے فریق کے پاس چھوڑنا غیر قانونی تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دن رات صائمہ کو مذہب، علماء، والدین اور رشتہ داروں کے خلاف اُکسایا جاتا رہا۔ اگر عدالت لڑکی کو والدین کے پاس رہنے کی اجازت دیتی تو یقیناً لڑکی چند دن ہی میں راہِ راست پر آ جاتی۔

ہائیکورٹ میں جب صائمہ کیس کی آخری سماعت تھی جہاں اس وقت مختلف تنظیمیں کورٹ میں جمع تھیں۔ وہاں حفاظتی تدابیر کے طور پر حنا جیلانی کو اسلام آباد بھیج دیا گیا تھا تاکہ اگر ہائیکورٹ میں فیصلہ صائمہ کے خلاف ہو جاتا تو سپریم کورٹ میں فوری رجوع کر سکیں۔ [جنگ ۱۱ مارچ ۱۹۹۷ء]

ایک کالم نگار جنھوں نے حقیقت پسندی سے کام لیا وہ کہتے ہیں:

''اس کیس کی انفرادیت یہ ہے کہ صائمہ کا والد دینی آدمی ہے اور خود صائمہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی تنظیم کے لوگوں کے ہتھے چڑھ گئی جو پاکستان میں ایسے معاملات کو ہوا دینے میں پیش پیش ہیں۔ شاید اس سے پہلے دینی گھرانوں کی لڑکیاں گھر سے نہ بھاگی ہوں، شاید کوئی لڑکی اس سے پہلے بھاگ کر سیدھی حقوقِ انسانی کی تنظیموں سے نہ ملی ہو، اگر ایسا ہوتا تو یقیناً وہ بھی صائمہ کی طرح عالمی سطح پر متعارف کرائی جاتی...... انسانی حقوق کی تنظیمیں اس وقت میدان میں آتی ہیں جب پاکستان کا یا اسلام کا تمسخر اڑانا مقصود ہو۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ اس سے قبل بھی یہ تنظیمیں صرف اس وقت سرگرم ہوئیں جب معاملہ اقلیتوں کا ہوا، جب معاملہ مجرموں کو سزا سے بچانے کا ہوا یا جیسے اب مذہبی لوگوں اور اسلام کی تضحیک کا موقع بھی ان تنظیموں نے ضائع نہیں کیا۔ خیر یہ تو اس تنظیم کے ممبروں کے فرائض میں شامل ہے۔

[سرِ آئینہ، حسن فاروقی۔ روزنامہ صداقت، مارچ ۱۹۹۷ء]

عاصمہ جہانگیر نے ایک دینی گھرانے کی ناسمجھ لڑکی کو ''سونے کی چڑیا'' سمجھ کر اپنے مفادات کے لیے استعمال کیا۔

یہ عاصمہ جہانگیر تھی جس نے صائمہ وحید کی پینٹ شرٹ میں ملبوس قد آدم تصاویر اخبارات میں شائع کروائیں۔ یہ عاصمہ جہانگیر ہی تھی جس نے عدالتِ عالیہ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ''دستک'' میں ارشد اور صائمہ کے فوٹو سیشن کرائے اور پھر انہیں اخبارات میں اچھالا۔ اس نے روزنامہ ٹائمز (لندن) کو اس کیس کے کاغذات اور صائمہ کی تصاویر بھجوائیں۔ عاصمہ جہانگیر نے ہی بی بی سی اور سی این این کو صائمہ کی وڈیو فلم فراہم کی۔ [ایک قاری نوائے وقت، ۱۱ اپریل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۹۷ء]

یہ انجمنیں بظاہر انسانی حقوق کی بازیابی کے لیے بنائی گئی ہیں لیکن انھیں ہمیشہ اس نوجوان لڑکی سے ہمدردی ہوتی ہے یا اس نوجوان لڑکے سے جو کسی کے گھر کی عزت کو بھگا لانے کا کریہہ کردار ادا کرتا ہے۔ بچی کو اپنا فریفتہ بنانے سے لے کر اس کو خاندان کے مستقل، محبوب اور ہمدرد رشتوں سے چھڑا کر اپنی خودغرض ہوس کی تسکین کے لیے بچی کی پوری زندگی تباہ کرنے کا گھناؤنا کام کرتا ہے۔ این جی اوز اس لڑکے کی پوری پشت پناہی کرتی ہیں، اس بچی کو بھی مولوی، والدین اور معاشرے کی اخلاقی اقدار سے متنفر کرنے پر بھرپور زور اور زر صرف کرتی ہیں۔

این جی اوز کو اس لڑکی کی ماں پر ترس نہیں آتا جو ایک عورت ہے اور اس کا حق ہے کہ جس بچی کے لیے اس نے تکلیف پر تکلیف سہہ کر اسے پالا پوسا، اس کے احترام و محبت پر مبنی سلوک سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرے۔ انہیں اس بچی کے خاندان کی دوسری عورتوں کو مبتلائے اذیت کر کے مزا آتا ہے۔ یہ بوڑھے باپ سے اس کی لخت جگر کو جدا کر کے اور اس کی عزت کو خاک میں ملا کر جشنِ فتح مناتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند یا عشق؟

لَو میرج کیسوں کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ شادی میں لڑکیوں کی پسند کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اور شریعت کا نام لے کر بغیر ولی کے لڑکے اور لڑکی کا نکاح درست قرار دیا جاتا ہے حالانکہ پسند اور ولی کے بغیر شادی کی صورت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

جہاں تک لڑکی کی پسند کا تعلق ہے اس کا بھی اسلام نے اسے حق دیا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کردیں تو کیا اس سے اجازت لینا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **نعم تستامر** ''ہاں اس سے اجازت لینا چاہیے۔'' ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا **فَاِنَّھَا تستحی** ''وہ تو شرمائے گی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: **فذالک اذنھا اذاھی سکتت** ''اس وقت اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے۔'' [مسلم، کتاب النکاح]

اجازت سے مراد یہی ہے کہ ولی لڑکی کی پسند کو ملحوظ رکھنے کا ذمہ دار ہے لیکن کیسی پسند؟ یہ بھی تو واضح کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ولی کو تاکید کی ہے کہ جب تمہیں دین اور اخلاق میں اچھا شخص نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول کرو ورنہ زمین میں بہت بڑا فساد پھیل جائے گا۔ [صحیح سنن ترمذی للالبانی، الجزء الاول، ح: ۸٦۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ اسلام ولی کو دین واخلاق میں اچھا شخص دیکھ کر نکاح کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ لہٰذا جس شخص کا دین واخلاق اچھا ہو اور لڑکی اس شخص سے نکاح کے لیے ہاں کر دے یا خاموشی اختیار کر کے اجازت دے دے۔ شریعت نکاح کے جو آداب وشرائط بتاتی ہے وہ اس کے مطابق ہوگا۔ نیز یہ نکاح لڑکی کی پسند کا نکاح کہلائے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ولی کسی ایسے شخص کے نکاح کے لیے اپنی لڑکی سے اجازت طلب کرے جو دنیوی لحاظ سے کھاتا پیتا، قبول صورت اور بہ ظاہر شریف گھرانے کا لڑکا ہے۔ ایسے رشتے پر اگر لڑکی ہاں کہہ دیتی ہے یا خاموشی اختیار کر لیتی ہے تو یہ نکاح بھی لڑکی کی پسند کا نکاح ہی کہلائے گا گو ولی کو رشتہ کے انتخاب کے لیے اسلام نے جو آداب بتائے تھے اس نے ان کا خیال نہیں رکھا یعنی دین اور اخلاق میں بہتر ہونا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ ولی کسی ظالم، بدصورت، بدکردار، شرابی، خائن، بوڑھے آدمی کے ساتھ لڑکی کا نکاح کر دے اور لڑکی کسی قسم کا احتجاج نہ کرے تو کہا جائے گا کہ یہ نکاح بہر حال لڑکی کے ہاں کرنے یا قبول کرنے پر ہی ہوا ہے۔ گو اس صورت لڑکی کا ولی لڑکی پر ظلم کرنے اور انتخابِ رشتہ کے آداب کا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔ ایسے میں اگر لڑکی احتجاج کرتی ہے تو وہ حق بجانب ہے لیکن اس احتجاج میں وہ حتی الامکان اپنے خاندان ہی کے افراد سے حمایت حاصل کرے گی، وہ کسی دارالامان، یا این جی اوز یا کسی اور بیرونی آدمی کی حمایت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل نہیں کرے گی۔ اگر اسے خاندان سے بھی حمایت حاصل نہ ہو تو وہ **عدالت کا** دروازہ کھٹکھٹائے گی۔ ایسی صورت میں اگر لڑکی خاندان سے باہر کے افراد سے **مدد** لیتی ہے سوائے عدالت کے تو وہ بھی ماں باپ کی باغی، اسلامی اقدار سے **انحراف** کرنے والی، اور ربّ کریم کے دیئے ہوئے اخلاقی ضابطوں کو **پامال کرنے والی** سمجھی جائے گی۔

ایک صورت یہ ہے کہ لڑکی کسی مخصوص لڑکے کو پسند کر لے اور ماں باپ کے سامنے اڑ جائے کہ نکاح بہر حال اسی لڑکے سے کرنا ہے ورنہ نہیں، تو اسے **پسند نہیں** بلکہ ضد کہا جائے گا۔

اور اگر لڑکی کسی لڑکے سے میل ملاقات، خط و کتابت، فون اور **چیٹنگ کرتی** ہو اور ساتھ ہی اس سے نکاح پر اصرار بھی کرے تو اسے عشق کہا جائے گا جو **اسلام** میں سخت ناپسندیدہ، برا، اور گناہ آمیز فعل ہے۔ خصوصاً جب وہ خاندانی، **اخلاقی اور** اسلامی اقدار سے بغاوت کر کے عدالت میں جا کر اس شخص سے نکاح کر لیتی **ہے تو** یہ انتہائی گھناؤنا جرم ہے اور اس کا یہ نکاح نکاح نہیں بلکہ ناجائز تعلق ہی **کہلائے گا۔**

دورِ حاضر میں کہا جا رہا ہے کہ اسلام بھی عورت کو پسند کی شادی **کرنے کی** اجازت دیتا ہے۔ لیکن پسند کا طریقہ لَو میرج تو نہیں بلکہ مندرجہ بالا سطور میں **اس کا** ذکر کیا جا چکا ہے۔

لَو میرج، عدالتی شادی یا سِول میرج دراصل معاشقے کی شادی ہے۔ **صائمہ** کیس کے حوالے سے یہ کہا گیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ عورت کا آئینی اور اسلامی حق ہے اور کوئی بھی بالغ، عاقل مرد وعورت اپنی مرضی سے شادی کرسکتا ہے یہ حق چھینا نہیں جاسکتا۔'' [۱۱ مارچ ۱۹۹۷ء]

''اسلام کے مطابق بالغ لڑکی اپنی مرضی سے شادی کرسکتی ہے صرف نابالغ کی شادی کے لیے اس کے ولی کی ضرورت ہے۔'' [۹ مئی ۱۹۹۶ء عاصمہ جہانگیر کا بیان]

حالانکہ جس شادی کو مرضی کی شادی قرار دیا جارہا ہے وہ مرضی کی شادی نہیں عشق کی شادی ہے۔ اگر اسلام کے مطابق شادی کا شور مچانے والیاں اسلام سے اتنی ہی مخلص ہیں تو وہ گھر سے بھاگنے والی اور لَو میرج کرنے والی لڑکیوں کو یہ کیوں نہیں سمجھاتیں کہ خاندان کو چھوڑنے، والدین کی ناراضگی مول لینے، اپنی جان کو بسااوقات خطرے میں ڈالنے کی بجائے تم راست طریقہ اختیار کیوں نہیں کرتیں۔ والدین سے کہہ کر وہ اس کا کوئی ایسا حل کیوں نہیں تلاش کرتیں جو والدین اور لڑکی دونوں کے لیے قابلِ قبول ہو۔ اگر والدین پھر بھی راضی نہ ہوں تو خاندان میں سے کسی ایسے شخص کو ولی بنایا جاسکتا ہے جو دیندار، متقی اور صالح ہو۔ اس کے برعکس صرف ایک شخص ہی سے نکاح کا اصرار کرنا یہ ثابت کرتا ہے کہ معاملہ پسند کا نہیں عشق کا ہے اور حمایت کرنے والے لڑکی کے حق کی حمایت نہیں کرتے بلکہ اس آڑ میں اسلامی حقوق کو پامال کرنے والے لڑکے لڑکیوں کی پشت پناہی کررہے ہیں تاکہ سادہ لوح لڑکیاں جذبات میں آکر اسے اپنا اسلامی حق سمجھتے ہوئے ایک ایسے میدانِ کارزار میں کود پڑیں جس میں آنے سے پہلے وہ اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشتیاں جلا آئیں اور والدین کو ناراض کر کے واپسی کے سارے راستے منقطع کردیں، جس کے نتیجے میں چند سال بعدان کے لیے نہ سسرال میں کوئی جگہ ہوگی نہ شوہر کے ہاں اور وہ ساری عمر کے لیے آوارہ اور بدحال ہو جائیں گی۔

اسّی (80 فی صد) محبت کی شادیاں ناکام ہو جاتی ہیں، ساؤ (سوشل اینڈ آرگنائزیشن) شعبہ خواتین کی جانب سے کئے گئے سروے کا نتیجہ اس کی وجوہات بتائی گئیں اس میں چند ایک درج ذیل ہیں:

۱) لومیرج کرنے والے جوڑے میں اگر اختلاف ہو جائے تو صلح کرانے والا کوئی نہیں ہوتا۔

۲) آپس میں توقعات زیادہ ہوتی ہیں جو پوری نہیں ہو پاتیں۔

۳) میاں کے روزگار اور بیوی کے گھریلو کاموں کی مصروفیات دونوں کو دور کرتی جاتی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۴) میکہ اور سسرال ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے ناقدری کا احساس بڑھتا چلا جاتا ہے۔

۵) لومیرج کی وجہ دونوں برابری کی بنیاد پر زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور یہ عدم توازن اختلاف کا باعث بنتا ہے۔

۶) لومیرج کرنے والے جوڑے مشترکہ خاندانی نظام میں ایڈجسٹ نہیں ہو پاتے، شادی سے پہلے کی انڈرسٹینڈنگ عملی زندگی میں ناکام ہو جاتی ہے۔[جنگ 26 مارچ، 97]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① عشق کیا ہے؟

ایک بیماری کا نام ہے جس کے زیرِ اثر انسان کسی صنفِ مخالف یا اپنی ہی صنف کے کسی فرد کا ایسا اسیر ہو جاتا ہے کہ اسے دیکھے اور حاصل کیے بغیر ایک پل چین نہیں ہوتا، بعض اوقات یہ عشق معمولی ہوتا ہے اور جیسے ہی کوئی مصیبت پیش آتی ہے اس کا خلل اور خیال رفو چکر ہو جاتا ہے جیسے کہ شاعر نے کہا ہے:

شود قحط سالے چوں اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

''دمشق میں قحط سالی کچھ اس طرح مسلط ہوئی کہ یار لوگ عشق عاشقی کرنا بھول گئے۔''

جب کہ بعض اوقات عشق دماغ پر اس قدر حاوی ہو جاتا ہے کہ لگتا ہے جیسے دنیا کا ہر لطف معشوق کے حصول ہی میں پنہاں ہے۔ دنیا میں بہت سے عاشق اور معشوقوں کی سچی جھوٹی داستانیں پھیلی ہوئی ہیں۔ عشق ایک ایسی گھٹیا، رذیل اور کمینی محبت کا نام ہے جس میں عاشق معشوق کی یا اپنی ذلت و رسوائی یا نفع و نقصان کو بالائے طاق رکھ کر صرف اسے حاصل کرنے ہی کو مقصد قرار دیتا ہے۔ ایسے مریض لوگ نہ خاندان کا وقار دیکھتے ہیں نہ والدین کی محبت انہیں اس کمینے عشق سے باز رکھتی ہے نہ ہی ربّ کریم اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی محبت انہیں اس گناہ کی دلدل سے روکنے کا سبب بنتی ہے۔

---

① بقلم اُمِ عبد منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق ایک جنسی اور دماغی بیماری ہے جو گناہ ہی سے شروع ہوتی ہے اور گناہ پر ہی ختم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے معشوق کی یا تو جھلک نظر آتی ہے یا اس کی آواز کان میں پڑتی ہے اور آتشِ عشق بڑھتے بڑھتے اور بڑھکتے بڑھکتے انتہائی اقدام پر آ جاتی ہے۔

عشق گناہ در گناہ پگڈنڈیوں سے گزرنے والی اس آکاس بیل کا نام ہے جو اخلاق اور دین نیز عقل اور خرد کی تمام حد بندیوں کو توڑ کر انہیں ناکارہ بنا کر اپنا کنڈل مار کر عاشق کے تن و جاں پر سوار ہو جاتی ہے۔

اشتہاء بھوک کی ہو، پیاس کی یا جنسی جیسے ہی اسے پورا کرنے کا سامان میسر ہوتا ہے فوراً ختم ہو جاتی ہیں۔ ایک شخص سخت بھوکا ہوتا ہے، جیسے ہی وہ چند لقمے پیٹ میں ڈالتا ہے، بھوک مٹ جاتی ہے۔ اب وہ یہ سوچتا ہے کہ میں ایسے ہی بھوک کے لیے بے تاب تھا، اسی طرح جنسی اشتہاء بھی ہے۔ جب کسی پر عشق کا شیطانی جنون سوار ہوتا ہے، اسے دنیا کا ہر کام بھول جاتا ہے، اس پر صرف ایک ہی نشہ سوار ہوتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنے مطلوب تک پہنچ جائے۔ شیطان اس کے سامنے اس کے عشق اور اس کی طلب کو ہر الہامی حکم، دنیا کے ہر رشتے، ہر ایک اخلاقی قدر اور ہر خواہش سے زیادہ اہم اور خوشنما بنا کر اس کے دل و دماغ میں گھسا دیتا ہے۔ جیسے ہی معشوق کی ہوس بھرے جسم کی قربت سے وہ اپنی غلیظ بھوک کو مٹا چکتا ہے۔ تمام ابال جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔ شیطان جو اسے اُکسا اُکسا کر، سبز باغ دکھا کر، چکنی چپڑی باتیں کر کے اس خبیث جرم تک لاتا ہے، اسے اس جلتی آگ میں پھینک کر خود بھاگ جاتا ہے۔ آنکھ سے عشق کی پٹی اترتی ہے تو جس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدت سے اس معشوق تک آنے کی خواہش تھی، اسی شدت سے وہ عورت اپنے خاندان، بہن بھائیوں اور ہم جولیوں کو پانے کے لیے بے تاب ہو جاتی ہے۔ والدین اور بہن بھائیوں کا وہ سائبان جو ہمیشہ سے اس کے لیے ٹھنڈک، راحت اور سکون کے ساتھ ساتھ ایک مضبوط پناہ گاہ رہ چکا ہوتا ہے جس نے بغیر کسی معاوضے کے اور مفاد کے اسے زندگی کے پہلے دن سے اب تک پالا پوسا، جوان کیا، اس کے ہر دکھ کو دور کرنے کی کوشش کی، اسے ہر سکھ مہیا کرنے کے جتن کیے، اسے اپنے ہاتھوں ٹھکرا آتی ہے، اسے ذلیل و رسوا کر دیتی ہے۔ جنس کی عارضی خواہش کو پورا کرنے کے لیے بھاگنے بھگانے اور لَو میرج کرنے کا شیطانی مہرہ تو اس کے پاس تھا لیکن والدین کے پاس مڑ کر جانے، ان کی نظروں میں اپنا وقار اور محبت، احترام اور اطاعت کے بند دروازے کھولنے ناممکن ہو جاتے ہیں۔

جنسی آگ کو بجھانے کے لیے خاندان اس کو اس کا متبادل باوقار انداز میں مہیا کر سکتا تھا اور وہ ہر فرد کو باعزت طریقے سے نکاح کے ذریعے یہ موقع مہیا کرتا ہے لیکن کھوئے ہوئے خاندان، والدین اور بہن بھائیوں کا متبادل دنیا میں اور کہیں نہیں ہوتا۔

اسلام نے عشق کے تمام انداز اور طور طریقے ناپسند ہی نہیں کیے بلکہ انہیں گناہ قرار دیا ہے۔ اسلام نے اسی مہلک، رذیل اور رسوا کن بیماری سے بچانے کے لیے حفظِ عصمت وعفت کے لیے بہت سے احکامات دیئے ہیں جن کا ذکر اگلی سطور میں آ رہا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے مقرر کردہ حفاظتی بند ①

حیا:

حیا ایک ایسا جذبہ ہے جو گناہ اور بے شرمی کے کاموں اور باتوں سے روکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری سے فرمایا جو اپنے بھائی کو کہہ رہے تھے کہ زیادہ شرم نہ کیا کرو۔ ایسا نہ کہو کیونکہ **فانَّ الحیاءُ من الایمان۔** [بخاری، کتاب الادب، باب الحیاء: ٦١١٨۔ صحیح مسلم، ابوداؤد: ٤٧٩٥۔ ترمذی: ٢٦١٥۔ ابن ماجہ: ٥٧]

"حیا ایمان کا جزء ہے۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: **الحیاء لا یاتی الا بخیر۔** "حیا خیر ہی کی موجب ہوتی ہے۔" [بخاری، کتاب الادب، باب الحیاء: ٦١١٧]

لڑکیوں میں حیا کا ہونا ان کی نسائیہ صفات کے حوالے سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے بارے صحابہ کرام فرماتے ہیں۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء

. [صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، مسلم کتاب الفضائل]

"آپ ﷺ کنواری دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے۔"

آپ ﷺ نے کنواری لڑکی کی شادی کے لیے اس سے اجازت لینے کا فرمایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ فانها تستحی ''وہ تو شرماتی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فذالک اذنها اذا هی سکتت ''اس وقت اس کا چپ رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔'' [صحیح مسلم، کتاب النکاح]

معلوم ہوا کہ کنواری لڑکی کا شرم کی بنا پر اپنی شادی کی اجازت اپنی زبان سے دینا ضروری نہیں ہے البتہ ناپسندیدگی کی صورت وہ کہہ سکتی ہے یا کسی قریبی خاتون سے کہہ کر بتا سکتی ہے۔

جب لڑکیاں لومیرج جیسا گھناؤنا اور رسواکن قدم اٹھاتی ہیں تو اس وقت وہ حیا کے تمام تقاضوں کو پامال کر دیتی ہیں۔

تحفظ نگاہ:

ربّ کریم نے اہل ایمان مردوں کے بارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا:

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴾

[النور: ۳۰]

''ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ (نامحرم عورتوں سے) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اس میں ان کے لیے پاکیزگی ہے، اللہ تعالیٰ جو کچھ وہ کرتے ہیں اس سے خبردار ہے۔''

اس کے بعد خواتین کے بارے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا﴾ [النور: ۳۱]

''ایمان والیوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زیبائش نہ دکھلائیں مگر جو ان میں سے از خود ظاہر ہو جائے۔''

نگاہ ابتدائی قاصد کا کام کرتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا مسموم تیر ہے جو نگاہ سے سیدھا دل پر جا کر وار کرتا ہے اور اجنبی مرد یا عورت کی شکل کو دل میں پیوست کر کے اس بات پر ابھارتا ہے کہ اب اس عورت یا مرد کو حاصل کیا جائے، اگر انسان توفیقِ ربانی سے اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھے تو وہ بار بار دیکھنے اور دیکھنے کے بعد ملنے کی تمنا میں بے قرار ہو جاتا ہے۔

زندگی میں اچانک بغیر ارادے کے نظر پڑ جاتی ہے۔ چناں چہ ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اچانک نظر پڑ جائے تو اپنی نظر پھیر لو۔'' [صحیح مسلم، کتاب الآداب باب نظر الفجاءة] ایک حدیث میں ارشاد ہے: اطرق بصرک ''اپنی نظر جھکا لے۔'' [تفصیل کے لیے دیکھیے غض بصر اور مرد حضرات]

لومیرج کرنے والے اللہ تعالیٰ کے اس صریح حکم کی نافرمانی ایک بار نہیں، بار بار کرتے ہیں اور جتنی بار نافرمانی کرتے ہیں اتنی بار اللہ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتگو کرنا:

کسی نامحرم سے سوائے اشد ضرورت کے گفتگو کرنا جائز نہیں اور اگر ضرورت پڑ بھی جائے تو نرم، میٹھی اور لوچ دار آواز کے بجائے کھردری آواز کے ساتھ بات کرنے کی تاکید ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴾ [الاحزاب:٣٢]

"لگاوٹ والی آواز (انداز) میں بات نہ کرو مبادا جس کے دل میں بیماری ہے وہ کوئی امید باندھ لے۔"

بے شرمی اور بے حیائی کی بات تو نامحرم کے ساتھ ہی نہیں اپنی ہم صنفوں کے ساتھ کرنا بھی درست نہیں چہ جائے کہ نامحرم مرد یا عورت کے ساتھ اس قسم کی باتیں کی جائیں۔

کورٹ میرج، لومیرج یا سول میرج کرنے والے اس گناہ کا بھی خوب دھڑلے سے ارتکاب کرتے ہیں۔ تبھی تو ان کے درمیان نکاح کے اقرار و پیمان ہوتے اور والدین کے سائے سے بھاگ کر شادی کرنے کی تدبیریں سوچی جاتی ہیں۔

گفتگو ٹیلی فون کے ذریعے ہو یا خط وکتابت کے ذریعے، اخبارات ورسائل کے ذریعے نامہ وپیام کیا جائے یا انٹرنیٹ پر چیٹنگ کی جائے دورِ حاضر میں خوش آوازی کے ساتھ وقت گزاری یا گپ شپ کے نام پر لڑکے لڑکیاں جھوٹ کا لبادہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوڑھ کر ایک دوسرے کو تنگ کر کے یا چھیڑ چھاڑ کر کے لطف حاصل کرتے ہیں۔ یہی گفتگو کا وہ کھیل ہے جو بالآخر انتہائی خطرناک اور الم ناک کہانیوں کو جنم دیتا ہے۔

وہ دور گزر چکا جب لڑکیوں کو گھروں میں رکھ کر لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ محفوظ ہیں، کوئی نامحرم ان کا سایہ بھی نہیں دیکھ سکتا لیکن دورِ حاضر میں گھروں میں رہنے والے لڑکے لڑکیوں کو بھی موبائل، فون، انٹرنیٹ، ٹی وی، کیبل، ڈش اور رسائل واخبارات نے بے باکانہ گفتگو اور ناز و انداز سکھا دیے ہیں۔

قرآنِ حکیم نے آواز کے جس فتنے کا آج سے چودہ سو سال پہلے ذکر کر کے اس سے بچنے کا حکم دیا آج کھلے عام اس فتنے کے مہلکات محسوس کیے جا رہے ہیں۔

آج گفتگو کے فتنے نے چھوٹے بڑوں پر ایسا جادو کیا ہوا ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی کمپیئروں کی طرح اپنا لب ولہجہ مصنوعی انداز سے بنا بنا کر بات کرتے ہیں۔

اسکولوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو ڈرامے، تقریر اور مکالمات کے وہی انداز سکھائے جاتے ہیں جو ٹی وی ریڈیو پر بولنے والے استعمال کرتے ہیں۔

بہت سی عورتوں کی فون پر خوش آوازی سن کر مرد اپنا دل دے بیٹھتے اور ان کو حاصل کرنے کی تدبیریں کرنے لگتے ہیں۔

اسلام نے گفتگو کے اس فتنے سے بچنے کے لیے دو علاج تجویز کیے۔ جہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک ہو سکے اجنبی مردوں سے بات کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ ناگزیر ہو تو مختصر بات کی جائے اور آواز کا لہجہ کھردرا رکھا جائے تاکہ سننے والا کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہو۔

خوش آوازی کے ساتھ مرد کی آواز اجنبی عورت کے لیے سننا بھی ممنوع ہے۔

براء بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی آواز خوب صورت تھی۔ وہ ایک سفر میں اونٹوں کو ہنکانے کے لیے حدی گا رہے تھے۔ اشعار پڑھتے پڑھتے وہ عورتوں کی سواریوں کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ایاک والقواریر ''عورتوں سے دور رہو اور آواز بند کر دو۔'' براء بن مالک رضی اللہ عنہ فوراً چپ ہو گئے۔''

[مستدرك حاكم، كتاب المغازى والسرايا، باب معرفة الصحابه، براء بن مالك انصارى، رقم: ۵۲۷۳۔ امام ذہبی نے امام حاکم کی اس حدیث کی تائید کی۔ از اسلامی معاشرت بقلم محمد جمیل زینو]

تنگ، باریک اور مختصر لباس سے اجتناب:

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے لباس بنایا ہے تاکہ وہ اسے پہن کر اپنے ان اعضاء کو ڈھانپنے کا اہتمام کرے جو ننگا ہونے کی صورت انسان کے خود اپنے آپ، اس کے ہم صنفوں اور اس کی مخالف صنف کے افراد کے لیے کسی فتنے کا باعث بن سکتے ہیں۔ انہی اعضاء کو شریعت کی زبان میں ستر عورۃ کہا جاتا ہے۔

عورت کا ستر اس کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ پورا جسم ہے، البتہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی ضرورت کے موقع پر وہ اپنا پورا بازو پنڈلیاں، سر کے بال اور گردن اپنے محرم مردوں یا عورتوں کے سامنے کھول سکتی ہے نیز اس کے یہ اعضا اگر کبھی بغیر ضرورت بھی محرم مردوں یا عورتوں کے سامنے کھل جائیں تو اس پر نہ اسے کوئی گناہ ہوگا نہ ہی دیکھنے والوں کو۔

مرد کا ستر گھٹنے اور ناف کے درمیان کا حصہ ہے۔[تفصیل کے لیے دیکھئے کتابچہ حفظ حیا اور محرم رشتہ دار]

اللہ تعالیٰ نے لباس کے بارے میں فرمایا:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ﴾

''اے بنی آدم ہم نے تم پر لباس اتارا تاکہ تمہارا ستر ڈھانپے اور (تمہارے بدن کو) زینت دے اور جو پرہیزگاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔''

[الاعراف: ٢٦]

چنانچہ لباس ایسا ہونا چاہیے جو ستر پوشی کا کام دے۔ عورت کے لباس میں یہ خیال رکھا جائے گا کہ وہ اتنا چھوٹا نہ ہو کہ ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ جسم کے دیگر اعضاء کو نہ ڈھانپ سکے۔ شریعت کے قائم کردہ اس معیار کی روشنی میں دورِ حاضر میں آدھے بازو، یا بغیر بازو کی قمیضیں، ٹخنوں سے اوپر شلواریں، کھلے گلے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی قمیصیں ایسا لباس ہیں جو ستر پوشی کا کام نہیں دیتا۔ دوپٹے کا مقصد عورت کا سر اور سینے کو پوری طرح ڈھانپنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ﴾ [النور: ۳۱]

''اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں۔''

جو دوپٹہ اتنا چھوٹا ہو یا کم چوڑا ہو کہ وہ سر، سینے اور کندھوں کو نہ ڈھانپ سکے وہ بھی دوپٹہ نہیں پٹی کہلائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے غیر ساتر لباس پہننے والی عورتوں کے بارے میں فرمایا:

''عنقریب میری امت میں ایسی عورتیں ظاہر ہوں گی جو بہ ظاہر لباس پہنے ہوں گی لیکن اصل میں وہ ننگی ہوں گی اور ان کے سروں پر بختی اونٹوں کی کوہان کی مانند (جوڑا) ہوگا، ان پر لعنت بھیجو کیوں کہ یہ عورتیں ملعون ہیں۔''

[طبرانی به سند صحیح]

صحیح بخاری میں یہ اضافہ ہے کہ یہ عورتیں جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی اور نہ جنت کی خوشبو کو پائیں گی۔ اس حدیث سے مراد وہ تمام عورتیں ہیں جو لباس پہن کر بھی لباس سے ستر پوشی کا کام نہیں لیتیں۔ اس میں مندرجہ ذیل قسم کے لباس شامل ہیں:

○...... ایسا لباس جو عورت کے ہاتھ، چہرے اور پاؤں کے علاوہ جگہوں کو نہیں ڈھانپتا

○...... ایسا تنگ لباس جو جسم کے اعضاء کی ساخت کو نمایاں کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

○......ایسے ڈیزائنوں والا لباس جس میں سوراخ یا خلا ہوتے ہیں اور ستر کی جگہیں ننگی کرتا ہے۔

○......ایسا باریک لباس جس سے جسم کی جھلک نظر آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صنفانِ اهل النار لم ارهما، قوم معهم سياط كا ذناب البقر يضر ون بها الناس ونِساء كا سياتٌ، عارياتٌ، مميلاتٌ، مائلات، روسهن كا سنمة البخت المائلة لا تدخلن الجنة، ولا يجدن ريحها وان ريحها ليوجد من مسيرة كذاوكذا [مسلم، كتاب اللباس والزينه، باب نساء كاسيات العاريات المائلات المميلات]

"دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں ہوں گی جو لباس تو پہنتی ہوں گی مگر ننگی ہوں گی۔ سیدھی راہ سے بہکانے والی اور خود بہکنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور دور سے آتی ہے"۔

اس حدیث میں مائلات (بہکانے والی)، ممیلات (بہکنے والی) الفاظ آئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ یہ عورتیں لباس اور بالوں کی تراش خراش میں ایسے ایسے انداز اختیار کریں گی کہ مرد دیکھ کر بہک جائیں گے اور ان کے ساتھ بدنیتی اور بدکاری کے گناہ میں مبتلا ہو جائیں گے نیز یہ عورتیں خود بھی غیر مردوں کی طرف رغبت کریں گی اور ان کو اپنے ناز و انداز دکھائیں گی۔

شخصیت کو پُرکشش بنانا:

اس حدیث سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ ایسا لباس جس کا ڈیزائن، جس کا پرنٹ اور جس کا کپڑا دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والا ہو، پہننے والے کی شخصیت میں کشش اور حسن پیدا کرے، لوگوں کی نظریں اس لباس کی طرف بے اختیار اٹھیں تو یہ لباس پہن کر غیر مردوں کے سامنے آنا حرام ہے۔ عورت ایسا لباس صرف گھر کی چار دیواری میں محرم مردوں، عورتوں یا شوہر کی موجودگی ہی میں پہن سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حکم دیا: ﴿وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾
”اور (اسلام سے) پہلے کی جاہلیت کے سے ناز و انداز نہ دکھاتی پھراؤ“۔[الاحزاب:۳۳]

اس آیت میں لفظ بَرّج جامع لفظ ہے جس کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ اس سے مراد عورت کا وہ تمام فیشن اور ناز و انداز اختیار کرنا ہے جو دوسروں میں پُرکشش اور حسین نظر آنے کے لیے اختیار کیے جاتے ہیں، خصوصاً نامحرم مردوں کے سامنے، یا گھر سے باہر نکلنا اور ان سب فیشنوں کو اختیار کرنا، مٹک مٹک کر چلنا۔ چاہے یہ فیشن کپڑے سے متعلق ہوں، بناؤ سنگھار کے ہوں، بالوں کو سنوارنے سے متعلق

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، زیور سے متعلق ہوں، جرابیں، گھڑی، ہاتھ میں پکڑے رومال، فائل، کاپی، پرس، بیگ، چابیوں کے گچھے سے متعلق ہوں، دوپٹے، چادر یا برقعے سے متعلق ہوں۔

غرض کوئی بھی ایسا طریقہ جو دوسروں کے سامنے منفرد اور پُرکشش بنا دے اور دیکھنے والے کی توجہ فیشن اختیار کرنے والے کی طرف مبذول کرا دے درست نہیں۔

اسی طرح مرد کا ایسے انداز اختیار کرنا جو راہ چلتی عورتوں کو اپنی طرف متوجہ کر لے درست نہیں۔ مثلاً عمومی لباس کی بجائے کسی خاص قسم کا لباس پہننا، سر کے بالوں اور داڑھی کے مختلف پرکشش انداز بنانا، زیور پہننا (حالانکہ زیور مردوں کے لیے حرام ہے) موٹر سائیکل، کار، سائیکل وغیرہ ایسے طریقے سے چلانا کہ لوگوں کی توجہ ادھر مبذول ہو جائے، بار بار بال سیدھے کرنا، گنگنانا، دوستوں کے ساتھ عورتیں دیکھ کر خصوصاً شیخیاں بگھارنا، سیٹی بجانا، ریڈیو یا ٹیپ ریکارڈر بجانا وغیرہ۔

دراصل مرد اور عورت کے فیشن کرنے اور اپنی شخصیت کو پُرکشش بنانے کے جتنے طریقے ہیں شرعی لحاظ سے اگر ان کا جواز ہے بھی تو صرف میاں بیوی کا ایک دوسرے کے لیے اختیار کرنا درست ہے ورنہ شخصیت کی کشش اور اظہار ایک ایسا فتنہ ہے جو مرد اور عورت کو بالآخر جنسی آلودگی کے جوہڑ میں پھینک دیتا ہے۔

بے حجابی:

اسلام نے اجنبی مرد اور عورت پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ وہ کھلے چہرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ایک دوسرے کے سامنے نہ آئیں۔ اس مقصد کے لیے عورت کو رب کریم نے حکم دیا:

"اے نبی اپنی بیویوں، اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس میں امید ہے کہ وہ پہچان لی جائیں گی اور ستائی نہیں جائیں گی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے"۔[الاحزاب: ۵۹]

اس آیت میں لفظ "جلباب آیا ہے، جس سے مراد ایسی چادر ہے جسے مسلمان عورت کو گھر سے نکلتے ہوئے اس طرح اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ عورت کا سر، چہرہ، لباس، پورے بازو، زیور اور مہندی، انگوٹھی وغیرہ کو بھی چھپا لے، البتہ اگر ہاتھ پر یا ناخنوں پر مہندی، انگوٹھی یا کوئی اور بناؤ سنگھار کی چیز نہ ہو تو ہاتھ کھلے بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ نیز جلباب (بڑی چادر) سادہ اور ایسے رنگ والی ہو جو پُر کشش نہ ہو کیونکہ جلباب اوڑھنے کا مقصد عورت کی زیب و زینت کی ہر چیز کو چھپانا ہے، چاہے وہ لباس ہو، زیور ہو، بناؤ سنگھار کی کوئی چیز ہو یا جسم اور اعضاء کا رنگ اور ساخت ہو۔ لہٰذا یہ چادر ڈھیلی ڈھالی ہونی چاہئے۔ چادر کو سی کر کسی کھلے ڈھیلے ڈھالے، عِبایا یا برقعے کی شکل بھی دی جا سکتی ہے۔ اس چادر، عبایا یا برقعے میں سے صرف ایسے سوراخ یا ایک آنکھ کو کھلا رکھا جا سکتا ہے جس سے راستہ دیکھا جا سکے۔

مرد کے لیے یہ حکم ہے کہ اسے جب کسی کام کے لیے اجنبی عورتوں کے پاس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنا پڑے تو وہ کسی چیز کی اوٹ میں رہ کر ضرورت کی بات کرے، حکمِ ربانی ہے:۔

''اور اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے''۔[الاحزاب:۳۳]

یہ اوٹ دروازے، دیوار یا کپڑے کی بھی ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی اوٹ میسر نہ ہو تو مرد اپنے چہرے پر اپنا رومال یا چادر ڈال لے یا اپنا منہ دوسری طرف پھیر کر یا اپنا چہرہ پوری طرح نیچے کی طرف جھکا کر بات کرے تا کہ اس کا چہرہ اجنبی عورت نہ دیکھ پائے۔ دراصل جب کوئی عورت ننگے چہرے کے ساتھ غیر مرد کے سامنے آتی ہے تو مرد کو اسے دیکھنے سے کوئی امر مانع نہیں ہوتا اور اپنی نظر کو بچانے والے مرد بہت کم ہوتے ہیں۔ نیز شیطان بار بار اُکساتا ہے کہ دیکھ لینے میں کیا حرج ہے جب کہ عورت خود ننگے چہرے کے ساتھ تمہارے سامنے موجود ہے۔ خصوصاً جب عورت جوان ہو اور خوب صورت ہو وہاں یہ فتنہ زیادہ تیزی کے ساتھ رونما ہوتا ہے ۔ نیز جس خالق نے انسان کا دل، آنکھ اور جذبات و احساسات بنائے ہیں وہ جانتا ہے کہ کب اور کہاں آتشِ گناہ بھڑک اٹھا کرتی ہے۔ چونکہ مرد و عورت میں کشش اور اتصال خود ربِ کریم نے رکھا ہے لہذا اس نے ناجائز جگہوں پر اس آگ کی چنگاری کو دبا رکھنے والے طریقے بھی بتا دیئے ہیں۔

لَومیرج جیسے شرمناک اور خبیث گناہ تک یقیناً باہم بے حجابی جیسے زہریلے راستے سے گزر کر ہی پہنچا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھونے سے اجتناب:

لَوْ میرج تک نوبت پہنچانے والی بہت سی ممنوع حرکات میں سے ایک مرد و عورت کا جسم کے کسی بھی حصے کو باہم چھونا ہے، چاہے یہ صرف ہاتھ کا ہاتھ سے مَس کرنا ہو، چاہے پاؤں کا پاؤں سے یا کسی اور جسم کے حصے کا، بہر صورت حرام اور ممنوع ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی غیر عورت کا ہاتھ نہیں چھوا، سوائے ان عورتوں کے جن کا ہاتھ پکڑنے کی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اجازت دی ہے (یعنی محرم عورتیں) آپ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے تو فرماتے میں زبانی اقرار لوں گا۔[مسلم، کتاب الامارہ، باب کیفیتہ بیعت النساء]

دورِ حاضر میں ایک ہی دفتر یا محکمے میں ملازمت کرنے والے یا ایک ہی سکول و کالج میں پڑھنے والے مرد و عورت اس قدر باہم مل جل کر رہتے ہیں کہ ان میں بے حجابانہ ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھنا یا کوئی چیز لیتے دیتے ہاتھوں کا چھونا، چلتے ہوئے باہم ٹکرا جانا عیب نہیں سمجھا جاتا۔

حالانکہ یہی وہ جانی بوجھی حرکات ہیں جن کے ذریعے شیطان نامحرم مرد و عورت میں ناجائز تعلقات کے پنپنے کے لیے راہ دیتا ہے۔

نامحرم کی تصویر دیکھنے سے اجتناب کرنا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا تباشر المراة المراة فتنعتها الزوجها كانه ينظر اليها.

"کوئی عورت کسی عورت سے اس طرح نہ رہے سہے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کا ذکر اس طرح کرے گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے"۔ [صحیح بخاری، کتاب النکاح: ۵۲٤۰]

معلوم ہوا کہ صرف زبان سے اجنبی عورت کا ناک نقشہ نامحرم مرد کے سامنے اس انداز سے بیان کرنا جیسا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے، ممنوع ہے۔ غور کیجئے تصویر ہو بہو کسی شخص کی شکل وصورت دکھا دیتی ہے لہٰذا اس کا دیکھنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ بہت سے بہکنے والے اجنبی مرد وعورت تصویر دیکھ کر ہی بہک جایا کرتے ہیں۔

اصل بات تو یہ ہے کہ اسلام نے تصویر کھینچنا، تصویر بنانا، تصویر رکھنا، تصویر گھروں میں لٹکانا یا کسی جاندار کا مجسمہ بنانا اور رکھنا ہی سرے سے ممنوع قرار دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے مطابق:

"جس گھر میں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے ہی نہیں آتے"۔

[صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینہ]

صنفِ مخالف کی باتوں میں دلچسپی لینے سے اجتناب:

اسلام نے یہ ناپسند کیا ہے کہ کوئی شخص لایعنی گفتگو کرے صنفِ مخالف کے بارے بات چیت کرنا لایعنی تو ہے ہی اس کا نقصان یہ بھی ہے کہ آہستہ آہستہ صنفِ مخالف کو دیکھنے، اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور اس سے بالمشافہ بات چیت کرنے کی حرص بھی پیدا ہوتی جاتی ہے۔ جو آخر کار خطرناک انجام تک لے جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام اس فتنے سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ ایک بار عمر فاروق رضی اللہ عنہ گشت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک گھر سے چند عورتوں کی آوازیں سنیں۔ ان میں یہ بحث چل رہی تھی کہ مدینہ کا سب سے خوب صورت شخص کون ہے؟ ابوشغال کے بارے ان کی رائے تھی کہ وہ خوب صورت شخص ہے۔ صبح ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا پتا کروایا۔ اسے آپ کے سامنے لایا گیا تو وہ واقعی خوب صورت شخص تھا۔ آپ نے اس کے بال مُنڈ وا دیے تا کہ اس کی خوبصورتی کم ہو لیکن اس کی کشش مزید بڑھ گئی آپ نے یہ محسوس کر کے کہ اس کی وجہ سے عورتیں فتنے میں مبتلا ہو جائیں گی اسے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔ [عمر فاروق از طٰہٰ حسین]

ماں باپ، معاشرے اور اللہ تعالیٰ کے دین کو ملامت کرنا:

چونکہ باہم معاشقہ کرنے والوں کو بے حجاب ملنے اور من مانی قربت کی اندھی اور کمینی خواہش کو پورا کرنے کی اجازت نہ ہی اللہ تعالیٰ کے دینِ فطرت سے ملتی ہے اور نہ ہی والدین ان کو اس قسم کی حرکات کرنے کی چھٹی دیتے ہیں، نتیجہ یہ کہ وہ درمیان میں آڑ لینے والی ہر چیز کو ملامت کرتے اور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کا اندھا، بہرا اور پاگل جذبہ عشق اپنے منہ زور سیلاب میں ہر چیز کو بہا لے جاتا ہے۔ دینی اقدار پر اعتماد اور اطمینان کی دولت ایسے روسیاہوں سے چھن جاتی ہے۔ ربِ کریم کی محبت، اس کا شکر اس پر توکل غرض ایمان کے تمام مظاہر کے آئینے اپنے ہاتھوں توڑ کر وہ ناشکری، بداعتمادی، بےصبری، بے حیائی، کفرانِ نعمت، شرمناک حد تک گناہ پر دلیری کی دہلیز پر آ گرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین سے جھوٹ بولنا، گھروں سے لڑکیوں کا نقدی یا زیور چرا کر لے جانا، کسی اور جگہ کا بہانہ کر کے رذیل مرد سے ملاقاتیں کرنا، ہر معاشقہ کرنے والوں کی مشترکہ بد عادات ہیں۔

تنہائی میں ملاقات:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایخلون رجل بامراۃٍ الا کان ثالثھا الشیطان [سنن ترمذی، کتاب الرضاع:۱۱۷۳]

"کوئی نامحرم مرد کسی عورت سے تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان میں تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے"۔

جب کوئی نامحرم مرد اور عورت تنہا کسی جگہ پر ہوتے ہیں تو شیطان کو ان میں بد نیتی اور بد حرکات پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اور اکثر اس میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

دورِ حاضر میں خواتین رکشے، کار یا کسی دیگر سواری میں، نیز پارکوں اور سیر گاہوں میں، کالجوں اور سکولوں میں، دفاتر میں یا فیکٹریوں میں اکثر مردوں کے ساتھ تنہا کام کرتی ہیں، اس طرح بار بار ایسی جگہ پر انہیں تنہائی کا موقع ملتا رہتا ہے۔ اور ایسی ہی جگہوں پر عشق کی پینگیں چڑھتی اور لَو میرج کی ہنڈیا پکتی ہے۔ شرعی ستر و حجاب کے جو اصول بتائے گئے ہیں ان کی رو سے عورت کا ایسی جگہوں پر تعلیم حاصل کرنا یا ملازمت کرنا ہی درست نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف گھر سے باہر ہی نہیں گھروں کے اندر بھی نامحرم مردوں اور عورتوں کو تنہا ہونے سے منع کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے پھوپھی زاد، خالہ زاد، ماموں زاد، چچازاد، بہنوئی اور سسرالی مردوں سے عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک دفعہ رسول ﷺ نے فرمایا:

ایاکم والدخول علی النساء.

"خبردار عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو"۔

ایک انصاری شخص نے عرض کیا: افرایت الحمو.

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم سسرالی مردوں کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں" (یعنی خاوند کے بھائی، بہنوئی اور کزن وغیرہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "**الحمو الموت.**"

"سسرالی مرد تو موت ہیں"۔ [صحیح بخاری: ٥٢٣٢۔ صحیح مسلم: ٥٦٣٨۔ سنن ترمذی: ١١٧١]

نیز فرمایا:

"شوہر کی غیر موجودگی میں عورتوں کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تم میں سے ہر کسی کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے"۔ [صحیح مسلم]

لو میرج کی انتہا تک پہنچے والے مرد اور عورتیں تنہائی میں بار بار ملاقات کرتے ہیں۔ نیز اس گناہ آمیز، حیاباختہ اور فتنہ پرور ملاقاتوں کے لیے وہ اپنے والدین سے اور دیگر لوگوں سے جھوٹ بولتے اور کسی بہانے کے ماتحت ملنے آتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ گویا لَو میرج گناہ در گناہ کا ایک بھیانک اور تباہ کن سلسلہ ہے۔

خفیہ عہد و پیمان:

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دینِ اسلام نے کسی مرد وعورت کے براہِ راست نکاح یا منگنی کے خفیہ عہد و پیمان کرنے کو قبیح وشنیع گناہ قرار دیا ہے اور نکاح کا صرف وہ طریقہ مشروع و معروف قرار دیا ہے جس میں مرد وعورت کے اولیا سے اس کے رشتے کی بات کرے اور نکاح کے دیگر امور، مہر، رخصتی وغیرہ بھی اولیاء ہی کی وساطت سے طے پائیں۔ کیونکہ کسی کنواری لڑکی کا اپنے اولیاء سے بھی کھل کر نکاح کی بات کرنا حیا کے منافی ہے، چہ جائیکہ وہ خود اس شخص سے بات کرے جس سے نکاح کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسَافِحٰتٍ وَّ لَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ﴾[النساء: ۲۵]

''پاک باز عورتیں، نہ کہ کھلم کھلا بدکاری کرنے والیاں، نہ چورے چھپے یارانے گانٹھنے والیاں''۔

لَو میرج کا یہ آخری اور سب سے بڑا گناہ ہے جس پر پہنچ کر نکاح کے عہد و پیمان کیے جاتے ہیں، منہ پر کالک، ملنے خاندان کی عزت اور وقار کو مٹی میں ملانے، ہمیشہ کے لیے اپنی جنت (والدین سے ملنے) کے دروازے بند کر لینے، اپنے مہربان خالق مالک، رحمان، رحیم اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پسِ پشت ڈالنے اور اپنی عصمت کو نیلام کرنے کا دونوں فریقوں میں معاہدہ طے پاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کو کانٹوں، آہوں، سسکیوں اور دکھوں کی دلدل میں پھنسانے والا، اسے تنہائی کے لق و دق صحرا میں دھکیل دینے والا، اسے تذلیل اور کمینگی کے پاتال میں گرانے کے بعد شیطان اپنی کامیابی پر قہقہے لگاتا ہے کائنات کا ذرہ ذرہ اس بدکار مرد و عورت پر لعنت برسانا شروع کر دیتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولی کے بغیر نکاح عورتوں کے حق کی بازیابی یا حق تلفی؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس دنیا میں بظاہر چمک دار نظر آنے والی ہر چیز سونا نہیں ہوتی۔ آرٹی فشل زیورات خواہ کتنے ہی خوب صورت کیوں نہ ہوں، وہ کھرے سونے کی ایک اَن ڈھلی ڈلی کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کاغذی پھول کمرے کی سجاوٹ کے کام تو آسکتے ہیں لیکن کمرے کو خوشبو سے مہکا نہیں سکتے۔ یہی حال ہماری زندگی کے دیگر بے شمار پہلوؤں کا ہے۔ عاصمہ جہانگیر کے ایک اخباری بیان میں ولی کے بغیر نکاح کو عورتوں کے حق کی بازیابی قرار دے کر اسے عورتوں کی فتح کے عنوان سے معنون کیا گیا ہے۔

لیکن دیکھنا یہ ہے کہ کیا حقیقت یہی ہے یا اس کے برعکس ہے افراط و تفریط کی عینک اتار کر دیکھا جائے تو ہمیں اس حق کے نتیجے میں خواتین کے درجِ ذیل حقوق پامال ہوتے نظر آتے ہیں۔

تحفظِ عصمت کے حق سے محرومی:

عصمت کی حفاظت ہر قوم اور ہر مذہب نے انسان کا بنیادی حق قرار دیا ہے لیکن اسلام کے علاوہ ہر مذہب نے عصمت کو تار تار کرنے کے کچھ چور دروازے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا قانونی شقیں رکھی ہیں جو عصمت کے تحفظ کے دعوے کو مشکوک بنا دیتے ہیں لیکن اسلام نے بڑی تفصیل اور توضیح کے ساتھ عصمت کے تحفظ کے لیے احکامات دیئے ہیں۔ خواتین کے صنفِ نازک ہونے کی وجہ سے تحفظِ عصمت کے حق کا معاملہ نازک ترین ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسلام نے تحفظِ عصمت کے لیے خطرہ بننے والے تمام چور دروازے بند کر دیئے ہیں۔

(۱)......عورتوں کو اسلام نے گھر کی چار دیواری میں ٹِکے رہنے کا حکم دیا۔[سورۃ احزاب:۳۳]

(۲)......گھر سے اگر ناگزیر ضرورت کی وجہ سے نکلنا پڑے تو مکمل حجاب کی پابندی عائد کی جس میں سر سے لے کر ٹخنوں تک ہر چیز لباس، زیور، بناؤ سنگھار اور جسم کے تمام حصے چھپا لینے کا حکم ہے۔[احزاب:۵۹]

(۳)......نیز گھر سے باہر نکلنا پڑے تو بجنے والے زیور، خوشبو لگانے یا خوشبودار چیز استعمال کرنے اور ہیل والے جوتے پہننے سے روکا گیا۔[النور:۳۱]

(۴)......نامحرم مردوں اور عورتوں کو باہم چھونے یا ٹکرانے سے سختی سے روکا گیا۔[مسلم، کتاب الامارہ]

(۵)......نامحرم مردوں اور عورتوں کے کسی جگہ باہم تنہا ہونے سے روکا گیا[بخاری، کتاب النکاح]

(۶)......عورتوں کو محرم کے بغیر سفر کرنے سے منع کیا گیا[صحیح ابن حبان ۱۷۷/۵]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷)......مردوں کو حکم دیا گیا کہ وہ نامحرم عورت کو دیکھ کر اپنی نظر جھکا لیں اور جان بوجھ کر اسے دیکھنے یا گھورنے کی غلطی نہ کریں، یہ سخت گناہ ہے۔[النور:۳۰]

(۸)......عورت کو حکم دیا گیا کہ وہ نامحرم مرد کو جان بوجھ کر دیکھنے اور گھورنے کی غلطی نہ کریں، یہ سخت گناہ ہے۔[النور:۳۱]

(۹)......وہ راستوں میں مردوں اور عورتوں کے خلط ملط ہو کر گزرنے سے روکا گیا۔عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ راستے کے ایک طرف ہو کر چلیں۔[سنن ابی داؤد، کتاب الادب ج:۲،۵۲۷۲]

(۱۰)......عبادات ہوں یا سماجی تقریبات سب میں عورتوں اور مردوں کو مخلوط ہونے سے روکا گیا۔بغیر ضرورت نامحرموں کو باہم بات کرنے سے روکا گیا۔ مجبوری کی صورت حکم دیا گیا کہ عورت اپنے لہجے کو کھردرا رکھ کر غیر مرد سے بات کرے۔[الاحزاب:]

(۱۱)......فحاشی کو ہوا دینے والے الفاظ، حرکات اور پیشوں سے سختی سے منع کیا گیا۔

(۱۲)......اگر معاشرے میں کوئی حیا باختہ یا عصمت دری کا کوئی واقعہ ہو جائے تو اس کی سر عام بات کرنے یا اسے خبر کے طور مشہور کرنے سے روکا گیا۔[النور:۱۹]

(۱۳)......ایسے تمام (لٹریچر) ادب، صحافت، غزل و نظم، افسانہ و ناول، فلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وڈرامہ کے لکھنے اسے شائع کرنے اور انہیں پڑھنے یا سنانے سے روکا گیا جو مرد اور عورت میں جنسی ہیجان پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

(۱۴)......تحفظِ عصمت ہی کا ایک ذریعہ موسیقی اور تصویر سازی کا اسلام میں حرام ہونا ہے۔ موسیقی کو زنا کا فتنہ کہا جاتا ہے اور تصویر صنفِ مخالف کے سامنے آ کر اسے دعوتِ گناہ دے کر تحفظِ عصمت کو مجروح کر دیتی ہے۔

(۱۵)......اسلامی معاشرے میں شراب پینا قابلِ حد جُرم ہے، جس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ شرابی آدمی ماں، بہن کی کوئی تمیز نہیں رکھتا اور نشے میں آ کر عورتوں کی عصمت کو تار تار کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔

(۱۶)......اسلام نے صرف صالح لوگوں سے میل جول رکھنے کو پسند کیا۔ خصوصاً عورتوں کو ایسی عورتوں سے بھی میل جول سے روکا اور ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا جو اسلام پر مطمئن نہیں اور اسلام کے دیئے ہوئے قانون تحفظِ عصمت سے روگراں ہیں، چنانچہ اس قبیل میں ماڈل گرلز، فلمی ایکٹرز، بے پردہ و بے حیا عورتیں، مردوں میں گھل مل کر کام کرنے والیاں، طرح طرح کے فیشن اور اسٹائل اپنانے والیاں شامل ہیں۔

(۱۷)......خواتین کے لیے ان کے محرم مردوں کو ان کا سرپرست ان کی عصمت کا محافظ اور ان سے قوانینِ تحفظِ عصمت کی پابندی کروانے والے قرار دیا گیا اور انہیں حکم دیا گیا کہ وہ بہر صورت اپنی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور اپنے خاندان کی عورتوں کی عصمت کی حفاظت کریں اور وہ ... تمام اسلامی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکامات کی ان سے زبردستی پابندی کروائیں تاکہ عصمت کا تحفظ یقینی ہو۔

(۱۸)......اس مرد کو دیوث (بے غیرت) قرار دیا گیا جو اپنے خاندان اور اپنے گھر کی عورتوں سے اسلام کے دیئے ہوئے مندرجہ بالا تحفظِ عصمت کے قوانین کی پابندی نہیں کرواتا اور اپنی عورتوں کو ان قوانین سے برگشتہ دیکھ کر انہیں روکنے کی کوئی تدبیر نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثلاثة لایدخلون الجنة العاق لوالدیه والدیوث ورجلة النساء. [صحیح الجامع الصغیر و زیادہ، لاالبانی الجزء الثالث، رقم الحدیث: ۳۰۵۸]

"تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے (۱) والدین کا نافرمان (۲) دیوث (۳) عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والا مرد"

ان تمام حفاظتی اقدامات کا اگر چند لفظوں میں احاطہ کیا جائے تو وہ یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں میں جوہرِ حیا کی نمو اور حفاظت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اذالم تستحی فاصنع ماشئت.

"جب تجھ میں حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر"۔ [صحیح بخاری، کتاب الادب: ۳۴۷۴، ۶۱۲۵]

بغیر ولی کے شادی یا لو میرج کے ابتدائی عوامل پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کام کے لیے تحفظِ عصمت کے تمام حفاظتی بند ایک ایک کر کے توڑے گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔تب اس کا آخری نتیجہ معاشرے کی اخلاقی اور دینی اقدار کو بھسم کو دینے والی آگ ''لومیرج'' کی صورت سامنے آیا۔

لَو میرج کو جواز دینے سے بَدنیت مردوں کو خوب شہ ملے گی۔ وہ نوعمر اور کچے ذہن کی جس لڑکی کو چاہیں گے اپنے شیشے میں اتار لیں گے۔لڑکی بے وقوفی سے اس کے ہتھے چڑھ جائے گی۔ وہ اسے چند دن استعمال کر کے ہڈی کی طرح چوس کر پھینک دے گا۔ یوں لڑکیاں ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ بکتی رہیں گی۔ والدین کڑھتے رہیں گے لیکن کچھ کرنے سے مجبور ہوں گے۔

مغرب جہاں عورتوں سے تحفظِ عصمت کا حق چھین لیا گیا ہے اس کے اعداد وشمار کیا بتاتے ہیں اسے بھی ذہن میں رکھیے۔

والدین اور خاندان کی پشت پناہی کے حق سے محرومی:

ایک عورت کا سب سے بڑا سہارا، اس کی سماجی قوت، اس کا کفالتی مرکز، اس کا حفاظتی پشتہ، اس کا اوّل وآخر چارہ والدین اور خاندان ہوتا ہے۔

شادی کے بعد میکے کی محبت، اس سے وابستہ یادیں اور بچپن کی تمام شوخیاں میکے ہی سے وابستہ ہوتی ہیں ازدواجی زندگی کا سفینہ کسی وقت ڈولنے لگے تو والدین اور خاندان ہی کا سہارا اسے آکر تھامتا ہے۔

وہ جب بھی والدین اور خاندان سے ملنے آتی ہے، شہزادیوں کی طرح اس کا استقبال کیا جاتا ہے۔ مائیں اس کی بلائیں لیتے نہیں تھکتیں، باپ اپنی لختِ جگر کو دیکھ دیکھ کر نہال ہوتا جاتا ہے۔ پھوپھیاں، خالائیں، چچا، ماموں، اپنے خاندان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس بیٹی کے سکون اور خوش حالی کے لیے ہمہ وقت دعا گو رہتے ہیں۔ دادی اور نانی سینے سے لپٹا لپٹا کر اپنی خوشی اور محبت کا اظہار کرتی ہیں۔

زندگی میں کسی بھی خوشی کا حصول ہو، بیٹی کی خوشی پر خوش ہونے والے اس کے والدین اور بہن بھائی ہی ہوتے ہیں۔

وہ جب بھی میکے سے رخصت ہو کر آتی ہے، والدین اور خاندان اسے اس طرح دعائیں اور تحائف دے کر رخصت کرتے ہیں جیسے آج وہ پہلے دن اس گھر سے رخصت ہو رہی ہو۔

میکہ کہیں یا والدین کا گھر، یہ وہ ٹھنڈا اور خنک سائبان ہے جس میں بیٹھ کر عورت اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اکثر گزری ہوئی بچپن اور جوانی کی حسین، معصوم اور انمٹ یادوں کو تازہ کر کے قلبی سکون محسوس کرتی ہے۔

صرف یہی نہیں والدین اور خاندان نکاح کر کے اپنے خاندان کی بیٹی اور اپنے جسم کے حصے کو جس مرد کے حوالے کرتے ہیں اس مرد کا اس گھر میں ہمیشہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے استقبال کیا جاتا ہے۔ اس کے لیے بہترین کھانے، آرام دہ بستر اور ضروریات کی فراہمی کا یوں اہتمام کیا جاتا ہے جیسے وہ کسی ریاست کا راجہ ہو، اس کے لیے معاشرے اور خاندان نے خاطر و مدارات کے شاہانہ انداز وضع کر رکھے ہیں۔

اس باوقار میاں بیوی کے ہاں جب ننھے منے ہنستے مسکراتے بچوں کا اضافہ ہوتا ہے تو اس موقع پر ننھیال کی خوشی دیدنی ہوتی ہے۔ خالاؤں اور ماموؤں کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیار اور لاڈ کو ہر وہ بچہ جانتا ہے جس نے ایک مضبوط اور مربوط خاندان میں آنکھ کھولی ہے۔ رنگارنگ کھلونے، خوب صورت کپڑے، لکھنے پڑھنے کے لیے نت نئی اور خوبصورت قلمیں، شاپنر، ربڑ، کاپیاں، کتابیں، کھانے کے لیے مزیدار دکانوں کی بنی ہوئی اشیاء۔

پھر ان ننھے منے نواسے نواسیوں یا بھانجے بھانجیوں کی ولادت پر مبارک باد لینے کا بھی اپنا ہی ایک مزا ہوتا ہے۔ انہیں اٹھا کر کھلانے، سلانے، گدگدانے، چھپھانے اور کبھی چڑانے اور چھیڑنے میں جو لطف آتا ہے وہ بھلا کسی اور کے ہاں کہاں میسر ہوگا۔

لو میرج کرنے والی لڑکیاں اپنے والدین اور خاندان سے بغاوت کر کے اپنے آپ کو والدین اور خاندان کی پشت پناہی سے محروم کر کے تمام عمر دکھوں اور محرومیوں کی بھینٹ چڑھا دیتی ہے۔ لو میرج کی صورت اپنے بھائیوں، بہنوں، دادی دادا اور نانی نانا وغیرہ کی محبت سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جاتی ہیں۔ ان کے پیچھے دعاؤں کی وہ تازہ بتازہ اور نو بہ نو کمک نہیں رہتی جو اسے آنے والی زندگی کے گرم و سرد میں سہارا اور حفاظت مہیا کیا کرتی ہے۔

اب اس کے پاس میکہ نہیں ہوتا جہاں وہ بھاگ کر جائے اور اپنے کسی دکھ یا کسی خوشی میں اپنے حقیقی خیر خواہوں کو شامل کر سکے۔

وہ اپنے باپ اور ماں کے سینے سے لگنے سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی خدمت اور اطاعت اولاد پر فرض ہے۔ شادی کے بعد الحمد للہ لڑکیاں والدین سے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حسنِ سلوک، خدمت اور احترام کو بجالایا کرتی ہیں لیکن لومیرج کرنے والی ہمیشہ کے لیے اس عظیم نیکی سے محروم ہو کر گناہ کی دلدل میں پھنس جاتی ہے۔

لومیرج کرنے والی لڑکی کا خاوند سسرال میں ایک باوقار، پُرمحبت اور مسرت آمیز مقام پانے سے محروم رہ جاتا ہے۔

لَو میرج کرنے والی لڑکی کے بچے ننھیال کے ہوتے ہوئے ان کے پیار، قربت اور میل ملاقات سے محروم رہ جاتے ہیں۔

کسی خاندان کی بیٹی، داماد اور ان کے بچوں کو ننھیال سے اپنے حقوق وصول کرنے میں جو دیوار حائل ہوتی ہے وہ لَو میرج ہے۔ اتنے عظیم اور کثیر حقوق سے محروم کر دینے والا حق ..... لَو میرج ..... عورتوں کے حقوق کی بازیابی ہے یا یہ وہ منحوس اور بانجھ اور ملعون حق ہے جو پورے کنبے کے افراد کے حقوق کی جڑیں کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

اسلام میں نکاح صرف دو اشخاص کا ذاتی معاملہ نہیں بلکہ دو خاندانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ الحاق، رشتہ داری، موانست اور محبت کے قیام کا نام ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا﴾ [الفرقان: ٥٤]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا پھر اس کو صاحبِ نسب اور سسرال والا بنایا اور تمہارا پروردگار ہر طرح کی قدرت رکھنے والا ہے“۔[الفرقان: ٥٤]

دنیا بھر میں ہمیشہ سے نکاح رشتہ داری کو وسعت دینے اور باہم مضبوط تعلقات کا سب سے بڑا محرک رہا ہے بلکہ اکثر نکاح اسی مقصد کے لیے کیے جاتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ نکاح میں صرف متعلقہ شخص ہی کی رائے نہیں بلکہ والدین یا اہل خاندان کی رائے کا بھی احترام ملحوظ رکھا جاتا رہا ہے۔

دورِ حاضر میں مغرب کی مادر پدر آزاد تہذیب نے یہ تصور عام کیا ہے کہ نکاح ایسے ہی ہے جیسے چلتے چلتے ایک شخص کا دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر چھوڑ دینا۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب میں اب خاندان نام کی کوئی چیز نہیں رہی۔ میاں بیوی کا کوئی تقدس اور رشتہ باقی نہیں ۔صرف پچاس فیصد میاں بیوی کی رجسٹریشن قانونی کاغذات میں درج ہوئی ہے لیکن بقیہ پچاس فیصد جوڑوں کے پاس تو قانونی رجسٹریشن بھی نہیں ہوتی۔

لَو میرج کرنے والے مرد اور عورت کے خاندانوں کے درمیان ، محبت ، موانست اور مضبوط تعلقات کی بجائے ہمیشہ کے لیے گہری عداوت اور نفرت کی دیوار کھڑی ہو جاتی ہے جو دن بدن مزید بڑھتی جاتی ہے۔یوں معاشرہ مربوط ہونے کے بجائے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔اور خاندانی نظام بکھر جاتا ہے۔

جو لڑکیاں اپنے والدین کی پیدائش سے لے کر اب تک کی محبت ،قربانی ،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی، خیر خواہی، ہر قسم کی کفالت اور خاندان بھر کے بیسیوں افراد کی شفقت و محبت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خاندان کی سماجی حیثیت ،عزت اور ناموس کو نیلام کر آتی ہیں۔ان پر ان کی عفت و عصمت اور ان کے خاندان کی ناموس کا رہزن بھی اعتماد نہیں کرتا۔ نہ ہی اس رہزن مرد کے والدین اور خاندان اس عورت کو نکاحی عورت کا درجہ دے کر بہوؤں جیسی عزت ،محبت ،شفقت اور حقوق دینے کے روادار ہوتے ہیں۔لَو میرج کرنے والی کو ہمیشہ خاوند کے ہاں اور اس کے خاندان میں ایک داشتہ یا طوائف ہی سمجھا جاتا ہے۔

اول تو لَو میرج کرنے والوں کی شادیاں ناکام ہو جایا کرتی ہیں اور اگر لاکھوں میں کوئی ایک باہم جیسے تیسے زندگی کی گاڑی گھسیٹ بھی لیں تو جب بچے پیدا ہوتے ہی ماں باپ کو یہ فکر گھن کی طرح کھائے جاتی ہے کہ کہیں وہ بھی ان کی طرح والدین اور خاندان سے بغاوت نہ کر بیٹھیں۔لہذا وہ قدم قدم پر شکوک اور خدشات کا شکار رہتے ہیں۔

نکاحی زندگی کے حق سے محرومی:

گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کی مثال دم کٹی لُومڑی سے دی جاسکتی ہے۔ چند دیگر دم کٹی لومڑیاں انہیں آشیر باد دیں تو دیں باقی تمام معاشرہ ان کی مذمت کرتا ہے۔ایک تحقیقی رپورٹ کے مطابق ”ایک بار گھر سے باہر قدم رکھنے والی لڑکیوں کو معاشرہ قبول نہیں کرتا“

گھروں سے نکلنے والی یہ خواتین ذہنی طور پر ہر وقت خوفزدہ رہتی ہیں یہی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف انہیں نفسیاتی مسائل کا شکار کرتا چلا جاتا ہے اور زندگی کی محرومیوں میں اضافہ کرتا چلا جاتا ہے۔[جنگ 8 نومبر 1997]

لومیرج کرنے والی لڑکیوں کو چونکہ سسرال میں پذیرائی نہیں ملتی، کوئی ان کے آنے پر شادیانے نہیں بجاتا، ان کے لیے سسر اور ساس اہتمامِ جشن نہیں کرتے، دھوم دھام کے ویسے نہیں ہوتے، نندیں خوشی خوشی لوگوں سے بھائی کی شادی کی مبارک باد وصول نہیں کرتیں۔لہٰذا دیکھا جائے تو لومیرج کرنے والی اپنی تقریبِ نکاح کے تمام پُرمُسرت مظاہر سے محروم رہتی ہے۔

نیز اس کے بچوں کو ایک مغویہ، داشتہ یا طوائف کے بچے سمجھا جاتا ہے لہٰذا بچے بھی دودھیال کی محبت اور توجہ سے محروم رہتے ہیں اور انہیں بھی اپنے خاندان کا حفاظتی پشتہ حاصل نہیں ہوتا۔

تابناک مستقبل سے محرومی:

دنیا میں ہر شخص اپنے تابناک مستقبل کو چاہتا اور اس کے لیے تگ ودو کرتا ہے۔ جب کسی لڑکی کی شادی اس کے والدین کرتے ہیں تو وہ ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ان کی بیٹی کو اپنے خاوند اور سسرال کے ہاں عزت واحترام کا درجہ ملے۔ خاوند اور سسرال والے ایسی عورت پر ظلم وزیادتی کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ کبھی کوئی گھریلو ناچاقی ہو، بچوں کا کوئی مسئلہ درپیش ہو، مالی پریشانی ہو، بیماری ہو، والدین اپنی بیٹی، داماد اور ان کے بچوں کے لیے مظبوط سہارا بنتے ہیں لیکن گھر سے فرار ہو کر لومیرج کرنے والی لڑکی اپنے اس قسم کے تابناک مستقبل سے محروم ہو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔

خاندان کی دیگر عورتوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے کا جرم:

بغیر ولی کے نکاح کی اجازت ملنے سے بقول بے بنیاد، بے حیا لوگوں کے ایک لڑکی کو اپنی زندگی کا اوباش ساتھی چننے کا حق تو مل جاتا ہے لیکن اس کے خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔اس ایک لڑکی کے گھناؤنے کرتوت کی وجہ سے اس کی بہنیں، بھتیجیاں، نواسیاں اور چچا زاد اور پھوپھی زاد وغیرہ بھی اس زد میں آجاتی ہیں۔اکثر ان کے طے کیے ہوئے رشتے بھی اس بنا پر ٹوٹ جاتے ہیں کہ جب ایک لڑکی نے معشوق کی خاطر منہ پر کالک ملی ہے تو کہیں دوسری لڑکیوں کا کردار بھی ایسا نہ ہو۔اگر شادی ہو بھی جائے تو ان کے خاوند اور سسرال کے دلوں میں یہ شبہ موجود رہتا ہے کہ کہیں ان کا بھی کوئی ''عاشقِ زار'' نہ ہو۔اس طرح یہ لڑکیاں ناکردہ گناہ کے جرم میں معاشرے کی طرف سے اعتماد اور نیک چلنی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے حق سے محروم ہو جاتی ہیں۔

عزت و وقار سے محرومی:

معاشرے میں کسی خاندان یا فرد کی نیک نامی ایک بہت بڑی دولت اور نعمت ہے۔اسلام نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت، جان اور مال کو نقصان پہنچانا حرام قرار دیا۔اس لیے کسی شخص کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بذریعہ گفتگو (غیبت کر کے یا الزام تراشی کر کے) یا بذریعہ اغوا کسی خاندان کے وقار کو مجروح کرے، نہ ہی اُسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی فرد کو قتل کرے یا قید کرے یا دہشت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زدہ کرے، نہ ہی کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی کے مال اور جائیداد کو چوری کرے یا زبردستی چھین لے، ڈاکہ ڈالے۔

لَو میرج کرنے والی لڑکی از خود اپنے خاندان کے عزت و وقار کو مجروح کر دیتی ہے، خود کسی عزت کے رہزن کے ہاتھوں اغوا ہو کر ہمیشہ کے لیے اس کی یرغمال بن جاتی ہے، یہ ایسی یرغمالی ہے جس میں والدین بھی اس کی بازیابی نہ کر سکتے ہیں نہ کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

لَو میرج کے ذریعے نکاح کرنے والا مرد اغوا کے ساتھ ساتھ اس خاندان کی عزت کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

جب کسی عورت سے نکاح کے لیے مرد اس عورت کے اولیاء سے بات کرتا ہے تو یہ دراصل عورت کی عزت اور وقار کا باعث ہے نہ کہ اس کے لیے عار یا کسی حق کی محرومی کا باعث۔ اگر ولی کا واسطہ نہ ہو تو پھر یہ صورت بھی تو ہوتی ہے کہ عورت خود اپنے آپ کو مردوں پر پیش کرے۔ عورت کی تذلیل کی اس سے بدتر، کریہہ اور سنگین صورت کیا ہوگی۔ جس طرح ایک صدر یا آفیسر کی عزت اور مقام کے پیشِ نظر اس تک اپنی کوئی بات پہنچانے یا ملاقات کرنے کے لیے اس کے سیکرٹری سے رابطہ کرنا پڑتا ہے اس طرح عورتوں جیسی معزز صنف سے رابطے کے لیے اس کے اولیاء کو واسطہ بنانا عورت کی تذلیل نہیں بلکہ عزت ہے۔

مادرانہ حقوق سے محرومی:

جب ایک بے وقوف اور بدچلن لڑکی لو میرج کرتی ہے اور بقول بے خدا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانش وروں کے وہ اپنا حق وصول کرتی ہے تو وہ اپنی ماں کو مادرانہ حقوق سے محروم کر کے سنگین ترین جرم کا ارتکاب کرتی ہے وہ ماں جس کے بارے قرآن حکیم میں فرمان ہے:

﴿وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ﴾ [لقمان: ١٤]

''اور ہم نے انسان کو وصیت کی اس کے ماں باپ کے متعلق، جسے اس کی ماں تکلیف پر تکلیف سہہ کر اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے، پھر اس کو دودھ پلاتی ہے اور آخر کار دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے تاکید کی کہ میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی اور میری طرف ہی (تم کو) لوٹ کر آنا ہے''۔

وہ ماں جو تکلیف پر تکلیف سہہ کر پرورش میں دن رات جاگتی ہے۔ اس کے پیشاب اور فضلے کو صاف کرتی ہے، اسے گھونٹ گھونٹ کر کے دودھ پلاتی اور اس کے لیے لذیذ اور صحت مند غذاؤں کا اہتمام کرنے میں اپنی تمام تکلیفوں اور بیماریوں کو نظر انداز کر دیتی ہے، بچی کی پرورش اور پھر تعلیم کے لیے جان جوکھوں میں ڈالتی ہے۔ غرض سالوں دن رات ایک کر کے محنت، تکلیف، پیسہ، اور جسم و جان گھلا کر اس ننھے سے وجود کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا اور چلنا سکھاتی ہے۔

کیا اس کا یہ حق نہیں کہ اب اولاد اس کی خدمت اور اطاعت کرے، کیا ۲۰،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵ سالہ محنت کا ثمر یہ ہے کہ لڑکی آنکھیں دکھا کر کسی انجانے، غیر، بدچلن، اوباش، لچے لفنگے مرد کے ساتھ بھاگ جائے اور بڑھاپے میں ماں کو اپنی بدنصیبی، محرومی اور معاشرے میں بے عزتی پر آہیں بھرنے کے لیے چھوڑ دے۔

لَو میرج کیسا حق ہے؟ جو بوڑھوں کے سہارے، خوشیاں اور تمنائیں لہولہان کر دیتا ہے۔ بغیر ولی کے شادی کیسا حق ہے؟ جو والد کی بڑھاپے میں لاٹھی بننے کی بجائے اس کے پاس جو عزت و وقار کی پونجی ہوتی ہے، اسے چھین کر نذرِ آتش کر دیتا ہے۔

جنت سے محرومی:

انسان اس دنیا میں جس قدر والدین کا مرہونِ منت ہے کسی اور رشتے کا نہیں۔ اس دنیا میں انسان کا آنا اور پھر پلنا اور بڑھنا والدین ہی کے سبب، ان کی محنت ان کی شفقت، ان کی نگہداشت اور ان کی اولاد سے بے لوث محبت کا نتیجہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا. وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ [الاسرا: ۲۳، ۲٤]

”تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم صرف اس کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ اگر تمہارے سامنے ان میں سے کوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک بھی نہ کہنا اور نہ انہیں ڈانٹو اور ان سے اچھی بات کہو اور اپنے بازو نرمی اور شفقت سے ان کے لیے جھکا دو اور ان کے حق میں دعا کرو۔ اے رب ان پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں (پیار اور محبت سے) پالا''۔

- اس آیت سے والدین کے مندرجہ ذیل حقوق کا پتا چلتا ہے:

(۱)......والدین کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے بعد سب لوگوں سے بڑھ کر ہے۔

(۲)......والدین کے ساتھ حسنِ سلوک یعنی اچھا رویہ رکھنا لازمی ہے۔

(۳)......ماں، باپ اگر اپنے بڑھاپے، بیماری یا اپنی عادت کی وجہ سے ایسی بات کریں یا ایسی حرکات کریں جو اولاد کو ناگوار گزریں ان پر بھی ناگواری کا اظہار کرنا ممنوع ہے اور ان کی حالت پر ''اف'' تک بھی نہیں کہہ سکتی۔ یعنی کم از کم حرفوں پر مشتمل سب سے چھوٹا جملہ، ناگواری یا جھڑک کا نہیں کہنا۔

(۴)......ان سے بات کرتے ہوئے عزت و احترام کا انداز اختیار کرنا

(۵)......بازو نرمی سے جھکا دینا یعنی ان کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہنا

(۶)......ان کے حق میں یہ دعا کرنا کہ جس طرح بچپن میں مَیں بے سہارا، ناتواں، کمزور، بچہ تھا انہوں نے میری پرورش کے لیے دن رات ایک کیا حتیٰ کہ میں جوان اور تنومند ہو گیا۔ اسی طرح اے رب تو ان پر رحم و رافت فرما۔

ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ''اللہ کو سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ محبوب عمل کون سا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِهَا ''نماز کا اپنے وقت پر ادا کرنا''۔

اس شخص نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے؟ فرمایا:

بِرُّالْوَالِدَیْنِ ''والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا''۔

اس شخص نے پوچھا اس کے بعد کون سا عمل پسند ہے؟ فرمایا:

اَلْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰه ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔[صحیح بخاری، کتاب مواقیت، باب فضل الصلوۃ لوقتها۔ مسلم کتاب الایمان، بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ افضل الاعمال]

ابو بکرہ نقیع بن الحارث روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَ لَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ.

''کیا تمہیں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟''

آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ.

''سن لو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا''۔

آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

اَ لَا قَوْلَ الزُّوْرِ وَ شَهَادَةِ الزُّوْرِ.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”سنو جھوٹ بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا (یہ بھی بڑے گناہوں میں سے ہے)“۔

پھر آپ ﷺ اس بات کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ ہم نے کہا کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں۔[صحیح بخاری، کتاب الشھادت، باب ماقیل فی شھادۃ الزور۔ مسلم کتاب الایمان، بیان الکبائر و اکبرھا۔سنن ترمذی:١٩٠٦]

ابوعیسیٰ بن مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ حرم علیکم عقوق الامھاتِ و منعا وھاتِ وأد البنات و کرہ لکم قیل وقال و کثرۃ السوال و اضاعۃ المال.

”بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنے کو، ضرورت کے موقع پر خرچ نہ کرنے ...... اور بغیر ضرورت کے سوال کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے کو حرام کیا ہے اور قیل قال (فضول بحث و گفتگو)، کثرتِ سوال اور مال کے ضائع کرنے کو تمہارے لیے ناپسند کیا ہے“۔[بخاری، کتاب الادب:٢٤٠٨۔ مسلم کتاب الاقضیہ]

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

رضا الرب فی رضا الوالدو سخط الرب فی سخط الوالد.

”والدین کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور والدین کی ناراضگی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے‘‘۔[ترمذی: ۱۹۰٤، ابن حبان]

معلوم ہوا کہ والد کی رضا حاصل کر کے انسان اپنے اللہ کی رضا حاصل کر لیتا ہے۔اور یہ حقیقت ہے کہ دنیا کے کوئی بھی والدین یہ بات پسند نہیں کرتے کہ ان کی بیٹی تو کجا بیٹا بھی ان کی مرضی یا مشورے کے بغیر اپنے نکاح کا معاملہ طے کرے۔ جب کہ بیٹی کے حوالے سے تو خصوصی حکم ہے کہ والد یا قریبی مرد رشتہ داروں کی موجودگی اور رضامندی کے بغیر نکاح منعقد ہی نہیں ہوتا۔لومیرج کرنے والی اور اپنے نکاح میں تنہا اپنی مرضی ہی کو حرفِ آخر قرار دینے والی لڑکی کیسی ہے جو بظاہر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اسے اسلام نے اپنی مرضی سے نکاح کرنے کا حق دیا ہے لیکن وہ والدین کی اطاعت، رضا جوئی اور احترام کے بقیہ تمام تاکیدی احکامات کو فراموش کر دیتی ہے؟ کیا یہ اس کی نفس پرستی، شہوت پرستی اور مغرب پرستی نہیں؟

چلیئے نکاح کے معاملے میں اپنی مرضی کرنا درست ہی سہی، لیکن ایک اختیار ہے اگر اس پر عمل نہ کیا جائے اور کسی دوسرے کی مرضی کے مطابق زندگی کے ساتھی کا انتخاب کر لیا جائے تو یہ قطعاً گناہ یا اللہ کی نافرمانی کی بات نہیں لیکن جب والدین کی مرضی کو پسِ پشت ڈال دیا جائے،لَو میرج کر کے انہیں ہمیشہ کے لیے ناراض کر دیا جائے، ان کی ناموس و آبرو کو مجروح کیا جائے، ان سے ہمیشہ کی جدائی کا راستہ لَو میرج کر کے اختیار کر لیا جائے تو یہ کبیرہ گناہ ہی نہیں، بہت سے کبیرہ گناہوں کا مجموعہ ہے۔

ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا ’’میری ایک بیوی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، میری ماں اسے طلاق دینے کا کہتی ہے''، ابو درداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے:

الوالد اوسط من ابواب الجنه فان شئت فاضع ذالک الباب او حفظه.

''باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک بہترین دروازہ ہے، چاہے تو تو اسے ضائع کردے چاہے تو اس کی حفاظت کر''۔[سنن ترمذی، ابواب البرِ والصله، حدیث حسن صحیح:۱۹۰۵]

ایک روایت میں باپ کی بجائے ماں کا ذکر ہے۔

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ والدین کو خوش رکھنا دراصل اپنے لیے جنت کے بہترین دروازے کو کھولنا ہے۔ والدین کی خدمت اور اطاعت سے ہی اس دروازے میں داخل ہوا جا سکتا ہے۔

کوئی بھی ہوش و خرد رکھنے والا اور اسلامی احکامات کا شعور رکھنے والا جنت کے اس دروازے کو اپنے لیے بند کرنا پسند نہیں کرے گا کیونکہ یہ بہت بڑے گھاٹے کا سودا ہے۔

تُف! اس لڑکی پر جو والدین کو ناراض کر کے، کسی آوارہ مزاج کے ساتھ بھاگ کر...... اپنے لیے جنت جیسی ابدی نعمتوں سے بھرے محلات کے دروازے خود اپنے ہاتھوں بند کر دیتی ہے۔

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ حنفی میں ولی کے بغیر نکاح

ولی کے بغیر نکاح کا عدالتی جواز ملنے کے بعد لوگوں کی آراء سامنے آئیں تو پتا چلا کہ اکثریت کے خیال میں یہ فیصلہ فقہ حنفی کے مطابق ہوا ہے لہٰذا اگر اس کو پسندیدہ نہ بھی سمجھا جائے تو یکسر غلط نہیں قرار دے سکتے۔ اس کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے فقہ حنفی کی مستند کتب کی طرف رجوع کیا گیا تو درج ذیل حقائق سامنے آئے لیکن سب سے پہلے یہ حقیقتِ کبریٰ مدنظر رکھیں کہ دین اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے کسی مخصوص فقہ کی اطاعت کا نام نہیں۔ فقہاء کے صرف وہی استنباط قابلِ حُجت ہیں جو قرآن و حدیث سے مطابقت رکھتے ہیں۔ تمام فقہاء اس حوالے سے خود بھی وضاحت کر چکے ہیں کہ جب ہماری رائے کے مقابلے میں کوئی حدیث یا آیت آجائے تو ہماری رائے کی بجائے اس آیت یا حدیث کی تعمیل کرو۔ ولی کے بغیر نکاح کے متعلق قرآنی اور نبوی نصوص واضح ہیں۔ حدیثِ مبارکہ ہے، ''اپنا نکاح (یعنی بغیر ولی کے) صرف بدکار عورت ہی کرتی ہے۔'' (دارقطنی) نیز فرمایا: ''نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا'' (مستدرک حاکم) اس کے علاوہ مختلف طرق سے تیرہ احادیث اس باب میں مروی ہیں، سب صحیح الاسناد ہیں، ان کی صحت پر متقدمین میں سے خطیب البغدادی، اپنی تالیف ''ابطال النکاح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا ولی'' یعنی ''ولی کے بغیر نکاح کا باطل ہونا'' میں اور متاخرین میں عرب عالم مفلح بن سلیمان بن فلاح الرشیدی ان احادیث کی تخریج و تنقیح کا فریضہ کتابی صورت میں سرانجام دے چکے ہیں۔

دیگر کتبِ احادیث میں ان احادیث کی متفرق تخریج میں بھی انہیں صحیح الاسناد کہا گیا ہے۔ www.KitaboSunnat.com

فقہ حنفی عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مستنبط مسائل کی پیروی کی مدعی ہے۔ آیئے سب سے پہلے دیکھیں کہ اس مسئلہ میں ان کی رائے کیا ہے؟

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت یا اس کے خاندان میں سے صائب رائے لوگوں یا حاکمِ وقت کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ [موطا بحوالہ فقہ عمرؓ]

نیز فرمایا: ''جس عورت کا نکاح اس کے ولی یا ولیِ امر میں سے کسی نے نہ کیا ہو اس کا نکاح باطل ہے۔ (سنن بیہقی بحوالہ فقہ عمر) انہوں نے بلا ولی نکاح کرنے والی عورت کے بارے میں فرمان جاری کیا کہ انہیں سو کوڑے مارے جائیں اور جو عورت ایسا کرے وہ بدکار عورت کی حیثیت رکھتی ہے۔'' [ابن ابی شیبہ بحوالہ فقہِ عمر]

''آپ نے ایک عورت کا نکاح جو اس نے ولی کی اجازت کے بغیر کیا تھا۔ رد کر دیا''۔ [فقہ عمر]

آپؓ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے کہا مجھ سے اس شخص نے نکاح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے اور میں امید سے ہوں۔ مرد نے بیان کیا کہ میں نے اپنی ماں اور بہن کی گواہی پر نکاح کیا ہے۔ آپ نے دونوں کے درمیان تفریق کرا دی اور حد ساقط کر دی اور فرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ کسی راستے میں ایک قافلہ ٹھہرا، ایک بیوہ نے ولی کے علاوہ کسی اور شخص کو اپنا معاملہ سپرد کر دیا اور اس نے اس کا کسی شخص سے نکاح کر دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو آپ نے نکاح کرنے والے اور نکاح کروانے والے کو کوڑے مارے اور یہ نکاح رد کر دیا۔'' [فقہ عمرؓ]

جسٹس خلیل الرحمٰن رمدے نے بھی رواس قلعجی کی مرتب کردہ اسی فقہ عمرؓ کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے موقر فیصلے میں لکھا ہے: ''فقہ عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق ولی کے بغیر شادی ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں ایک خاتون سے متعلقہ مقدمے کا حوالہ دیا ہے۔ جس نے ولی کے بغیر شادی کر لی تھی۔ خلیفہ وقت نے اسے سو درے مارنے کی سزا کا حکم دیا لیکن اس میں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں کہ خلیفہ وقت نے اس شادی کی تنسیخ کا حکم بھی دیا ہو۔ اس میں غالب امکان اس بات کا ہے کہ خلیفہ نے خاتون کو اس بات کی سزا دی ہو کہ اس نے شادی کرتے وقت تمام قواعد و ضوابط کا خیال کیوں نہیں رکھا۔''

[روزنامہ خبریں۔ فیصلے کے متن کا ترجمہ۔ ۱۲ مارچ ۱۹۹۶ء سنڈے ایڈیشن]

فاضل جج کا کہنا ہے کہ فقہ عمر رضی اللہ عنہ میں رواس قلعجی نے ایک ہی مقدمے کا حوالہ دیا ہے جب کہ مذکورہ کتاب کے صفحہ نمبر ۲۵۷ اور ۲۵۸ پر ایسی چار مثالیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو فرامین موجود ہیں۔ ان میں واضح طور پر ''نکاح رد کر دیا'' اور ''دونوں کے درمیان تفریق کرا دی'' کے الفاظ موجود ہیں لیکن مسٹر رمدے کا کہنا ہے کہ ''اس میں اس بات کا کوئی اشارہ نہیں کہ خلیفہ وقت نے اس شادی کی تنسیخ کا بھی حکم دیا ہو''۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حنفی فقہ کے بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ''فقہ عبداللہ بن مسعودؓ'' میں درج ہے۔ ''ان کی رائے تھی کہ عورت کو نہ تو اپنی شادی کرانے کا اختیار ہے نہ کسی اور کی اور نہ ہی شادی کے لیے ولی کے سوا کسی کو اپنا وکیل بنانے کی۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو نکاح درست نہیں ہوگا۔'' [مصنف عبدالرزاق۔ فقہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صفحہ ۵۶٦]

جسٹس رمدے صاحب کا کہنا ہے کہ ''اس مسئلہ پر ائمہ کرام اور ماہرینِ قانون وفقہ اور علماءِ امت کے مابین سخت اختلافات موجود ہیں۔ اس سلسلہ میں پیش کی گئی احادیث سے شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔''

لیکن افسوس کہ صورتِ حال اس کے برعکس ہے۔ آیئے کتبِ فقہ کی چند متد اول کتب کا جائزہ لیں۔

مشہور مصری محقق ومصنف ابوزہرہ نے امام ابوحنیفہؒ کی ضخیم سوانح مرتب کی ہے۔ اس میں انہوں نے عنوان ''نکاح میں عورت کی خودمختاری'' کے تحت لکھا ہے۔ ''امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کے موافق کوئی دوسرا فقیہہ نہیں سوائے اس کے کہ ایک روایت امام ابو یوسف سے امام صاحب کے موافق آئی ہے۔ آپ اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادانہ رائے میں منفرد تھے کہ عورت خود نکاح کرنے کا اختیار رکھتی ہے اور کسی کو اس پر جبر کا حق حاصل نہیں۔ بشرطیکہ خاوند اس کا کفو ہو اور مہر مثل مقرر کیا گیا ہو۔ گو مستحسن یہی قرار دیتے ہیں کہ ولی ہی نکاح کا کام سرانجام دے۔'' [صفحہ ۶۰۴]

یہاں یہ یاد رہے کہ مسٹر رمدے کا کہنا کہ ''کفو'' کا اضافہ حنفی مقلدین نے بعد میں کیا ہے درست نہیں کیونکہ اس کی دلیل نامعلوم ہے۔

سیرت نعمان امام ابوحنیفہ مصنفہ ابوزہرہ کی تخریج اور تنقیح کا فریضہ سرانجام دینے والے مولانا عطاء اللہ حنیفؒ مندرجہ بالا اقتباس کے حاشیے میں بحوالہ شرح وقایہ لکھتے ہیں کہ:

''امام ابو یوسف کی دوسری روایت اسی موقف پر مبنی ہے کہ ولی کے بغیر بہر صورت نکاح نہیں ہوتا۔''

آگے چل کر مصنف کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''بطریق حسن بن زیاد امام ابو حنیفہؒ کی روایت کی رو سے اگر ولیِ عصبہ موجود ہو تو غیر کفو ہونے کی صورت میں نکاح فاسد ہو جاتا ہے''۔ [صفحہ ۶۰۵]

فقہ حنفی کی متداول کتاب قدوری کے مصنف لکھتے ہیں: ''جب کسی عورت کے دو ولی ہوں، ایک قریب کا اور دوسرا دور کا، قریب کا ولی بہ غیبتِ منقطعہ غائب ہو جائے تو اس سے دور کے ولی کو اس لڑکی کا نکاح کر دینا جائز ہے اور غیبتِ منقطعہ یہ ہے کہ وہ ایسے شہر میں ہو کہ سال بھر میں وہاں ایک دفعہ سے زیادہ قافلے نہ پہنچتے ہوں اور نکاح میں کفو معتبر ہے۔ پس جب کوئی غیر کفو میں نکاح کر لے تو اس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیوں کو دونوں میں جدائی کرانے کا اختیار ہے اور کفو ہونا نسب میں اور دینداری میں اور مال میں معتبر ہے''۔[صفحہ ۲۴۱،۲۴۰ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی]

مزید لکھتے ہیں: ''جب نابالغ لڑکے اور لڑکی کا نکاح ان دونوں کا ولی کر دے تو وہ نکاح ہو جائے گا۔ خواہ لڑکی کنواری ہو یا بیوہ، اور ولی سے مراد عصبہ ہے۔ پس اگر ان دونوں کا نکاح ان کے باپ یا دادا نے کیا ہے تو بالغ ہونے کے بعد اس نکاح کو رکھنے یا نہ رکھنے کا انہیں کچھ اختیار نہیں اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور نے کیا ہے تو بالغ ہونے کے بعد ان دونوں کو اختیار ہے چاہے اس نکاح کو رکھیں چاہے فسخ کر دیں۔''

گویا فقہ حنفی کے مطابق تو ولی کے کیے ہوئے نکاح کو بلوغت کے بعد فسخ کا بھی اختیار نہیں کجا یہ کہ بغیر ولی کے نکاح کر لیا جائے۔

امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد رشید اور فقہ حنفی کے صاحبین میں سے ایک امام محمدؒ کے حوالے سے فقہ حنفی کی مشہور کتاب البدائع والصنائع صفحہ ۲۴۷ جلد ۲ میں درج ہے:

وفي قول محمد لا يجوز حتى يجيزه الولي والحاكم فلا يحل للزوج وطوها قبل الاجازة ولو وطيا يكون وطيا حراما... ولو مات احدهما لم يرثه الاخر.

''یعنی بلا ولی کے نکاح کی اجازت جب تک ولی اور حاکم نہ دے دیں، جائز نہیں ہوتا۔ ایسے نکاح میں زوجین کے لیے تعلقات قائم کرنا درست نہیں۔ اگر ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لیا تو حرام ہوگا اور اگر ان میں سے ایک مر جائے تو دوسرا وارث نہیں ہوگا۔"

گویا امام محمدؒ کے خیال میں نکاح کی توثیق کے لیے ولی اور حاکم دونوں کی رضامندی مشروط ہے۔

مشہور حنفی فقیہہ سرخسی جنہیں شمس الائمہ کا لقب دیا گیا ہے کہتے ہیں۔"اگر کوئی عورت غیر ہم سر سے نکاح کر لے اور اس کے اولیاء میں سے کوئی ایک اس بیاہ سے راضی ہو جائے تو یہ نکاح جائز ہوگا۔" [بحوالہ نکاح۔شہاب الدین ندوی]

گویا ولیوں میں سے کسی ایک کی رضامندی مشروط ہے۔

مشہور فقہ حنفی کی کتاب شامی میں ہے۔"اگر عورت غیر کفو میں نکاح کر لے، عقد صحیح نہیں ہوگا۔" [جلد۲،صفحہ۵۳۱]

درمختار میں ہے۔"ولی لڑکی کے مہر پر معترض ہو سکتے ہیں پھر یا تو مہر پورا دیا جائے یا قاضی جُدائی کروا دے۔" [صفحہ۱۹۵،جلد۲]

گویا ولی چاہے تو معقول جواز کی بناء پر عدالت میں نکاح فسخ کروانے کی اپیل کا مجاز اور عدالت اس کی قبولیت کی پابند ہے۔ ہدایہ اور فتاویٰ ہندیہ کے مصنفین کی رائے بھی یہی ہے۔ دورِ حاضر کے حنفی فقیہہ مولانا مفتی محمد شفیع نے بھی معارف القرآن میں اسی کی تصدیق کی ہے۔

بہشتی زیور کی فقہ حنفی میں حیثیت سے کون واقف نہیں۔اس کے مصنف مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مسلکِ حنفیت میں مقام سے ہر کوئی واقف ہے۔وہ بہشتی زیور میں لکھتے ہیں۔"بالغ یعنی جوان عورت خود مختار ہے چاہے نکاح کرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرے اور جس کے ساتھ جی چاہے کرے۔کوئی شخص اس پر زبردستی نہیں کرسکتا۔ اگر وہ خود اپنا نکاح کسی سے کرلے تو نکاح ہو جائے گا چاہے ولی کو خبر ہو چاہے نہ ہو۔اور ولی چاہے خوش ہو یا ناخوش ہو، ہر طرح نکاح درست ہے۔ہاں البتہ اگر اپنے میل میں نکاح نہیں کیا اور اپنے سے کم ذات والے سے نکاح کرلیا اور ولی ناخوش ہے۔فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح درست نہ ہوگا اور اگر نکاح تو اپنے میل میں ہی کیا لیکن جتنا مہر اس کے ددھیالی خاندان میں باندھا جاتا ہے جس کو شرع میں مہر مثل کہتے ہیں اس سے بہت کم پر نکاح کرلیا تو ان صورتوں میں نکاح تو ہو گیا لیکن اس کا ولی نکاح تڑوا سکتا ہے مسلمان حاکم کے پاس فریاد کرے تو وہ نکاح توڑ دے۔'' [صفحہ ۳۰۷]

مذکورہ بالا حوالہ جات میں فقہاء نے کفو کا تذکرہ کیا ہے۔مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ برابری کئی قسم کی ہوتی ہے۔ایک تو نسب میں، دوسرے مسلمان ہونے میں، دینداری میں، مال میں، پیشہ میں۔

ان کے اس موقف کی تصدیق فقہ حنفی کی کتاب ہدایہ شرح البدایہ، صفحہ ۲۶۹، جلد ۲، عالمگیری، ردالمختار، شامی سے بھی ہوتی ہے۔اس کے علاوہ ایسے حنفی فقہاء بھی ہیں جو ''کفو'' کی شرائط کا بھی انکار کرتے ہوئے بہر صورت ولی کے بغیر نکاح کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ان میں امام محمد، ابراہیم نخعیؒ، حسن بصریؒ، شریح، سفیان ثوری، اوزاعی، اور برہان الدین سنبھلی وغیرہ شامل ہیں۔حدیث **الا نکاح الا بولی** بھی کفو کی شرط کے بغیر مطلقاً فیصلہ کرتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا بحث سے واضح ہوتا ہے کہ فقہ حنفی بھی نکاح کی مذکورہ صورت کی اجازت نہیں دیتی۔ مسئلہ صرف ولی کے بغیر نکاح ہی کا نہیں، معاشقے کے نتیجے میں ولی کے بغیر نکاح کر لینے کا ہے۔ جس کی اجازت فقہ حنفی سے بھی نہیں ملتی۔

فقہ حنفی کے فیصلے کے صرف اسی حصے کو اخذ کرنے والے ''کہ عورت ولی کے بغیر نکاح کا اختیار رکھتی ہے'' اگلے حصے کو ترک کر دیتے ہیں کہ اگر کفو نہ ہو تو ولی عدالت سے فسخِ نکاح کے لیے رجوع کرنے کا مجاز، اور عدالت فسخ کرنے کی پابند ہے۔'' یہ طرز عمل تو ایسے ہی ہے جیسے قرآن مجید کے حکم ﴿لَا تَقْرَبُو الصَّلٰوۃَ وَ اَنْتُمْ سُکَارٰی﴾ کے جز اول پر تو عمل کر لیا جائے لیکن ﴿وَاَنْتُمْ سُکَارٰی﴾ کی شرط پر مطلق دھیان نہ دیا جائے۔

دراصل اسلام شخصِ واحد کا دین نہیں، تمام نسلِ انسانی کا دین ہے۔ اس میں سب کے حقوق کا یکساں خیال رکھا گیا ہے۔ جہاں لڑکی کے لیے ولی کی رضامندی کے بغیر نکاح جائز نہیں وہاں ولی کے لیے بھی لڑکی پر زبردستی جائز نہیں۔ گویا لڑکی اور ولی کی رضامندی نکاح کے درست ہونے کے لیے لازم وملزوم ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پاکستان میں تمام مسلکوں کے حامل افراد میں یکساں قابلِ احترام ہیں۔ آخر میں ان کی رائے بھی سنتے چلیے۔ وہ حجۃ اللہ البالغہ میں [صفحہ ۱۲۸، جلد ۲] مختلف شرعی اور عقلی دلائل دے کر حدیث کی صحیح اتباع کی صورت، جمہور کے اس مسلک کی تصدیق کرتے ہیں کہ عورت کا نکاح کسی صورت میں بھی ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ عورت کو زبردستی کی گئی شادی فسخ کرانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اختیار تو ہے لیکن شوہر کا خود انتخاب کر کے بلا اجازت ولی نکاح کا اختیار نہیں۔ انہوں نے اس کے اسباب و نتائج پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے اور ثابت کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مسلک بھی حقیقت میں یہی ہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ امام ابو حنیفہ نے کفو کی شرط عائد کی ہے۔ عورت کا کفو معلوم کرنے کے لیے، مردوں کے معاملات کی باطنی تہہ تک پہنچنے کے لیے ان سے میل جول اور ممارست ضروری ہے جس کا اسلام میں قطعاً کوئی جواز نہیں۔ علاوہ ازیں مرد میں متانت و سنجیدگی بھی پائی جاتی ہے وہ حالات کا مکمل جائزہ لے سکتا ہے، عورت جذباتی اور سادہ لوح ہوتی ہے اسے جو چیز اچھی لگتی ہے اس پر بہت اصرار کرتی ہے۔ لہٰذا اس سے کچھ بعید نہیں کہ جو چیز اچھی نہ ہو اسے اچھا سمجھنے لگے اور جو کفو نہیں اسے کفو سمجھے۔ وعلیٰ هذا القیاس۔

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہر گھر میں ایک صائمہ موجود ہے؟

روزنامہ پاکستان میں صائمہ کیس کے اہم فریق ارشد احمد کا انٹرویو نظر سے گزرا جس میں کہا گیا ہے۔ ہمارے کیس میں ہر نوجوان کا یہی مسئلہ ہے، ہر گھر میں ایک صائمہ موجود ہے لیکن صائمہ کی طرح بڑوں کی اطاعت کے خلاف بغاوت نہیں کر سکتی۔ [۱۲ مارچ ۱۹۹۷ء]

یہ نقطۂ نظر پہلی دفعہ سامنے نہیں آیا بلکہ عرصہ ہائے دراز سے ریڈیو، ٹیلی ویژن اور صحافت بھی اسی نقطۂ نظر کو باور کرانے میں مصروف ہیں۔ ٹی وی کے اکثر ڈراموں میں لڑکے لڑکیوں کے رومان، والدین سے بغاوت اور اخلاقی اقدار کی پامالی دکھائی جارہی ہے۔ بازاری رسائل بھی اسی خیال کی بازگشت سنائی دیتے نظر آتے ہیں۔

انسانی حقوق کی تنظیموں کا اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک مشغلہ بھی عورتوں کی ایسی ہی مزعومہ مظلومیت سے رہائی دلانے کا واویلا مچاتا ہے لیکن معاشرے کے اصل رنگ و روپ کو دیکھیں تو صورتِ حال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ الحمدللہ پاکستانی معاشرے میں صائمہ جیسی لڑکیاں صرف چند ایک ہیں۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ انہیں شہ دلانے، انہیں بغاوت پر آمادہ کرنے، ان کے مقدمات کو اچھالنے اور ان پر روپیہ پانی کی طرح بہانے والے غیر ملکی اسلام دشمن عناصر پوری طرح سرگرم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔وہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستانی عورت کے حقوق سلب کیے جا رہے ہیں اور وہ بے چاری انتہائی جبر،ظلم اور تشدد کی چکّی میں پس رہی ہے۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں الحمد للہ لڑکیاں اللہ تعالیٰ کے احکامات اور دین کے تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں اور وہ یہ جانتی ہیں کہ:

فَمَنِ ابْتَغٰی غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. [آل عمران:۸۵]

''پس جو کوئی اسلام کے علاوہ دین چاہے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

لہٰذا وہ اسلامی احکامات کی خلاف ورزی پسند نہیں کرتیں۔وہ جانتی ہیں کہ ان کے حقوق کے نام پر پیش کیے جانے والے چارٹر سراسر فریب ہیں۔لہٰذا وہ مغرب سے درآمدہ حقوق کے تمام نکات کو رد کرتے ہوئے ان سے بیزاری کا اظہار کرتی ہیں اور صرف اللہ تعالیٰ کے متعین کردہ حقوق ہی کو تسلیم کرتی ہیں جن میں کسی پہلو سے بھی افراط و تفریط نہیں اور جو عورت کے صرف عورت ہونے کے ناطے ہی نہیں بلکہ اس کے ماں،بہن اور بیٹی ہونے کے حوالے سے بھی اسے عزت،تحفظ،احترام اور خدمت کا مستحق قرار دیتے ہیں۔

پاکستان کی مسلمان بیٹیوں کو معلوم ہے کہ انسان ظاہر بین اور محدود نظر کا حامل ہے۔اس کے فیصلے افراط و تفریط پر مبنی ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فیصلوں میں ایسا ہونا ناممکن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بیٹیوں کا اس پر ایمان و یقین ہے کہ مردان کے لیے فریق نہیں رفیق ہیں۔لہٰذا وہ مردوں کی صنف کے خلاف بغاوت کرنے کو بہت بڑا جرم سمجھتی ہیں کیونکہ ان کے خالق ہی نے ان پر مردوں کو برتری عطا کی ہے۔رب حکیم کا فرمان ہے:۔

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ﴾[النساء: ٣٤]

"مرد عورتوں پر نگران و حاکم ہیں، اس لیے کہ اللہ نے بعض پر بعض کو فضیلت دی ہے اور اس لیے بھی کہ مرد اپنا مال خرچ کرتے ہیں"۔

اسلام ان کو جو حقوق عطا کرتا ہے انہیں حاصل کرنے کے لیے وہ کوشش تو کرتی ہیں لیکن اس میں وہ شائستگی اور مرد کے احترام وتفوق کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتیں۔

وہ حقوق حاصل کرنے کے جنون میں اپنے والدین، اپنے بھائیوں اور اپنے خاندان کی عزتیں نیلام نہیں کرتیں۔

ان کے ذہن میں والدین سے متعلق اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان اپنے پورے مفہوم کے ساتھ حاضر رہتا ہے:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا﴾[بنی اسرائیل:٢٣]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور تمہارے پروردگار نے طے کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے بات ادب کے ساتھ کرنا"۔

وہ والدین کی عزت، اطاعت، دل جوئی، احترام اور ان سے محبت کے تمام مظاہر و آداب بجالاتی ہیں۔ ان کے ساتھ نرمی و انکساری ان کی گفتار اور کردار دونوں سے عیاں ہوتی ہے۔ کسی معاملے میں والدین کے غلطی پر ہونے کی صورت بھی ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہوتا ہے:۔

﴿وَ اِنۡ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنۡ تُشۡرِكَ بِىۡ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ ۙ فَلَا تُطِعۡهُمَا وَصَاحِبۡهُمَا فِى الدُّنۡيَا مَعۡرُوۡفًا ۖ وَّ اتَّبِعۡ سَبِيۡلَ مَنۡ اَنَابَ اِلَىَّ ۚ ثُمَّ اِلَىَّ مَرۡجِعُكُمۡ فَاُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ﴾

[لقمان:۱۵]

"اگر وہ (ماں باپ) تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک کرے جس کا تجھے کچھ بھی علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان، ہاں دنیا کے کاموں میں ان کا اچھی طرح ساتھ دینا اور جو شخص میری طرف رجوع کرے اس کے رستے پر چلنا، پھر تم کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے، پس تم جو کام کرتے رہے ان سب سے میں تمہیں آگاہ کر دوں گا"۔

اس حکمِ ربی کی اطاعت کی وجہ سے وہ اپنے والدین کے ساتھ ہر ممکن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفاہمت کی ہی کوشش کرتی ہیں وہ ان سے مخاصمت کی راہ نہیں اپناتیں۔ انہیں والد اور والدہ کے ساتھ نازک تعلقات، جذباتی رشتے، اور خونی و بدنی رشتے کا تہہ دل سے احساس ہوتا ہے۔ انہیں یہ یقین ہوتا ہے کہ والدین اگر کسی موقع پر بہ ظاہر زیادتی سے بھی کام لے رہے ہوں تو اس کے پسِ پردہ ہمدردی ہی کارفرما ہوتی ہے، وہ کسی غیر شخص کے لیے جذبات میں اندھی بن کر والدین کے حقوق، محبت اور احترام پر خطِ تنسیخ نہیں پھیر دیتیں۔

انہیں یہ پاسِ خاطر ہوتا ہے کہ والدین نے ان کی پیدائش سے لے کر ان کے اس عمر تک پہنچنے میں کتنی زیادہ قربانیاں دی ہیں۔ جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَ وَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّ فِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ؕ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴾ [لقمان: ١٤]

"اور ہم نے انسان کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی، اس کی ماں اسے تکلیف پر تکلیف سہہ کر پیٹ میں اٹھائے رکھتی ہے، پھر اس کو دودھ پلاتی ہے اور آخر کار دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہوتا ہے تو میرا شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی، تم کو میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے"۔

انہیں معلوم ہے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور اگر کبھی کوئی مشکل مرحلہ در پیش ہو تو بھی اللہ کے حکم ﴿ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ﴾ (دنیا میں ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ حسن وخوبی کا معاملہ کرنا) کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتی ہیں۔

اگر کوئی بات نا گوار ہو تو بھی بغاوت کی صورت نہیں بلکہ پورے ادب و احترام کے ساتھ اس نا گواری کو ان کے گوش گزار کرتی ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ اس چندروزہ زندگی میں نا گوار صورتِ حال کو صرف اللہ کی خاطر برداشت کر لیا تو یہ روزِ قیامت کی سختیوں کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ وہ دنیاوی محبت اور خواہشات کے لیے والدین کی محبت کا سودا نہیں کرتیں۔ ان کی زندگی عشق جیسی گندگی اور کدورت سے پاک ہوتی ہے۔ وہ صرف اللہ کے لیے اللہ کے احکامات کے تحت محبت کرنا اور اللہ کے لیے اللہ کے حکامات کے تحت بغض رکھنا جانتی ہیں۔

انہوں نے اپنے سارے دنیوی معاملات والدین ہی کو تفویض کر رکھے ہیں کیونکہ ان کے رب کو ان کا رویّہ پسند ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ رب پاک نے انہیں نظر جھکا کر رکھنے کی تلقین کی ہے اور نامحرموں کی جانب ایک نظر دیکھنے سے بھی منع کیا ہے۔

انہیں علم ہے کہ نامحرموں سے غیر ضروری باتیں کرنا اور ان کے ساتھ بات چیت کے دوران لوچ لہجہ اختیار کرنا انتہائی نقصان دہ ہے۔ اللہ کا حکم ہے:۔

''اجنبی شخص سے نرم اور شیریں لہجے میں بات نہ کیا کرو تا کہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا کوئی مرض ہے وہ امید نہ لگا لے اور دستور کے مطابق بات کیا کرو''۔[الاحزاب:۲۲]

انہیں اپنے اللہ کا یہ فرمان بھی پوری طرح یاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (موہنوں پر) چادر لٹکا کر (گھونگھٹ نکال لیا) کریں؟ یہ امر ان کے لیے موجب شناخت و امتیاز ہوگا اور ان کو کوئی ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے‘‘۔[الاحزاب: ۵۹]

وہ آرائش و سنگھار کے ساتھ مختلف پوز بنا کر اپنے جسم اور چہرے کو اخبارات کے صفحات پر نمایاں نہیں کرتیں۔ انہیں ایسی تشہیر میں بے حیائی و عصمت فروشی نظر آتی ہے، انہیں اللہ کا یہ حکم خوب معلوم ہے:

’’اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جاہل طریقے کے مطابق اپنی سج دھج نہ دکھاتی پھرو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوۃ دیتی رہو اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو‘‘۔[الاحزاب:۳۳]

وہ دورِ حاضر کی این جی اوز کی للکار پر اپنے پردے کو خیر باد کہہ دینے والی عورتوں کی طرح بالوں کی کٹنگ کروا کر غیر مردوں کو دعوتِ نظارہ نہیں دیتیں۔ انہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی زینت کا اظہار صرف اپنی عورتوں یعنی باعمل مسلمان عورتوں کے علاوہ کسی اور عورت کے سامنے کرنے کی بھی اجازت نہیں دی۔ لہٰذا وہ اپنے مسائل کے حل کے لیے اسلامی قانون کی مخالفت کرنے والی خواتین کے پاس نہیں جاتیں۔

انہیں اللہ کا یہ فرمان یاد رہتا ہے:

’’اور کسی مومن مرد اور کسی مومنہ عورت کو حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کوئی امر مقرر کر دیں تو وہ اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریح گمراہ ہو گیا"۔[الاحزاب:۳۶]

ان کے سر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم: لا نکاح الا بولی . [صحیح سنن ترمذی الالبانی الجزء الاول:۸۸۹] (ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں) کے سامنے خم رہتے ہیں۔ والدین کو پسند سے اتفاق نہ بھی ہو تو وہ ان کے حقوق کو تسلیم کرتے ہوئے فرماں برداری کی راہ اختیار کرتی ہیں بصورتِ دیگر وہ کسی ایسے راستے کو پسند کرتی ہیں جس پر وہ اور ان کے والدین دونوں متفق ہوں۔

وہ رب کریم کے اس فرمان کو اچھی طرح جانتی ہیں کہ:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴾[النور:۱۹]

"جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

چنانچہ بے حیائی کی طرف لے جانے والے تمام امور سے بھی کنارہ کش رہتی ہیں۔ اور فحاشی کی اشاعت کرنے والے اخبارات، رسائل، میڈیا اور این جی اوز اور ایسے دیگر اداروں سے بھی کنارہ کش رہتی ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستانی لڑکیاں حیادار ہیں۔ چوری چھپے عشق کرنا اور والدین کی رضا مندی وسرپرستی کے بغیر نکاح کا تصور بھی نہیں کر سکتیں۔ وہ حیا کو اپنے لیے سرمایۂ افتخار سمجھتی ہیں۔

وہ اللہ کے حکموں کی خلاف ورزی، اخلاقی باختگی، بے حیائی، والدین کی نافرمانی اور دل آزاری، لَو میرج، خفیہ دوستی، بے پردگی، فحاشی اور فحاشی کی علمبردار خواتین یا مردوں کی پشت پناہی کے حصول پر لعنت بھیجتی ہیں۔

باحیا، باکردار اور باعمل مسلمان لڑکیوں کو ایسے شرم ناک الزام سے مہتم کرنا اور صائمہ جیسی چند لڑکیوں پر قیاس کرنے کا اظہار انتہائی ناانصافی، بے باکی اور ایسی باعفت لڑکیوں کی دل آزاری پر مبنی ہے۔ اس کا تمام باعمل مسلمان حلقوں کو سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ ارشد احمد چونکہ خود بدکرداری کے احساس میں بری طرح دب چکا ہے لہذا اب وہ اپنے دباؤ اور خلجان کو ایک ایسے جملے سے تسکین پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے جو پاکستان کی تمام بیٹیوں اور بیٹیوں کے والدین اور پاکستان کے مسلم و باحیا عوام کے لیے انتہائی اذیت کا باعث ہے۔

وہ یہ بھول گیا ہے کہ اس قسم کے ارشد اور صائمہ صرف ڈرامائی منظر کا عکس ہوا کرتے ہیں۔ حقیقی سکون و مسرت صرف اس صورت حاصل ہوتا ہے جب ربِ کریم کے عطا کردہ اصولِ معاشرت اور قوانین کی روشنی میں اپنی زندگی کے تمام مراحل طے کیے جائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاوند کی تلاش ①

عورت کو جب یہ اجازت دے دی جائے کہ وہ بغیر ولی کے از خود اپنا نکاح کر سکتی ہے تو وہ خاوند کی تلاش از خود کرنا شروع کر دے گی۔ خاوند کی تلاش کی اس مہم میں اسے جو مرد ملے گا، چکنی چپڑی باتیں کر کے وقتی طور پر اس سے اپنا مطلب نکالے گا اور پھر اسے ہڈی کی طرح چوس کر پھینک دے گا۔ اب چوسی ہوئی ہڈی کو کوئی اور چچوڑنے کی کوشش کرے گا۔ یوں بغیر ولی کے نکاح کرنے والی چند ہی دنوں میں عصمت کے حسن سے عاری ہونے کے ساتھ ساتھ صحت، گھر، خاندان اور ایمان سے بھی خالی ہو جائے گی۔

ولی کے بغیر نکاح کی اجازت دینے والے لوگ کیا یہ چاہتے ہیں کے عورت ہر مرد سے یہ پوچھتی پھرے کہ تمہاری تعلیم کیا ہے؟ گھر کیسا ہے؟ خاندان کیسا ہے؟ کس کے بیٹے پوتے ہو؟ تنخواہ اور ملازمت کیا ہے؟ مذہب کیا ہے؟ یہ کسی ادارے کے لیے ملازم کا تقرر نہیں ہے کہ انٹرویو لیتے جائیں اور جب مناسب شخص مل جائے تو اسے رکھ لیں ورنہ چھٹی دے دیں۔

جاہلیت میں جنسی ضرورت پوری کرنے کے لیے بے حیا و بدکار عورتیں اپنے

---

① بقلم اُمِ عبدِ منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھروں پر جھنڈا لگایا کرتی تھیں اور جنسی خواہش کو پورا کرنے والے مردان تک پہنچ جایا کرتے تھے۔ کیا ولی کے بغیر عورت کو نکاح کی اجازت دینے والے چاہتے ہیں کہ عورت آج بھی چکلے، کوٹھے اور طوائف جیسے غلیظ عصمت فروشی کے دھندے کو اپنائے؟

بغیر ولی کے نکاح کی اجازت مل جانے سے عورت کو خاندان کی ضرورت ہی نہ رہے گی، نتیجہ یہ ہوگا کہ والدین کو بھی اس کی تربیت اور نگہداشت میں کوئی دل چسپی نہیں ہوگی۔

یورپ کی طرح والدین بچوں کو پیدا ہوتے ہی بے یارومددگار چھوڑ دیا کریں گے۔ وہ رلتے رلاتے پل کر جب بڑے ہوں گے تو تربیت اور خاندانی ماحول نہ ملنے کی وجہ سے وحشی جانور ہوں گے، لوٹ مار، قتل وغارت، خون ریزی، خودغرضی ہو، دھوکہ دہی غرض ہر وحشیانہ صفت کے حامل ان لوگوں کی شکلیں انسانوں جیسی ہوں گی لیکن خصلتیں درندوں جیسی۔

جوانی میں جنس کا منہ زور طوفان ویسے ہی اُمڈنے کے لیے بے چین ہوتا ہے، جب عورت خود کسی مرد سے نکاح کی بات کرے گی تو بات کرتے ہی دونوں طرف سے یہ طوفان اُمڈ کر حرام کاری پر اتر آئے گا، جائز، ناجائز کی پروا تو اس عمر میں خاندان، اخلاق اور مذہب کی نگرانی میں رہنے والوں میں بھی مشکل ہی سے ہوتی ہے۔

ایک ایسی بچی جسے اپنا کپڑا، جوتا، پین یا رِبن تک خریدنا نہیں آتا اور فروخت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے اسے آسانی سے بے وقوف بنا دیا کرتے ہیں وہ بھلا اپنی زندگی بھر کے ساتھی کا انتخاب کیسے کر سکتی ہے۔

اگر ولی کی شرط نہ ہوتی تو لڑکیاں جس مرد سے جی چاہتا، تعلق قائم کر لیتیں اور جس سے جی چاہتا نکاح کر لیتیں، یوں ولی جو عورت کے دیگر تمام امور کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے، وہ لڑکی کی ازدواجی سرگرمیوں سے بے خبر رہتا اور ازدواجی تعلق ایک کھیل بن کر رہ جاتا۔

اسلام نے عورت پر نکاح کے لیے ولی کی شرط لگا کر اور طلاق کا معاملہ مرد کے ہاتھ میں دے کر عورت کو ایک ایسی پابندی میں جکڑ دیا ہے، جس سے وہ آزادی حاصل کر ہی نہیں سکتی، اگر یہ دو طرفہ پابندی عورت پر عائد نہ ہوتی تو نکاح و طلاق اور ازدواجی تعلقات کا وہی حال ہوتا جو مغرب میں ہو رہا ہے۔ غور کیجیے جو عورت، روزانہ لباس کا نیا انداز، اپنانے کے لیے بے دھڑک پیسہ خرچ کر دیتی ہے، جو آئے دن گھر کا فرنیچر بدلنے کی خواہش مند رہتی ہے، جو بازار میں ہر نئی آنے والی چیز کو خریدنے کے لیے بے چین ہو جاتی ہے۔ اگر اس کے ہاتھ میں نکاح کا معاملہ بھی دے دیا جائے تو وہ آئے روز اپنے خاوند بدلتی رہے گی؟ کیا ایک مسلمان معاشرہ اس شہوانی بے ضابطگی کا متحمل ہو سکتا ہے؟ کیا اسلام یہ پسند کرتا ہے کہ روزانہ طلاق ہو اور روزانہ نکاح؟

اسلام عورت پر یہ پابندی عائد کرتا ہے کہ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاتسافر المراۃ الا و معھا ذو محرم.[صحیح ابن حبان: ۱۷۷/۵]

بھلا عورت کو جو شریعت بغیر محرم عام سفر کرنے کی اجازت نہیں دیتی وہ شریعت زندگی بھر کے سفر کا ساتھی چننے میں آزاد کیسے چھوڑ سکتی ہے۔

دورِ حاضر میں ماں باپ کے لیے بچیوں کے رشتے تلاش کرنا ایک مشکل کام بن چکا ہے، ایسے حالات میں بھلا ایک نوجوان لڑکی اپنا رشتہ آپ کیسے کر سکتی ہے؟ اور اگر رشتہ کر بھی لے تو یہ اس بات کی قطعاً ضمانت نہیں کہ اس کی تمام عمر سکون اور باہمی ہم آہنگی کے ساتھ ہی گزرے گی۔

❀❀❀❀

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا شادی ایک سماجی معاہدہ ہے؟①

سماجی معاہدہ سے مراد آزاد افراد کا باہم ایک ایسا معاہدہ کرنا ہے جس میں کچھ رقم دے کر باہم سودا طے کرلیا جائے۔ دنیا کے بہت سے معاشروں میں شادی کو ایک سماجی معاہدہ ہی تصور کیا جاتا ہے۔ جسٹس احسان صائمہ کیس کے فیصلے پر دیئے گئے اپنے اختلافی نوٹ میں لکھتے ہیں:۔ برصغیر میں برطانوی راج کے زمانے میں منشی فضل رحیم، عبدالقادر اور عباس علی سپر کیسوں میں یہ فیصلہ دیا جا چکا ہے، ان کیسوں میں شادی کو خرید وفروخت کا معاملہ اور مہر کو اس کا معاوضہ تصور کیا گیا ہے''۔

دور حاضر میں مغربی معاشرے میں بھی شادی کو ایک سماجی معاہدہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کے ہاں شادی چرچ کے ذریعہ قرار پاتی اور چرچ کے ذریعے ہی ختم ہوتی تھی لیکن جب آزادروی نے جنم لیا تو چرچ کی مداخلت ختم کرنے کے لیے مرد اور عورت نے عدالتوں کی طرف رجوع شروع کر دیا جس میں دونوں ترکِ مذہب کا اعلان کر کے شادی کر لیتے ہیں۔

---

① بقلم اُمِ عبدِ منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض معاشروں میں یہ رواج رہا ہے اور اب بھی ہے کہ عورت کے ورثا، مرد سے بھاری رقم وصول کر کے عورت کو مرد کی زوجیت میں دیتے ہیں۔ غیر مسلم تجزیہ نگاروں نے اس کے پیشِ نظر شادی کو ایک سماجی معاہدہ قرار دیا ہے۔

مغربی اور غیر مسلم تجزیہ نگاروں سے مرعوب ہو کر دورِ حاضر کے بعض نام نہاد مسلمان بھی مہر کو عورت کا معاوضہ قرار دیتے اور شادی کو ایک سماجی معاہدہ باور کراتے ہیں۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مہر عورت کے لیے ایک عطیہ ہے جو فرض ہے، نیز اس کے لیے قرآن حکیم میں جتنے بھی نام آئے ہیں ان سب کا مفہوم بھی عطیہ ہے نہ کہ معاوضہ۔ اگر مہر عورت کی قیمت ہوتا تو ہر عورت کی قیمت یکساں ہوتی۔

قیمت کی ادائیگی میں دلی چاہت ضروری نہیں لیکن قرآن حکیم فرماتا ہے:

﴿وَءَاتُوا۟ ٱلنِّسَآءَ صَدُقَـٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾[النساء:٤]

''اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دیا کرو''۔

اگر مہر عورت کی قیمت ہوتا تو عورت مرد کی ملکیت بن جاتی اور مرد کو یہ حق حاصل ہوتا کہ وہ جہاں چاہے فروخت کر کے قیمت وصول کر لے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے کتابچہ ''مہر عورت کا اولین حق'' مطبوعہ مشربہ علم وحکمت)

افسوس تو یہ ہے کہ جو قانون برصغیر کے انگیریز حکمرانوں کے دور میں جاری کیا گیا تھا آج بھی وہ پاکستان کی عدالتوں میں اس طرح جاری ہے۔ یعنی اس قانون کی رو سے شادی کو ایک سماجی معاہدہ ہی قرار دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قانونی لحاظ سے شادی کو سماجی معاہدہ قرار دینے سے اس کے مندرجہ ذیل اثرات رونما ہوتے ہیں۔

(۱)......عورت اور مرد کے تعلق میں مذہبی تقدس، احترام اور تمام مذہبی اقدار کی اہمیت اور پابندی اٹھ جاتی ہے۔

(۲)......ولی کو کوئی حق نہیں کہ وہ بالغ لڑکی کے نکاح میں مداخلت کر سکے۔ جب کہ اسلام ولی کی اجازت کو لازمی شرط قرار دیتا ہے۔

(۳)......اولاد کی تربیت والدین کے لیے صرف ایک اخلاقی ذمہ داری بن جاتی ہے نہ کہ دینی اور قانونی ذمہ داری۔

(۴)......شادی کا معاہدہ میاں بیوی جب چاہیں منسوخ کر سکتے ہیں کیونکہ اس میں شرعی لحاظ سے کسی بھی شق کو دیکھنے، پرکھنے اور اس کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

(۵)......سب سے بڑی بات یہ کہ نکاح کو شرعی عقد سمجھنے کے بجائے سماجی معاہدہ قرار دینے سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت میں جواب دہی کا احساس بھی کمزور پڑ جائے گا۔

صائمہ کیس کے فیصلے میں شادی کو سماجی معاہدہ قرار دینے کے قانون نے بنیادی کردار ادا کیا، کیونکہ اس کی رُو سے کسی بھی مرد اور عورت کا اپنے خاندان کو بتائے بغیر، جعلی گواہوں اور نکاح خوان کی موجودگی میں ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لینا یا عدالت کے سامنے جا کر نکاح کر لینا درست قرار دیا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اس کیس کو ٹی وی، ریڈیو، اخبارات اور عوام سب نے خوب اچھالا، اس کی تشہیر کی، اسے ایک بین الاقوامی شہرت کا کیس بنانے اور باور کرانے میں غیر ملکی این جی اوز نے پورا زور اور لاکھوں روپیہ خرچ کیا۔ نتیجہ یہ کہ پاکستانی لڑکیوں کے لیے گھر سے فرار ہو کر عدالت میں جا کر اپنے من پسند عاشق کے ساتھ نکاح کرنا آسان ہو گیا۔

جسٹس احسان الحق جو صائمہ کیس کی سماعت اور فیصلے کے تیسرے رکن تھے انہوں نے صائمہ کیس کے فیصلے پر اپنا ۷۲ صفحات پر مشتمل ایک اختلافی نوٹ لکھا جس میں انہوں نے شادی کو سماجی معاہدہ قرار دینے کی مدلّل تردید کی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”فاضل جج صاحبان کا لومیرج میں کردار“ ①

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے فاضل جج صاحبان جنہوں نے صائمہ کیس میں بغیر ولی کے نکاح کو حنفی فقہ کی رُو سے درست قرار دیا، اس سارے واقعے میں ان کا ہاتھ بھی کچھ کم نہیں۔ وہ چاہتے تو اس کیس کا صرف ایک پیشی میں فیصلہ صادر فرما سکتے تھے، لیکن نامعلوم ان کے پاس کون سی وجوہات تھیں یا ان کے پیچھے کون سے لمبے ہاتھ تھے جنہوں نے جج صاحبان کو اس کیس کو غیر ضروری طول دینے پر آمادہ کیا تاکہ کسی شریف گھر کی بیٹی کا افسانۂ عشق گھر گھر پھیلے، بین الاقوامی اخبارات میں شائع ہوں۔

کاش! انہوں نے اسلامی شریعت کو بغور پڑھا ہوتا اور اگر بغور پڑھ لیا تھا تو پھر اس کے مطابق فیصلہ صادر کیا ہوتا، انہیں قرآنِ حکیم کی آیات، احادیثِ نبوی ﷺ، صحابہ کرام، محدثین اور دیگر فقہاء کے مسلسل ولی کے وجوب کے حق میں دلائل، اسوۂ رسول ﷺ اور تعاملِ امت کے مقابلے میں صرف فقہ حنفی کا تنہا، بے چارا، بغیر ولی کے بالغ لڑکی کے انعقادِ نکاح کا ہلکا سا اشارا مل گیا اور اس اشارے

---

① بقلم اُمِ عبدِ منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنیاد پر انہوں نے قرآنِ وحدیث کے مقابلے میں ایک نئے قانون کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی عدالتوں میں جاری کر دیا۔ ایسا قانون جس کے اجراء کے بعد اب روزانہ اس قسم کے کیس عدالتوں میں آ رہے ہیں اور ان سب کو جج صاحبان پروانۂ جواز تھما کر حرام کاری پر نوجوان نسل کو اُکسانے کا کام کر رہے ہیں۔ نوبتِ بایں جارسید کہ ایک جج کی بیٹی ارونا ناز نے بھی بڑے دھوم دھڑلے سے اپنے باپ اور خاندان سے بغاوت کر کے کئی روز ٹی وی چینلز اور کیمروں کی توجہ کا مرکز بننے کے بعد عدالتی جنگ جیت لی گویا اس نے محبت کرنے والوں کے خلاف محبت کی جنگ لڑی اور ''پھر محبت جیت گئی'' جیسی شہ سرخی کے ساتھ اس کے رومانس کی تفصیلات شائع ہو گئیں۔ [نوائے وقت ۲ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ۔ یکم مئی ۲۰۰۶]

شاید وہ اس سے بے خوف ہو گئے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سے بغیر ولی اور لومیرج کیسوں کے بارے میں استفسار کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ کی سنت اور احادیث سے انحراف پر مبنی وہ اپنے ان فیصلوں کے بارے میں کیا عذر پیش کریں گے؟ جسٹس احسان الحق چوہدری ایک قابلِ تحسین جج ہیں جنہوں نے اس کیس میں اپنا ۲۷ صفحات پر مشتمل اختلافی نوٹ دیا جس میں انہوں نے اسلام کی رُو سے نکاح کی حیثیت کو بھی واضح کیا اور دیگر تمام پہلوؤں پر مثبت انداز سے روشنی ڈالی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصور کس کا؟ ①

گزشتہ سطور میں ستر وحجاب کے حوالے سے مختصراً جو کچھ عرض کیا گیا ہے وہ سب اسلامی معاشرت کا ایک لازمی حصہ ہے۔ یہ ستر وحجاب ہی ہے جو عورت کو اپنے والدین کا اطاعت شعار اور خدمت گزار بنانے میں سب سے بڑا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ ستر وحجاب ہی ہے جو کسی لڑکی کو نامحرم مردوں سے بات چیت تک کرنے سے روکنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ یہ ستر وحجاب ہی ہے جس کی وجہ سے لڑکیوں میں حیا کا جوہر برقرار رہتا ہے۔

دورِ حاضر میں اگر کسی ایسے گھر کی لڑکی فرار کا راستہ اختیار کرتی ہے یا نکاح میں والدین کی مرضی کو ٹھکرا کر اپنا نکاح خود کر لیتی ہے جسے والدین نے ستر وحجاب کا پابند ہی نہیں بنایا، جسے یہ بتایا ہی نہیں کہ کیبل، انٹرنیٹ، فون وغیرہ پر مردوں سے بات کرنا کتنا خطرناک ہے اور کہاں تک لے جاتا ہے، جسے والدین یا سرپرستوں نے ایسے سکول یا یونیورسٹی میں بھیجا جہاں مخلوط تعلیم تھی اور جس کا نظر بازی اور عشق بازی لازمی حصہ مانا جاتا ہے۔ جہاں آٹھ اور نو سال کی بچی بھی ڈیٹ پر جانے کے تصور سے آشنا ہے، جہاں دس دس سال کی لڑکیاں اور لڑکے باہم نکاح کے عہد و

---

① بقلم اُمِ عبدِ منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیمان کر لیتے ہیں۔ جہاں نو، دس سال کے بچے جنسی تجربات کر گزرتے ہیں اور انہیں کوئی ایسی شخصیت سمجھانے والی نہیں ہوتی کہ یہ سب ایسے گناہ ہیں جن کا انجام جہنم کی ایک ایسی دہکتی ہوئی آگ ہے جس کے شعلوں کی لپک میلوں دور دور تک جاتی ہے جس سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہیں اِلاَّ یہ کہ کوئی شخص گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھے یا توبہ کر کے آئندہ کے لیے گناہ سے بچنے کا مصمم ارادہ کر کے نئی زندگی شروع کر لے۔

دورِ حاضر میں والدین ہوں یا دیگر رشتہ دار، اسکول ہوں یا اساتذہ، سب گناہ کی اس لپیٹ میں ہنسی خوشی چلے آرہے ہیں۔ جس تہذیب میں گرل فرینڈ اور بوائے فرینڈ کے ساتھ گھومنے پھرنے کا رواج ہو جب اس پر فخر کیا جانے لگے تو اس کا نتیجہ بغیر ولی کے نکاح کیا بغیر نکاح کے اکٹھے رہنے پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ یورپ کی مثال پوری دنیا کے سامنے ہے۔

ایسے ماحول میں ایسی لڑکیاں اگر گھروں سے بھاگ جائیں اور والدین یہ فتویٰ تلاش کرتے پھریں کہ نکاح ہوا یا نہیں تو یہ ان کی بے وقوفی ہے جب آنکھیں کھلی رکھنے کا موقع تھا تب ان کی آنکھیں بند تھیں۔

اس گھمبیر، گھناؤنے اور اذیت ناک مسئلے کا حل صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ والدین قرآن حکیم کے ساتھ جڑ جائیں۔ اس کا ایک ایک لفظ پڑھیں، سمجھیں اور اسلامی اقدار پر مضبوطی سے اپنے آپ کو قائم رکھیں۔ یہی ایک چیز انہیں دورِ حاضر کی ہر قسم کی بے چینی سے بچا سکتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا لڑکے لڑکیاں بے قصور ہیں؟

اسلامی نظریہ جرم وسزا کی رو سے جب ایک بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو وہ اپنے ہر عمل کا خود ذمہ دار قرار پاتا ہے۔ اس کی تربیت کس نہج پر ہوئی؟ والدین نے اسے کچھ بتایا سمجھایا یا نہیں؟ اسے ماحول کیسا ملا؟ بالغ ہونے پر یہ تمام سوال پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور جو چیز پیشِ منظر رہتی ہے وہ یہ کہ یہ شخص خود کیسے اعمال کر رہا ہے؟

اگر وہ اسلامی نظریہ حیات کی رو سے اللہ تعالیٰ کے خوف کے تحت زندگی گزارتا ہے، اپنے ہر عمل کو خیر وشر کے میزان میں تول کر پھر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ خیر کس طرف ہے؟ اور وہ خیر ہی کی طرف لپکتا ہے۔ وہ نفسانی خواہشات کے مقابلے میں ان اعمال کو ترجیح دیتا ہے جو ربِ کریم کو پسندیدہ ہیں تو یہ ایک ایسا مسلمان ہے جو کسی نامحرم کی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کو بھی کبیرہ گناہ سمجھتا ہے اور اس گناہ سے بچتا ہے۔ وہ نامحرموں سے جان بوجھ کر...... طویل طویل باتیں نہیں کرتا...... ضرورت پڑ جائے تو مختصر ترین بات کرتا ہے...... وہ نامحرم کے ساتھ نکاح کے عہد و پیمان کر کے عذاب الیم کو اپنے لیے روا نہیں کرتا......

یاد رہے کہ ہر شخص نے جوانی سے لے کر اپنے آخری سانس تک کے ہر لمحے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

......کا جواب خود دینا ہے......وہ دن کتنا ہولناک ہوگا جو جوانوں کو بوڑھا کر دے گا ......جس میں لوگ اپنے ہی پسینے میں خوف کے باعث ڈوبے ہوئے ہوں گے ......جس روز جہنم کی چنگھاڑ اور غرغراہٹ میلوں دور تک سنائی دے رہی ہوگی...... جس روز نہ بیوی کام آئے گی نہ بیٹا، نہ دوست نہ مال۔

لہٰذا ہر جوان لڑکے اور لڑکی کو ایسا گھناؤنا، غلیظ و خبیث، گناہوں سے لتھڑا ہوا، لَو میرج جیسا کام کرنے سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے۔ اگر کوئی لڑکی یا لڑکا اللہ نہ کرے۔ کسی حد تک اس میں ملوث ہو بھی چکے ہیں تو انہیں پاکیزہ، باحیا، ستر و حجاب والی زندگی اختیار کرکے فوراً باہم قطع تعلق کر لینا چاہیے کہ یہی توبہ کا تقاضا ہے۔

یاد رہے کہ قانون شکنی کرنے پر سزا کا نفاذ ہو جاتا ہے، کسی شہری کا یہ عذر قبول نہیں کیا جاتا کہ اسے اس قانون کا پتا نہیں تھا لہٰذا ربِّ کریم کے احکام سے آگاہی حاصل کرنا، ہر نوجوان شخص کی اپنی ذمہ داری ہے، نہ وہ اللہ تعالیٰ کو روزِ قیامت یہ کہہ کر نجات پا جائے گا کہ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کہ یہ کام گناہ بھی ہے یا نہیں؟

البتہ اگر کسی نے پوری کوشش کی، گناہ و نیکی کے کاموں کو سمجھنے کی، نیکی اختیار کرنے اور گناہ سے بچنے کی اور پھر اسے کسی گناہ کے بارے یہ پتا نہ ہو کہ یہ گناہ ہے اور وہ اسے کر بیٹھے تو یہ اور بات ہے لیکن ایک شخص گناہوں کی ایک طویل قطار سے گزر کر ان گناہوں کے سب سے آخری سرے پر پہنچ جائے اور راستے میں کہیں بھی نہ رکے، نہ ٹھٹکے، نہ سوچنے کی کوشش کرے کہ یہ سب کہیں گناہ تو نہیں؟ اور پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے آخری گناہ تک بھی پہنچ جائے جو ان سب گناہوں کا پلندہ ہو تو اس کا یہ سوچنا کہ چلو ہمیں تو پتا نہیں تھا اس لیے گناہ کر لیا۔ خیر ایک بار ہی تو یہ گناہ کرنا تھا کر چکے بات ختم، اللہ معاف کر دے گا۔

یاد رہے کہ توبہ یعنی واپسی کا راستہ صرف ایک ہے۔ ایسے مرد و عورت کا علیحدگی اختیار کر کے اگر ولی رضا مند ہو تو دوبارہ ان میں نکاح کرا دے ورنہ کسی اور جگہ نکاح کر لیں اور ایک دوسرے کا خیال دل سے جھٹک دیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبردار

فقہِ حنفی کے مطابق ولی کے بغیر نکاح کے انعقاد اور لڑکوں کو شریف گھروں کی ناموس پر ڈاکہ ڈالنے کی قانونی اجازت دینے والو! جوان بے وقوف لڑکی کو ہوس کے شیشے میں اتار کر اس پر ماں باپ کے گھر کے دروازے بند کرنے والو! معاشرے میں زنا اور اس کے متعلقات کی ترویج کے راستے کھولنے والو! محبت جیت گئی، کا نعرہ لگا کر بغلیں بجانے والو! اسلام کے مطابق یہ فیصلہ ہوا ہے، اسلام نے لڑکی کو اپنا نکاح خود کرنے کا حق دیا ہے جیسے الفاظ سے دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ میں شور مچانے والو! اولاد کو ماں باپ کی بغاوت کا پروانہ دینے والو، اسلام کے معروف طریقہِ نکاح کی بجائے، بے حیائی اور جاہلیت کے طریقہِ نکاح کو رواج دینے والو! حلال کی بجائے حرام تعلقات کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالنے والو! عورتوں کی ننگی تصویریں شائع کر کے اپنی مصنوعات اور اپنے رسائل واخبارات کو مقبولِ عام بنانے اور اس کے بدلے میں سکوں کے انگارے اپنے پیٹوں میں ٹھونسنے والو! دنیا کے مظلوم، بوڑھے والدین کی اولاد ان سے چھین کر ان کی بدعائیں لینے والو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ صاف اور شفاف دینِ اسلام کر گدلا کر کے متعارف کرانے والو! لومیرج اور اس کے متعلقات کو اسلام کے مطابق ثابت کر کے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی تذلیل کر کے خود ذلت وخسارے کو اپنا مقدر بنانے والو! بغیر ولی کے نکاح کا فیصلہ کرنے والے جج صاحبان کی تحسین کرنے والو! اللہ کی قسم یہ اسلام اور اسلامی احکامات سے روگردانی ہے، یہ اہل جہنم کی ہم نوائی ہے، یہ عبداللہ بن ابی کے کردار سے وفاداری ہے۔ واللہ یہ اسلام کے مطابق فیصلہ نہیں یہ اسلام کے مخالف فیصلہ ہے

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۹۹۷ء میں جب صائمہ ارشد کیس منظر عام پر آیا اور عدالتوں نے یہ فیصلہ دے دیا کہ بالغ لڑکی از خود اپنا نکاح کر سکتی ہے تو اسے اخبارات نے خوب اچھالا، کیوں کہ اس کیس سے اسلام بیزار، مغرب زدہ طبقے کو اپنے موقف کو مزید ابھارنے میں بہت بڑی کمک حاصل ہوتی تھی اور اخبارات بھی اسی طبقے کے ہم نوا اور اس کا تشہیری روپ ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اس کیس کو خوب نمک مرچ لگا کر پیش کیا۔ اس کیس نے دینی، رفاہی اور معاشرتی حلقوں کے علاوہ قانونی ماہرین، غیر ملکی این۔ جی۔ اوز اور عوام میں بھی ہلچل پیدا کر دی۔

مریم خنساء جیسی حساس لڑکی اس کیس کے اجتماعی و معاشرتی مضمرات و نقصانات سے کیسے بیگانہ رہ سکتی تھی؟ ربّ کریم نے اسے جو علم، راست فکر اور غیور جذبہ عطا کیا تھا اس نے اس موضوع پر اسے قلم اٹھانے کی جرأت دی۔ چناں چہ اس نے اخباری بیانات کو سامنے رکھ کر اس کیس کے مختلف پہلوؤں پر لکھنا شروع کیا۔ جو ماہنامہ بتول، طیبات اور الحسنات میں شائع بھی ہوئے۔

اس مجموعہ تحریر میں قارئین کو بار بار صائمہ کیس یا صائمہ نام شاید اجنبی لگے لیکن جس دور میں یہ مضامین لکھے گئے اس وقت صائمہ کیس اور صائمہ نام گھر سے فرار، والدین سے بغاوت، این جی اوز کی حمایت حاصل کرنے اور بغیر ولی کے سب سے پہلے ہونے والے عدالتی نکاح کی علامت کے طور پر زبان زدِ عام تھا اور اب بھی عدالتوں میں صائمہ ارشد یا صائمہ وحید کیس کے نام ہی سے گھر سے بھاگ کر بغیر ولی کے نکاح کرنے والے لڑکے لڑکی یا مرد و عورت کے کیس میں اس کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

اس کتاب میں جتنے بھی مضمون شامل ہیں ان میں کتابی ربط شاید نہ ملے یا قارئین کو توارد محسوس ہو، اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں اس موضوع کا عنوان ''لو میرج کے مضمرات'' مریم خنساء ہی کا تجویز کردہ ہے۔

اُمّ عبدِ منیب

جمادی الثانیہ: ۱۴۲۹ھ